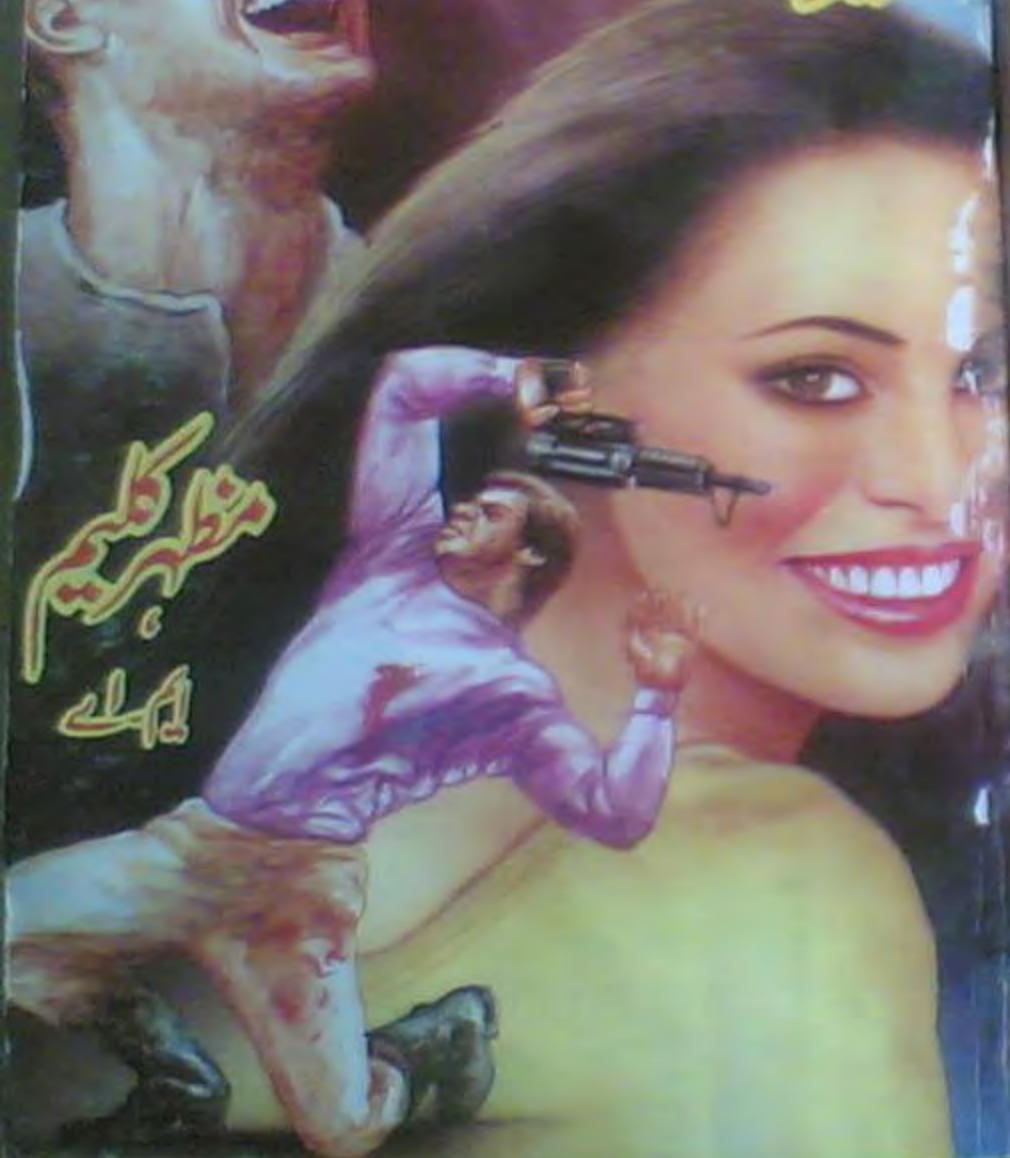


عران سرخ

گلیری سینٹیا



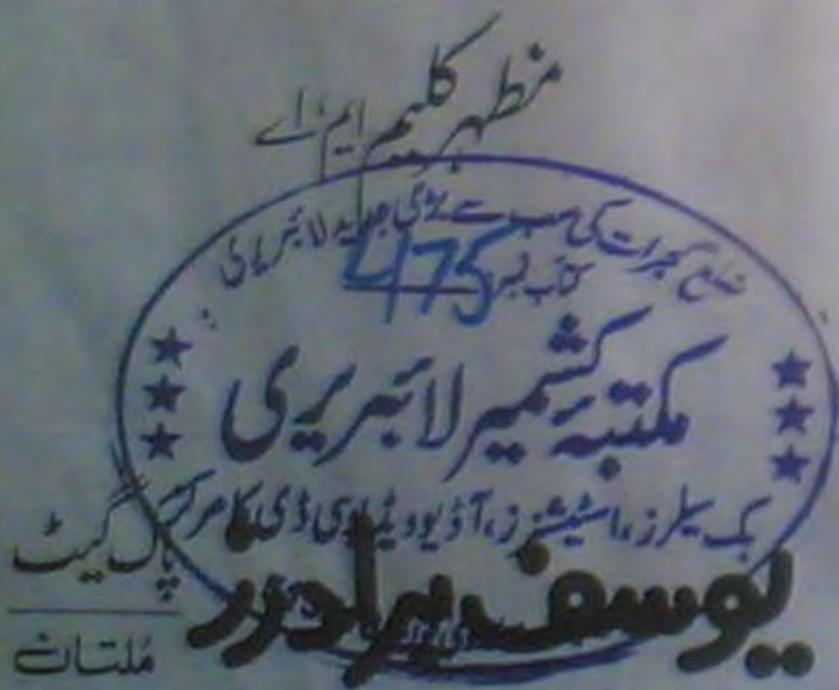
منظمه کلکشم  
ایلان



عمران سیف زیر

# گلری سیدیا

مکمل ناول



# Prepared by: S.Sohail Hussain

آفس کے انداز میں بچے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں موجود  
بیقوی شکل کی بعد نہادن کی آفس ٹیبل کے پیچے کری پر ایک  
اوسمی عمر آدمی موجود تھا۔ اس کی کشیوں پر بال سقید تھے جگہ سر کے  
باتی بال بھورے رنگ کے تھے۔ اس کے جسم پر پاکی دنگ کا جدید  
تراش اور قیمتی کپڑے کا سوت تھا۔ اس نے سقید داروں والی سرخ  
رنگ کی نائی پاندھی، ہوتی تھی۔ اس کے پہرے پر وقار اور ہنگت اس  
انداز میں موجود تھی کہ اسے دیکھتے ہی دوسرا خود غور مودب ہو جاتا  
تھا۔ وہ ایک یورپی ملک لاگویریا کی سکرٹ سروس کا چیف کرمل یون  
تھا۔ میں نہ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوتی تھی اور وہ اسے پہنچتے  
میں صروف تھا کہ پاس رکھئے ہوئے اشکام کی کمیٹی نج اٹھی تو کرنل  
یون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھا بیا۔  
لیکن کرمل یون نے کہا۔

بھرے پر جوین کے تاثرات اپنے آئے۔  
گذ ویری گذ جارج۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اس نے میں نے جوین کاں کیا تھا۔ تم اہتمامی برق رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہو۔ اس نے مجھے یقین ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً شکست دے کر اپنا مشن تکمیل کرو گے۔ کر نل یون نے صرت بھرے لجئے میں کہا۔  
مشن کیا ہے کر نل۔ جارج نے قدرے انتیاق بھرے لجئے میں کہا۔

پاکیشی کی ایک یہاڑی سے فارمولہ جاصل کر کے اس یہاڑی کو جہاڑ کرتا ہے۔ یہاں یہ یہاڑی ساتھی تھیں ہے۔ کر نل یون نے کہا تو جارج بے اختیار اچھل پڑا۔  
ساتھی نہیں ہے تو پھر۔ جارج نے اہتمامی حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

اے تم بہاتانی یہاڑی کہ سکتے ہو اس میں پودوں پر اہتمامی جدید انداز میں ریسرچ کی جاتی ہے اور پھر ایسے فارمولے تیار کئے جاتے ہیں۔ جن سے بیاتات میں اہتمامی حیرت انگریز جدیلیاں روہنا ہو جاتی ہیں۔ کر نل یون نے کہا تو جارج کے پھرے پر حیرت کے مزید تاثرات اپنے آئے۔

میری بھٹے میں کوئی بات نہیں آرہی باس۔ جارج نے کہا تو کر نل پر انتیار اس پردا۔

”خارج آگیا ہے سر۔“ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ بھٹے بے حد موڈبیٹ تھا۔

”بیچ دوائے۔“ کر نل یون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ہم لوگوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قدیمکن ورزشی جسم کا مالک توجوں اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ڈارک براؤن سوت تھا۔

”آج اخارج یہ ٹھو۔“ کر نل یون نے کہا تو جارج سلام کر کے یہ کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

”کیا تم پاکیشی میں مشن پر کام کرو گے۔“ کر نل یون نے کہا۔

”پانکل کروں گا کر نل۔ کیوں نہیں کروں گا۔“ توجوں نے سکراتے ہوئے کہا۔

”کیا جس پاکیشی سکرٹ سروس کے بارے میں معلومات ہیں۔“ کر نل یون نے کہا۔

”لیں کر نل۔“ جارج نے لفڑ سا جواب دیا۔

”علی عمران کو جلتے ہو۔“ کر نل یون نے کہا۔

”بہت اچھی طرح سے جاتا ہوں کر نل۔ اگر آپ یہ بھرو ہے جس کے علی عمران اور پاکیشی سکرٹ سروس کی شہرت کی وجہ سے جسے ہماں کام کرنے سے انکار کر دوں گا یا ان سے مرغوب ہو جاؤں گا تو یہ غلط ہے۔ میں اور میرا سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔“ جارج نے جواب دیا تو کر نل یون کے

- جہیں تفصیل سے بتانا پڑے گا۔ پھر جہاری بھج میں آئے  
گا۔ کرتل یون نے کہا۔  
- آپ کی سہریاتی ہو گی یاں۔ جارج نے کہا تو کرتل یون  
پے اختیار نہیں پڑا۔

- انسانوں اور جانوروں کو خوراک کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے  
اور بغیر خوراک کے نہ کوئی انسان زندہ رہ سکتا ہے اور نہ کوئی جانور  
اور موجودہ دور میں جبکہ دنیا کی آبادی سے اہمیتی تیزی سے اضافہ ہوتا  
چاہتا ہے کیونکہ اب بہت سی خوفناک وباوں پر قابو پالیا گیا ہے۔ جسے  
طاغون، جدیک وغیرہ یہ ایسی وباویں ہیں جو لاکھوں افراد کو بیک وقت  
لکھ رہا ہے۔ اس طرح صحت اور حفاظان صحت کے اصولوں کے  
بارے میں لوگ زیادہ یا خیز ہو چکے ہیں اور علاج صحت کی سہو تھیں  
بھی جیلے سے بہت زیادہ مٹا شروع ہو گئی ہیں اور تقریباً تمام بیماریوں  
پر قابو پاتے والی ادویات بھی مسلسل مٹا شروع ہو گئی ہیں اور ہر قسم  
کی بیماریوں پر قابو پاتے والی ادویات بھی مسلسل لجاء ہوئی رہتی  
ہیں۔ اس نے آبادی میں تیزی سے اضافہ نہ کر رہے۔ اگر مطاقوں میں  
سرد علاقوں کی نسبت آبادی کا پھیلاؤ زیادہ ہے۔ لیکن اب سرد علاقوں میں بھی میرا مطلب یورپ کے دہممالک جہاں خاصی سردی بڑتی ہے  
وہاں بھی آبادی میں تیزی سے اور مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ساب سو  
پیس اش زیادہ ہو چکی ہے۔ جبکہ شرح اموات کم ہوتی چاہی ہے۔ اس  
ساری تقریب سے میرا مطلب ہمیں یہ سمجھاتا ہے کہ آبادی کے اس  
حائل کر دیتا ہے تو دوسرے ممالک اہمیتی بجا رہی رقومات دے کر

پھیلاؤ کی وجہ سے خوراک کی بھلے کی نسبت زیادہ ضرورت پڑے گا۔  
گلی ہے۔ جہاں بھلے لاکھوں افراد کی خوراک پیدا کی جاتی تھی۔ اب

کرواؤں بلکہ اربوں افراد کے لئے خوراک پیدا کرنا ضروری ہو گیا ہے  
دوسرے لفظوں میں اب دنیا بیانات میں اضافے کی بیانوں پر زندہ رہ

سکے گی جو ملک اپنے لئے اور دوسروں کے لئے زیادہ خوراک پیدا کرے  
گا۔ وہ ملک طاقتور بھی ہو گا اور زندہ بھی رہے گا۔ ایسے ممالک جہاں

آبادی زیادہ اور پیداوار کم ہو گی۔ دنیا کی محیثت مستبوط ہوئی تھیں  
سلکتی۔ اسے لاہماں خوراک کے لئے دوسروں کا دست انگر پختا پڑے گا۔

پختا پڑے موجودہ دور میں زیادہ سے زیادہ خوراک پیدا کرنے کے لئے ہر  
ملک اپنی اپنی جگہ کوشش ہے اور نہ صرف زیادہ خوراک پیدا کرنے

کے لئے زرعی ترقی میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ بلکہ ایسے نئوں پر بھی  
ریسرچ کی جا رہی ہے۔ جس سے زیادہ سے زیادہ سے پیداوار حاصل کی

جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی کیمیائی کامیابیں تیار کی جا رہی ہیں  
جن کی مدد سے پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی

ادویات پر بھی ریسرچ کی جا رہی ہے۔ جن کی مدد سے خوراک میں  
حد بلندے والی ایسی تحالیوں اور جزوی بیویوں کو تحفہ کیا جاسکے جو

فصل میں سے حصے کر قصل کو کمزور کر دیتی ہیں اور اس طرح  
پیداوار کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ یہ سارے کام پوری دنیا میں مسلسل

ہو رہے ہیں اور اگر کوئی ملک اس سلسلے میں کوئی خاص کامیابی  
حاصل کر دیتا ہے تو دوسرے ممالک اہمیتی بجا رہی رقومات دے کر

اس طرح ان کی نسل ہی ختم کر دی گئی۔ لیکن چوہون کے خلاف اس انداز کی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ بھلی بات تو یہ ہے کہ چوہے روز میں بل بنا کر رہتے ہیں۔ اس نے دمین کی سطح کے اوپر ہوتے والے زہر لیلے پرے ان پر رواہ راست کوئی اثر نہیں کرتے ویسے تو کیسا نی کھادیں بھی دمین میں داخلی چاتی ہیں۔ لیکن یہ کیسا نی کھادیں سوچا ہی نہیں تھا۔ جارج نے اہتمامی حیرت بھرے بجھے میں یہاں تمہاری زندگی جس انداز میں گزرو رہی ہے اس میں ایسی باتوں پر سوچنے کی نہ ضرورت پڑتی ہے اور شوچا جا سکتا ہے۔ لیکن سامنے اُن، ریسرچ سکالر اور حکومت کو ہر اس ہمبو پر سوچتا ہے۔ جس میں مخصوص اور طاقتور ہو سکے۔ اس میں اسلیے ساتھ ساتھ خواراک کی پیداوار کو بھی بے حد اہمیت دی جاتی ہے۔ اب آواصل مشمول ہیں فصلات میں پیداوار کو نقصان پہنچاتے والا ایک چھوٹا سا جانور ہے جس کا نام چوہا ہے۔ گریٹ چوہوں سے ہت کر زرعی اراضی میں بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں الحدی سنت گما جاتا ہے۔ یہ فصلات کی جزوں کو کھا جاتے ہیں۔ جس سے فصل ناکارہ جاتی ہے۔ ان کی افرائش میں سلسلہ العاف ہوتا رہتا ہے۔ اس سے جعلی فصلات کو سب سے زیادہ نقصان ملای دل سے بچنا تھا اور ملکی دل کی وجہ سے دنیا میں کتنی بار خوفناک قدر پہنچے ہیں۔ لیکن اقوام متحده نے اس کے خلاف طویل عرصے تک جنگ لڑی۔ ملکی دل صحراؤں سے الٹے ہوئے آتے تھے۔ یہ دہان انبابے دیتے اور افرائش نسل کرتے تھے۔ اس نے ان صحراؤں پر زہر لیلے پرے کئے گے۔

حیرت ہے پاس۔ آپ تو مجھے لگتا ہے طویل عرصہ کسی ایگری بکھر یو یا رکھی میں رہے ہیں۔ جبکہ میرا خیال ہے کہ آپ کی زندگی جرام کے خلاف لڑتے ہوئے گزرو ہے۔ جارج نے کہا تو کرٹل یون نے اختیار مسکرا دیا۔

یہ جو کچھ میں ہمیں ہمارا ہوں۔ یہ مجھے باقاعدہ بریف کیا گیا ہے درست میرا اپنا حال بھی تمہارے جسمانی تھا۔ کرٹل یون نے

ان سے یہ ریسرچ حاصل کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ کرتل یون نے سلسلہ بولتے ہوئے کہا اور جارج اس طرح ساکت یہ سوچا ہے کوئی الف لیلی کی کہانی سن رہا ہو۔

حیرت ہے۔ اہتمامی حیرت ہے پاس۔ میں نے تو کبھی اس ہمبو پر سوچا ہی نہیں تھا۔ جارج نے اہتمامی حیرت بھرے بجھے میں یہاں تمہاری زندگی جس انداز میں گزرو رہی ہے اس میں ایسی باتوں پر سوچنے کی نہ ضرورت پڑتی ہے اور شوچا جا سکتا ہے۔ لیکن سامنے اُن، ریسرچ سکالر اور حکومت کو ہر اس ہمبو پر سوچتا ہے۔ جس میں مخصوص اور طاقتور ہو سکے۔ اس میں اسلیے ساتھ ساتھ خواراک کی پیداوار کو بھی بے حد اہمیت دی جاتی ہے۔ اب آواصل مشمول ہیں فصلات میں پیداوار کو نقصان پہنچاتے والا ایک چھوٹا سا جانور ہے جس کا نام چوہا ہے۔ گریٹ چوہوں سے ہت کر زرعی اراضی میں بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں الحدی سنت گما جاتا ہے۔ یہ فصلات کی جزوں کو کھا جاتے ہیں۔ جس سے فصل ناکارہ جاتا ہے۔

جاناتی ہے۔ ان کی افرائش میں سلسلہ العاف ہوتا رہتا ہے۔ اس سے جعلی فصلات کو سب سے زیادہ نقصان ملای دل سے بچنا تھا اور ملکی دل کی وجہ سے دنیا میں کتنی بار خوفناک قدر پہنچے ہیں۔ لیکن اقوام متحده نے اس کے خلاف طویل عرصے تک جنگ لڑی۔ ملکی دل صحراؤں سے الٹے ہوئے آتے تھے۔ یہ دہان انبابے دیتے اور افرائش نسل کرتے تھے۔ اس نے ان صحراؤں پر زہر لیلے پرے کئے گے۔

نہیں ہمچنان یہن چو ہے اس بو سے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس نے  
گھری سیڑیا جہاں کاشت کیا جاتے دہاں چو ہے قریب نہیں آتے بلکہ  
دور دور ہتے ہیں۔ عام طور پر گھری سیڑیا کے پو دوں کو فصل کے گرد  
کاشت کیا جاتا ہے تاکہ چو ہے قریب نہ آئیں اور فصل کو نقصان  
ہمچنان یہن سخت مند اور طاقتور چو ہے اس کی بو کے باوجود فصل  
کو نقصان ہمچنان میں کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ ایگری ریٹس جملی  
طور پر زمین کی گہرائی میں طویل سرنجک لگایتے ہیں۔ کرتل یون نے  
کہا۔

تو یہ اس نے فارمولے سے وہ سرنجک نہ لگا سکیں گے۔ جارج  
نے جو نک کر کہا۔

نہیں بلکہ اس پودے سے ایسی بو لفکی ہے جو طویل فاصلے تک  
زمین کی تبر میں پھیج جاتی ہے اور اس بو سے چھو ہے ہلاک ہو جاتے  
ہیں۔ اس طرح اس گھری سیڑیا پودے کی کاشت اگر دوچار قصلوں  
کے دوران کر لی جائے تو ایگری ریٹس کا یا انکل اسی طرح خاتم ہو  
جائے گا۔ جس طرح نڈی دل کا خاتم ہوا ہے۔ کرتل یون نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہن پاس کیا ہمارے ملک لا گوریا میں بھی یہ مسئلہ اس شہوت  
سے موجود ہے کہ ہمیں اس مشن پر کام کرنا پڑے۔ جارج نے  
کہا۔

سرد علاقوں میں ایگری ریٹس کی تھداویے حکم ہوتی ہے۔ اس

جواب دیا تو جارج نے اشیات میں سر ملا دیا۔  
اب پونک تھیں تمام پس منظر معلوم ہو گیا ہے۔ اس نے اب  
اصل موضوع پر آتے ہیں۔ پوری دنیا میں باتاتی ریسرچ کرنے والے  
ان چوہوں کے خلاف بھی ریسرچ کرتے ہے ہیں۔ یہن آج تک  
کوئی ایسی دوالتجاد نہیں ہو سکی جو ایگری ریٹس کو ہلاک کر سکے یا  
اہمیں فصلات کو چاہ کرنے سے بڑے دیمانے پر روکا جاسکے۔ چھوٹے  
دیمانے پر کام ہوتے رہتے ہیں۔ یہن یہ محوی طور پر پوری محیثت  
اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ یہن پاکیشیا کے باتاتی ساتھ ان اس صادر  
میں بہت آگے جا چکے ہیں۔ کرتل یون نے کہا۔  
کیا اہتوں نے کوئی دوالتجاد کر لی ہے یا اس۔ جارج نے  
کہا۔

نہیں بلکہ اہتوں نے ایگری کیا کی دیاست یہ کوئی میں پائے جانے  
والے ایک پودے ہے گھری سیڑیا کہا جاتا ہے پر اہتمامی کامیاب  
ریسرچ کی ہے اور اس ریسرچ کے تحت ایسا فارمولا ایجاد کیا جا چکا ہے  
جس سے گھری سیڑیا کی اہتمامی کامیاب پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے  
اور اس ریسرچ کے تحت پیدا ہونے والا گھری سیڑیا پودا ہی زمین  
سے کوئی خوراک نہیں ہے اور نہ پانی بلکہ خوراک اور پانی وہ ہو اسے  
کچھ کریزتا ہے اور اس قدر تیزی سے بڑھتا ہے کہ شاید اس قدر  
بڑھوڑی کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پو دا انسان دوست پو دا کھلاتا  
ہے۔ اس پودے سے ایسی بو لفکی ہے جو انسانوں کو تو کوئی نقصان

جگہی کرنے والے جانوروں کی خوراک میں شامل کر دیتے جاتیں تو دودھ کی پیداوار میں بے اندماز اضافہ ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ لگبڑی سینڈیا کے پے اگر مرغیوں کی خوراک میں شامل کر دیتے جاتیں تو ان کی اندھے دینے کی صلاحیتوں میں ناقابل تحسین اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح صرف اس کے بعد فارمولے کے تحت لگبڑی سینڈیا کی کاشت سے الگری ریٹس بلاؤ ہو جاتیں گے۔ بلکہ فرینی فارمنگ اور پولنڈی کے بیکس میں بھی ناقابل تحسین اضافہ ہو جائے گا۔ کرمل یون نے کہا۔

حیرت انگریزی اس۔ اگر آپ یہ تفصیل دیتا تے تو میرے ذہن میں کبھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی۔ یہ حال آپ نے یہ نہیں بتایا کہ کافرستان اسے ہمارے ذریعے کیوں حاصل کرنا پاہتا ہے۔ وہ خود بھی تو اسے حاصل کر سکتا ہے اور اس سے بھیں کیا فائدہ ہوگا۔ یادوں تے کہا۔

ڈاکٹر عباس نے جو ریسرچ کی ہے۔ اس کا علم الہی سکن حکومت پاکیشیا یا دوسرے جاتی ساتھ اتوں کو نہیں ہے۔ اس کی اطلاع صرف حکومت کافرستان کو ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ڈاکٹر عباس کے رشتہ دار کافرستان میں رہتے ہیں۔ وہاں ایک شادی کے سلسلے میں ڈاکٹر عباس گئے تو اس فکش میں کافرستان کے ایک الگری ساتھیان ڈاکٹر شرمبھی شریک تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف بھی تھے۔ کیونکہ ڈاکٹر شرمبھی ایکری بھائیں کام کرتے رہے ہیں

لے یہ مسئلہ پوری قوت سے ہیاں موجود نہیں ہے۔ لیکن گرم علاقوں میں قدرتی طور پر ایگری ریٹس کی آبادیاں ہوتی ہیں۔ اس نے یہ مسئلہ جہاں پاکیشیا کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ وہاں اس کے ہمسایہ ملک کافرستان کے لئے اس سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس نے کافرستانی حکام اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہیتے ہیں اور انہوں نے اس کے لئے ہماری حکومت سے رابطہ کیا ہے۔ کرمل یون نے یہاں تو یادوں کے پڑا۔

وہ خود کیوں اس پر کام نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ہماری خدمات کیوں حاصل کی ہیں۔ یادوں نے بھونک کر کہا۔

اس فارمولے پر کام کرنے والا ساتھیان پاکیشیا کا ڈاکٹر عباس ہے۔ ڈاکٹر عباس الگری بھائی ایک ترقی ریسرچ لیبارٹری میں طویل عرصے تک کام کر چکا ہے اور وہیں اس نے لگبڑی سینڈیا پر بھی کام کیا۔ لیکن یہ کام صرف اس حد تک تھا کہ لگبڑی سینڈیا کی پیداوار کرم علاقوں میں بھی کی جاسکے۔ پھر وہ رضاخواہ ہو کر پاکیشیا وہیں چلا گیا اور وہاں اس نے حکومت کی بجائے اپنے طور پر یادوں کافرستانی ٹھاکر اس میں لگبڑی سینڈیا پر کام شروع کر دیا اور جو کچھ میں نے جسیں بھٹکے ہتھیا کر اس فارمولے کی حد سے وہ الگری ریٹس کا مکمل ناتھ کر لے گا۔ اس کا تیار کردہ لگبڑی سینڈیا کا یقین ہوا سے خوراک اور پانی حاصل کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر عباس نے اہمیت حیثیت الگری اثرات بھی اس پوڈے میں پیدا کئے ہیں۔ ان اثرات کے تحت لگبڑی سینڈیا کے پے اگر

پڑے گا۔ اس نے اہوں نے اسے حاصل کرتے کے لئے ہمارا انتخاب کیا کیونکہ لا گوریا کے تعلقات زیادہ تر یا پاکیشی سے ہیں اور ہی کافرستان سے ہم ایک لفڑی سے دونوں ممالک کے دوست ہیں۔ پھر ہمارا ملک بنیادی طور پر منعی ہے جہاں زراعت کا شعبہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس نے ہم پر پاکیشی کو شک بھی نہیں ہو سکتا اور ہم یہ فارمولہ خاموشی سے کافرستان بہنچا سکتے ہیں اور پاکیشی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے۔ ہماری حکومت یہ کام کرنے کے لئے اس نے آمادہ ہو گئی ہے کہ کافرستان نے اس کے پدالے میں بہت بڑے صحت پیلس کا محاہدہ کیا ہے۔ اس سے ہمارے ملک کی محیثت کو ناقابل بیان فائدہ بخچے گا اور آخری بات یہ کہ یہ معلوم ہو جائے گا کہ لا گوریا کی سکرت سروس اس قابل بھی ہے کہ یہ مشتمل کر سکے یا نہیں۔ کرتل یون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

پاس آپ نے بتایا ہے کہ اس فارمولے کا علم ابھی حکومت پاکیشیا کو بھی نہیں ہے۔ پھر پاکیشیا سکرت سروس سے کافرستان کو دارے کی کیا بات ہو سکتی ہے۔ جارج نے کہا۔ کافرستانی حکام کا کہا ہے کہ پاکیشیا میں ہونے والے ہر کام کی اطلاع کسی نہ کسی نہ ازیں پاکیشیا سکرت سروس تک منت جاتی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ جس معاملہ کو ان سے جتنا زیادہ چھپایا جائے اتنی ہی جلدی اور آسانی سے انہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ اس نے اہوں نے

اور پونک ایکریسا میں ڈاکٹر عباس نے ٹکری سینے پر کام کیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر شرما نے اس سے اس بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر عباس نے یہ سادی تفصیل اسے بتا دی۔ ڈاکٹر شرما یہ تفصیل سن کر حیران رہ گئے لیکن چونکہ وہ خود بھی سائنسدان ہیں۔ اس نے تفصیلی بات کرنے پر اہمیت یقین آگیا کہ ڈاکٹر عباس جو کچھ بتا رہے ہیں وہ درست ہے۔ ان کے اصرار کے باوجود ڈاکٹر عباس نے اس فارمولے کی بنیادی یا تسلیم ہتائے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنی ریسرچ فائل کر کے اسے بھلے بین الاقوامی سٹھ پر رہسراہ کرائیں گے۔ پھر حکومت پاکیشیا کو اطلاع دیں گے تاکہ پاکیشیا کی تدبی، فوجی اور پولیسی پیداوار میں بے پناہ اتساف ہو سکے اور ملک کی محیثت مصروف ہو سکے۔ ڈاکٹر عباس والیں پاکیشیا چلے گئے۔ تو ڈاکٹر شرما نے اس بارے میں تفصیلی رپورٹ بتا کر کافرستان کے اعلیٰ حکام کو ہشیش کر دی۔ اعلیٰ حکام نے اس رپورٹ میں بے حد دلچسپی لی اور پھر اہوں نے خود فکر کے بعد اس فارمولے کو کافرستان کے لئے حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کو اس سے مکمل طور پر محروم کرنے کی ٹلانگ بنا لی۔ لیکن وہ پاکیشیا سکرت سروس اور خاص طور پر اس علی گمراہ سے بے حد خوفزدہ ہیں۔ اہمیت یقین ہے کہ عمران اور پاکیشیا سکرت سروس اس کا سراغ لگائے گی اور کافرستان کے ملوث ہوئے کی صورت میں وہ کافرستان پر چڑھ دوں گے اور پھر نہ صرف فارمولے والیں چلا جائے گا بلکہ کافرستان کو بھی کوئی بڑا اور ناقابل تکافی نقصان اٹھاتا

سکے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھاں آکر کوئی  
ہنگامہ کھڑا کر دے۔ کرتل یون نے کہا۔  
یہ سر ایسا ہی ہو گا۔ جارج نے کہا تو کرتل یون نے  
اس سامنے موجود فائل ہند کر کے اسے جارج کی طرف بڑھا دیا۔  
اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔ کرتل یون نے کہا۔  
ٹھیک ہے یا۔ لیکن یہ تو یہاں کہ یہ فارمولہ کس شکل میں  
ہو گا۔ قائل ہو گی یا کوئی مانیکروں قسم اور پھر اس فارمولے کی چینگ  
کیے ہو گی کہ یہ اصل فارمولہ ہی ہے۔ جارج نے کہا۔  
اس کام کے لئے تمہارے ساتھ ایک خاتون جائے گی۔ اس  
خاتون کا نام ڈاکٹر سیری ہے۔ یہ بطور سیاح تمہارے ساتھ جائے گی۔  
یہ خاتون ایکریمیتین ہے اور ایکریمیا کی اگری یو ٹیور سٹی میں پڑھاتی  
ہے۔ اسے اس فارمولے کے بارے میں بربپ کر دیا گیا ہے وہ اسے  
بچان لے گی۔ ویسے یہ معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر عیاس نے یہ فارمولہ  
کس شکل میں حیا کر رکھا ہے۔ یہ بھاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ کرتل  
یون نے کہا۔

کہاں ہے یہ خاتون۔ جارج نے پوچھا۔

تم سیار ہو جاؤ۔ بہتر ہے کہ ابھی تم اکٹھے جاؤ۔ مجھے روائی کے  
بارے میں اطلاع دے دئے۔ یہ خاتون ہواں جہاڑ میں تمہارے ساتھ  
دالی سیٹ پر سو ہو گی اور وہیں جہاڑ اس سے تعارف ہو گا۔ بہتر  
ہے کہ تم بھی ایکریمیتین میک اپ اور کاغذات پر پاکیشیا جاؤ اور بطور

ہمیں بھی مشورہ دیا ہے کہ ہم اس انداز میں وہاں کام کریں کہ پاکیشیا  
سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ڈاکٹر  
عیاس کو عام انداز میں ہلاک نہ کیا جائے بلکہ اسے اور اس کی بیاناتی  
لیبارٹری کو اس انداز میں جیاہ کیا جائے کہ اسے ڈاکوں کی واردات  
کنجھا جائے۔ اس کی لیبارٹری، اس کی ذاتی کوئی کے ایک پورشن میں  
ہے۔ کرتل یون نے کہا۔

لیکن جب فارمولہ وہاں سے آجائے گا اور ڈاکٹر عیاس بھی ہلاک  
ہو جائے گا تو پھر اس لیبارٹری کو جیاہ کرنے کا کیا فائدہ۔ جارج  
نے کہا۔

کافر ستائی حکام کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر عیاس نے لیبارٹری میں اسجا  
جدید کمپیوٹر رکھا ہوا ہے کہ جس میں وہ سب کچھ ساتھ قید کرتا  
رہتا ہے۔ ویسے وہ لیبارٹری مشینی نہیں ہے۔ اس کمپیوٹر کی مکوری  
سے سب کچھ واش کر کے اسے جیاہ کر دیا جائے۔ تاکہ اصل فارمولے  
مک کوئی بنتی نہ ہے۔ کرتل یون نے کہا۔

ٹھیک ہے یا۔ یہ تو اہمیتی آسان کام ہے۔ اب اس کی  
تفصیل مجھے دیں۔ میں یہ کام اس انداز میں مکمل کر دیں گا کہ کسی کے  
فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا۔ جارج نے کہا۔

ٹھیک ہے کہ تم اور تمہارا سیکشن کارکردگی کے لحاظ سے  
میران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کم نہیں ہے۔ لیکن سچرا مشورہ  
ہے کہ تم یہ کام اس انداز میں سرانجام دو کہ انہیں اس کا علم نہ ہو۔

غمran کی کار خاصی تیر قماری سے دوڑتی ہوئی آفیسرز کا لوٹی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے جسم پر بے حد سلیمانی کا بیاس تھا۔ وہ کوئی بھی جا رہا تھا۔ کیونکہ اس کی اماں بی بی نے فون کر کے اسے قوراً کو بھی بلایا تھا اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا تھا کہ وہ سلیمانی کا بیاس ہیں کر آئے اور پھونکہ گمراں جاتا تھا کہ اس کی اماں بی بی کو انگریزی بیاس سے المرجی ہے اس لئے اس نے شلوار قصیر کے ساتھ جیکٹ ہیں لی تھی اور جو نکہ یہ بیاس اماں بی بی کے لئے سلیمانی کا بیاس تھا اس نے وہ سلطنت تھا۔ گواں نے اماں بی بی سے پوچھتے کی بے حد کوشش کی تھی کہ وہ اس بیاس میں کیوں بلاد رہی ہے۔ لیکن اماں بی بی نے اسے پھر قوراً آئے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا تھا۔ اس نے گمراں کو معلوم تھا کہ وہاں معاملہ کیا ہے۔ تھوڑی ویری بعد اس نے کار کو بھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور وہ نیچے اتر کر کال بیل کا بن پر لیں کرنے ہی نکا تھا کہ ہے

سیاح۔ کرتل یون نے کہا۔  
”ٹھیک ہے بیاس۔ آپ کی یہ تجویز بے حد مدد ہے۔“ جاری  
نے کہا اور فائل انعاما کروہ کری سے انٹھ کھرا ہوا۔ اس نے سلام کیا اور  
تیر تیز قدم انعامات ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اختیار چونکہ پڑا۔ کیونکہ کوٹھی کے پورچھ میں سرکاری جیپ موجود نے اپنی سلام کیا اور تخت پوش کے ساتھ فرش پر بجھے ہوئے قائم تھی اور یہ جیپ سوپر فیاں کے استعمال میں رہتی تھی۔ اس نے بیٹھ گیا۔

عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ سوپر فیاں بھی کوٹھی پر موجود ہے۔ آگئے تم۔ اماں بی نے سلام کا ہبوب دے کر دعاں دیتے آج چونکہ سرکاری تعطیل کا دن تھا اس لئے لا محلہ سر عید الد رحمان بھی کے بعد بڑے پیارے سے عمران کے سوپر بہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

آج چونکہ سرکاری تعطیل کا دن تھا اس لئے لا محلہ سر عید الد رحمان بھی کے بعد بڑے پیارے سے عمران کے سوپر بہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اماں بی کوئی خاص بات ہے۔ جو آپ نے اس طرح بلوایا کوٹھی میں موجود ہوں گے۔ یعنی سوپر فیاں کی وہاں موجود ہیں۔ اماں بی کوئی خاص بات ہے۔ جو آپ نے اس طرح بلوایا

سمجھتا آرہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کال میل کا بیٹھن پر اس کیا تو پھر دیتے ہیں۔ عمران نے کہا۔  
لحوں بعد ان کے پرانے ملازم مراد بخش نے پھانک کھول دیا۔ پاں تم نے فیاں کے ساتھ کو راتی جاتا ہے۔ وہاں تمہارے  
بابا کیمیے ہیں آپ۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنی سلام کی دینی کے دور کے رشتہ دار تواب احمد خان بہت ہے ہیں۔ ان کی بیٹی ہے  
تم۔ تمہارے ذیڈی کی کسی محفل میں تواب احمد خان اور آصفہ سے کرتے ہوئے کہا۔

اللہ کا کرم ہے چھوٹے صاحب۔ پاپا مراد بخش نے سلام کی ملاقات ہوئی اور تمہارے ذیڈی کو آصفہ بے حد پسند آتی ہے اور  
ہبوب دیتے ہوئے کہا۔

آج اماں بی کا خاص بلدا اکس سلسلے میں ہوا ہے اور وہ نے مجھے کہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ وہاں چل جاؤں۔ کیونکہ تواب  
فیاں کی جیپ بھی موجود ہے۔ کیا مدد ہے۔ عمران نے اس احمد خان نے یا قاعدہ دھوت دی ہے۔ یعنی سیری طبیعت تھیک  
ہیں ہے۔ اس نے میں استھان طویل سفر نہیں کر سکتی اور تمہارے پوچھا۔

ذیڈی کو بھی کل کسی ضروری میٹنگ میں جاتا ہے۔ اس نے یہ فیصلہ  
ہے۔ مراد بخش نے کہا تو عمران نے اپناتھ میں سر طا دیا اور بھی  
والپس مڑ کر وہ اپنی کار میں بیٹھ گیا کار کو اندرا پورہ میں لے آیا تو عمران  
خشنے پھانک پنڈ کر دیا۔ عمران کار سے اترنا اور تجسس قدم اٹھاتا  
ہے۔ اماں بی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اماں بی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اماں بی اپنے کمرے میں اپے  
محضوں تخت پوش پر بیٹھی تسمیہ پڑھتے ہیں صروف تھیں۔ عمران

ہے۔ عمران نے ترب  
ماں بی آجاتی تھیں۔  
- ماں بی اگر یہ لڑکی آزاد خیال ہوئی جب۔

”سونہ عمران اب میری طبیعت اکثر قراب رہے گی ہے  
جہارے ڈیندی بھی رثنا رڑھوتے والے ہیں اور تم نے بھی بہت  
رہ یا ہے۔ اس لئے اب ہم دونوں کی خواہش سے کہ جہارے  
- نہیں تواب احمد خان خاندانی آدمی ہیں۔ ایک پار وہ اپنی بیٹی  
رہ یا ہے۔ اس لئے اب ہم دونوں کی خواہش سے کہ جہارے  
اپنی زندگی میں ہر اپنادھ کر اپنی چاہت پوری کر لیں۔ جہارے کے ساتھ ہیں کوئی پھر بھی آنکھے ہیں۔ گواں وقت ان کی بیٹی آصفہ  
ڈیندی کو آصفہ اس قدر پسند آئی ہے کہ وہ ہر قیمت پر اسے اپنی ہو۔ بناءً چھوٹی تھی۔ لیکن اس وقت بھی وہ پہلے حمودب اور رکھر کھاؤ والی بیٹی  
پر لے ہوئے ہیں اور دیے بھی دہ بہت اچھے خاندان سے ہے اور میں نے تواب احمد خان سے اس کی تعریف بھی لی تھی۔ اس  
محلوم ہے کہ جہارے ڈیندی کسی ایسی ولی کو اپنی ہوئی نہیں۔ تواب دیا تو عمران کو لشایی فدویٰ تھی۔  
- ماں بی نے تے  
سلکتے۔ اس لئے میں بھی چاہتی ہوں کہ آصفہ ہوں کر جہارے کو ہٹے صاحب یاد کر رہے ہیں۔ اچانک  
جاتے۔ ماں بی نے کہا۔  
- چھوٹے صاحب، آپ کو ہٹے صاحب یاد کر رہے ہیں۔ اچانک  
لائم مرادِ خوش نے اندر داخل ہوتے ہوئے مودباش لجھے میں کہا۔  
- لیکن اگر آصفہ آپ کو پسند نہ آئی تو پھر کیا ہو گا۔ عمران۔  
- ہاں جاؤ اللہ تعالیٰ جسیں سدا خوش رکھے۔ ماں بی نے  
کہا۔

- ہمیں مجھے جہارے ڈیندی کے انتہا پر اعتماد ہے۔ اس لئے عمران کے سر برہا تھر کو کراچی شفقت بھرے لجھے میں کہا تو عمران  
میں ساتھ نہیں جا رہی۔ ماں بی نے اچھائی اعتماد بھرے۔ اس لئے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر تیری سے اس کرے  
میں کہا تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہا گیا۔ اس لئے نکل کر سر عبد الرحمن کے شخصوں کرے کی طرف بڑھ گیا۔  
چھٹی حص پار پار الارم دے رہی تھی کہ اس باداہ شادی کے چکر جمع ہے۔ ہوئے تھے۔ جبکہ ان کے سامنے دوسرے صوف پر سور فیاض  
واقعی پھنس سکتا ہے۔ کیونکہ بھلے تو وہ ماں بی کو والی سیدی یا جامی موجود تھا۔ اس نے بھی گھر بلو بیاس بہتا ہوا تھا اور وہ بڑے مودب  
کر کے ان کی شخصیں نفیسات کی بنا پر اس معاملے کو نال ویا کر تھا۔ اس لئے تھا اس میں سے تھا۔

ڈیندی اتنی آسانی سے چکر میں نہیں آسکیں گے۔ جتنی آسانی سے اس

ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سنہ عمران اب میری طبیعت اکثر قراب رہے گی ہے

جہارے ڈیندی بھی رثنا رڑھوتے والے ہیں اور تم نے بھی بہت

رہ یا ہے۔ اس لئے اب ہم دونوں کی خواہش سے کہ جہارے

- نہیں تواب احمد خان خاندانی آدمی ہیں۔ ایک پار وہ اپنی بیٹی

رہ یا ہے۔ اس لئے اب ہم دونوں کی خواہش سے کہ جہارے

اپنی زندگی میں ہر اپنادھ کر اپنی چاہت پوری کر لیں۔ جہارے کے ساتھ ہیں کوئی پھر بھی آنکھے ہیں۔ گواں وقت

ڈیندی کو آصفہ اس قدر پسند آئی ہے کہ وہ ہر قیمت پر اسے اپنی ہو۔ بناءً چھوٹی تھی۔ لیکن اس وقت بھی وہ پہلے حمودب اور رکھر کھاؤ والی بیٹی

پر لے ہوئے ہیں اور دیے بھی دہ بہت اچھے خاندان سے ہے اور میں نے تواب احمد خان سے اس کی تعریف بھی لی تھی۔ اس

محلوم ہے کہ جہارے ڈیندی کسی ایسی ولی کو اپنی ہوئی نہیں۔ تواب دیا تو عمران کو لشایی فدویٰ تھی۔  
- ماں بی نے تے

سلکتے۔ اس لئے میں بھی چاہتی ہوں کہ آصفہ ہوں کر جہارے کو ہٹے صاحب یاد کر رہے ہیں۔ اچانک

جاتے۔ ماں بی نے کہا۔

- لائم مرادِ خوش نے اندر داخل ہوتے ہوئے مودباش لجھے میں کہا۔

- لیکن اگر آصفہ آپ کو پسند نہ آئی تو پھر کیا ہو گا۔ عمران۔

- ہاں جاؤ اللہ تعالیٰ جسیں سدا خوش رکھے۔ ماں بی نے

کہا۔

- ہمیں مجھے جہارے ڈیندی کے انتہا پر اعتماد ہے۔ اس لئے

لائم مرادِ خوش نے اندر داخل ہوتے ہوئے مودباش لجھے میں کہا۔

- لیکن اگر آصفہ آپ کو پسند نہ آئی تو پھر کیا ہو گا۔ عمران۔

- ہاں جاؤ اللہ تعالیٰ جسیں سدا خوش رکھے۔ ماں بی نے

کہا۔

- ہمیں مجھے جہارے ڈیندی کے انتہا پر اعتماد ہے۔ اس لئے

لائم مرادِ خوش نے اندر داخل ہوتے ہوئے مودباش لجھے میں کہا۔

- لیکن اگر آصفہ آپ کو پسند نہ آئی تو پھر کیا ہو گا۔ عمران۔

- ہاں جاؤ اللہ تعالیٰ جسیں سدا خوش رکھے۔ ماں بی نے

کہا۔

- نائس، جیس اسما بھی معلوم نہیں ہے کہ ایک آدمی اگر جواب دے دے تو وہ سب کی طرف سے ہوتا ہے۔ بہر حال سنو چہاری اماں بیتے جیس بنا دیا ہو گا تم فیاض کے ساتھ تواب احمد خان کی جو یہی جاؤ گے۔ وہاں چہاری آند کی اطلاع دے دی گئی ہے اور سنو تم نے پہاں جا کر اگر کوئی بکواس کی یا کوئی اوپھی حرکت کی تو فیاض مجھے رپورٹ دے گا اور میں جیس گولی بھی مار سکتا ہوں۔

سر عبد الرحمن نے کہا تو عمران نے اختیار پڑا۔

آپ تو اس محاملہ کو اس طرح ڈیل کر رہے ہیں جیسے اتحیلی جنس کا کوئی مشن درہیش ہو۔ پر تختہ ت آپ کو رپورٹ دے گا اور آپ رپورٹ پر کارروائی کریں گے۔ عمران نے کہا تو سر عبد الرحمن نے اختیار مسکرا دیے۔ شاید اسیں خود احساس ہو گیا تھا کہ وہ واقعی اس انداز میں بات کر رہے ہیں۔

کسی بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جاؤ تم دونوں۔

سر عبد الرحمن نے کہا تو سورپر فیاض ایک جھنگے سے ابھ کھرا ہوا لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے سخاہ رہا۔

ڈیلی میں نے سلام کیا اور ہر مسلمان پر فرش ہوتا ہے کہ سلام کا جواب دے اور الحمد للہ سورپر فیاض بھی مسلمان ہے اس۔

وہ لاماسیرے سلام کا جواب دیا مگر غافر ہے وہ کوئی ہو چکا ہے۔

لے سلام کا جواب نہیں دے سکا۔

ومراں نے باقاعدہ وسایا کرتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے اس نے رپورٹ دیتی ہے اور یہ بتاتا ہے کہ میں نے“

”سامان کیسا سامان۔“

سر عبد الرحمن نے چونک کر کہا۔

ہوتے ہوئے بڑے خشون و خصوص سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

”و علیکم السلام۔ یعنی۔“ سر عبد الرحمن نے اپنے منصور مجھے میں کہا۔

”مجھے بے حد افسوس ہے ڈیلی۔“ سچاری سلمی بھائی اور اس چھوٹے چھوٹے بچوں کا باب کیا ہو گا۔ حوالی میں یہ صدمہ۔

نے صوفہ پر بیٹھتے ہوئے بڑے غفرادہ مجھے میں کہا تو سر عبد الرحمن کے ساتھ فیاض بھی بے اختیار ہو نکل پڑا۔

”کیا اکر رہے ہو۔ کیا مطلب۔“ سر عبد الرحمن نے حیرے مجھے میں کہا۔

”میں سورپر فیاض کی بات کر رہا ہوں۔“ بے چارہ اس ہمیسہ ہو گیا ہے۔ کوئی ہونے کی وجہ سے اس کی توکری بھی ختم ہو جائے اور توکری ختم ہو گی تو سلمی بھائی کیا کرے گی اور چھوٹے چھوٹے کیا کریں گے۔

ومراں نے بڑے غفرادہ مجھے میں کہا۔

”شت آپ، یہ کیا آتے ہی بکواس شروع کر دی جائے تم نائس۔“ سر عبد الرحمن نے غصیلے مجھے میں کہا۔

ڈیلی میں نے سلام کیا اور ہر مسلمان پر فرش ہوتا ہے کہ سلام کا جواب دے اور الحمد للہ سورپر فیاض بھی مسلمان ہے اس۔

وہ لاماسیرے سلام کا جواب دیا مگر غافر ہے وہ کوئی ہو چکا ہے۔

لے سلام کا جواب نہیں دے سکا۔

ومراں نے باقاعدہ وسایا کرتے ہوئے کہا۔

-ہی کہ تم وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں کر دے گے۔ جس سے  
نواب احمد خان اپنی بیٹی کی شادی تم سے کرنے سے انکار کرنے پر  
بجور ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے ذیڈی کو آصفہ بے حد پسند ہے اور وہ  
نواب احمد خان سے وعدہ بھی کر رکھے ہیں کہ وہ آصفہ کو اپنی بہو بنائیں  
گے۔ اگر تمہاری کسی حرکت کی وجہ سے نواب احمد خان کو تمہارے  
ذیڈی کو انکار کرنا پڑتا تو تمہارے ذیڈی کو بے حد صدمہ ہو گا اور  
تمہارے ذیڈی مجھے ساتھ اسی لئے بھیج رہے ہیں تاکہ میں تمہیں یوں  
میں رکھوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم میرے بس سے باہر ہو۔ سوپر  
فیاض نے کہا۔

-لیکن پھر تم روپورٹ کیے دو گے اور نواب احمد خان نے بھی  
ذیڈی کو بتا دتا ہے کہ تم ساتھ نہیں آئے۔ عمران نے کہا۔  
اوہ ہاں، اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ نھیک ہے چبو تمہاری  
کار میں چلتے ہیں۔ لیکن ہلے تمہیں ہاں سے میری رہائش گاہ پر جاتا ہو گا  
تاکہ میں جیپ وہاں چھوڑ سکوں۔ سوپر فیاض نے کہا۔

-میں اڑا یہور سے کہہ دیا ہوں وہ چھوڑ آئے گا۔ عمران نے  
کہا اور پھر اس نے ایک ملازم کو ہدایات دیں اور پھر وہ اپنی کار کی  
ڈرائیور گیٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سوپر فیاض ساتھی سیٹ پر بیٹھ گیا اور  
عمران کار موڑ کر پھائیک سے باہر لے آیا اور تھوڑی در بعد وہ اس  
سرک پر بیٹھ گیا جو وارا حکومت سے کو رائی جاتی تھی۔ جہاں نواب احمد  
خان کی جویلی تھی۔

وہاں بکواس کی ہے یا نہیں اور اگر کی ہے تو کہتے فیصلہ بکواس تھی اور  
کہتے فیصلہ غیر بکواس۔ بکواس کے کچھ تھوڑے جات بھی سیلہ کر کے یہ  
ساتھ لے آئے گا تاکہ اسے کسی لیبارٹری میں بھجوا کر معلوم کیا جائے  
کہ سوپر فیاض کا میزٹ علط بتا رہا ہے یا درست۔ عمران بھلا کہاں  
آسائی سے باز آئے والا تھا۔

-تم باز نہیں آؤ گے۔ نھیک ہے اب مجھے ساتھ جاتا پڑے  
گا۔ سر عید الرحمن نے کہا۔

-اوہ، ادھ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں وہاں بات ہی نہیں  
کروں گا۔ تاکہ مصالحت درست میں آؤ سوپر فیاض۔ عمران  
نے گھیرا ہے تو مجھے میں گھا اور انھوں نے اس طرح یلدی سے  
سلام کیا اور بیردی دروازے کی طرف مڑ گیا جسے اسے خطرہ ہو کے  
سر عید الرحمن ابھی اسے پکو لیں گے۔ تمہاری در بعد عمران امام بی کو  
سلام کر کے اور ان سے دعا میں لے کر پورچھ میں ہنچا تو سوپر فیاض  
وہاں موجود تھا۔

-اب ہتاو سرکاری گاڑی میں باتا پسخ کر دے گے یا سی اس  
غیر سرکاری گاڑی۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

-اگر تم ایک وعدہ کرو تو میں تمہیں اکیلا بھی وہاں بیٹھ سکتا  
ہوں۔ سوپر فیاض نے سکراتے ہوئے تو عمران بے اختیار  
چونک پڑا۔

-کیا مطلب، کیسما وعدہ۔ عمران نے چونک کر کہا۔

قصے کے اروگر درجی اراضی نواب احمد خان کی جا گیرے۔ قصے کے شمال کونے میں ایک پرانے و قتوں کی بیوی ہوئی خاصی پرانی حوالی تھی۔ اس کا جہازی سائز پھانٹ کھلا ہوا تھا۔ سلے میں ایک دسیخ و عریض احاطہ تھا۔ جس کے ایک طرف برآمدہ تھا۔ جس کے یتھے کرے تھے۔ جبکہ حوالی کی دوسری طرف گیراج تھا۔ جس میں جیپس اور کارس موجود تھیں۔ سلے دیوار کی سائیڈ میں ایک بڑا دروازہ تھا۔ عمران نے کار اس برآمدے کے سلے رونکی اور پھر وہ سوپر فیاں کے ساتھی یتھے آ ر آیا۔ اسی لمحے برآمدے میں سے ایک آدمی جس نے شلوار قشش بہنی ہوئی تھی تیزی سے یاہر آگیا۔

”جی صاحب۔“ اس نے موڈیاں لمحے میں کہا۔

”یہ سترل اسٹیلی جس بیورو کے پر شدست قیانس صاحب ہیں اور میں ان کی کار کا ادنی سا فرائیور ہوں اور میرا نام علی عمران ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ، اوہ آپ۔ اوہ آئیے آئیے صاحب۔ میں شرمندہ ہوں جتاب۔“ میرا خیال تھا کہ آپ کی آمد کی اطلاع مجھے پہلے یہی مل جائے گی کیونکہ میں نے دو آدمی قصے کے آماز پر کھوئے کئے ہوئے تھے۔ میں شاید وہ آپ کی کار نہیں پہچان سکے۔ میرا بھی اور ان کا بھی خیال تھا کہ آپ کسی بڑی گاری میں تشریف لائیں گے۔ ولیے میرا نام اعظم ہے جتاب۔“ اس آدمی نے بڑے یو کھلانے ہوئے لمحے میں کہا تو عمران نے انتیار مسکرا دیا۔ پھر وہ عمران اور سوپر فیاں کو ساتھ لے

”جب ڈیڈی فیصلہ کر چکے ہیں تو پھر مجھے دہان بھیجنے اور میر ساتھ تھیں بھجوانے کی وجہ میری بکھر میں نہیں آئی۔“ عمران نے کہا۔

”جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ میں نے تھیں بتا دیا ہے۔“ فیاں نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ڈیڈی کو شک ہے کہ نواب احمد خان جان بوجھ کر مجھ پر کوئی اذام لگا کر رشتے سے انکار کر سکتے ہیں۔ اس نے انہوں نے تھیں ساتھ بھیجا ہے تاکہ نواب احمد خان کوئی غلط بات نہ کر سکے۔“ عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ میں اگر ایسی بات ہوتی تو نواب احمد خان صاحب دیے بھی انکار کر سکتے تھے۔ وہ بینی کے باپ ہیں وہ انکار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔“ فیاں نے کہا۔

”وہ خاتم اُمی ہیں۔ اس نے بڑا وہ راست انکار نہ کر سکے ہوں گے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”تم نے بہر حال دہان کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی۔“ میں لو درست اس بار جو صورت حال ہے اس کے تفت واقعی تھا رے ڈیڈی تھیں گولی مار دیں گے۔“ سوپر فیاں نے کہا اور عمران نے صرف سرطاٹے پر اکٹھا کیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کی سلسلہ فرائیونگ کے بعد وہ کورانی بخن گئے۔ میں روڈ سے ہٹ کر تقریباً ساٹھ میں اندر کی طرف ایک خاص اسیرا قصر تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ کورانی

کہا۔  
کیا مطلب۔ سوپر فیاں نے بھی گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

قدیم دور میں گلاسوں پر موتوں کی تھار دالے سروش رکھے جاتے تھے۔ اب جدید دور میں ملٹی کفر نشویں جاتے ہیں۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سوپر فیاں بے اختیار ہنس پڑا۔

مشروب بے حد خوش ذات اور نفسی تھا۔ اس نے عمران کو وہ خاصا پسند آیا تھا۔ عمران اور سوپر فیاں نے جیسے ہی گلاس خالی کئے وہی

لازم اندر داخل ہوا جس نے مشروب پیش کئے تھے اس کے ہاتھ میں خالی ہر سڑے موجود تھی۔ اس نے سلام کیا اور پھر خالی گلاس ہر سڑے میں رکھ کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ شاید وہ گلاس خالی ہوئے کے استھار میں دروازے کے باہر کھوارہا تھا۔ تھوڑی درجہ دراینگ روم کا اندر روئی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوتی۔ اس نے شلوار قصیر ہیں ہوتی تھی۔ اس کے انگوٹھی کھر کے یاں اس کے ہاتھوں پہنے ہوئے تھے سچرے پر میک اپ کے ہلکے ٹھپر تھے۔ وہ خاصی خوبصورت لڑکی تھی۔ عمران اور سوپر فیاں دونوں اس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھوئے ہو گئے۔

“میرا تم آصف ہے۔ ڈیڈی کو اچانک ایک قوچی میں جاتا پڑا ہے۔ یہ حال وہ جلدی واپس آجائیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ لڑکی نے اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

“میرا تم علی عمران ہے اور یہ میرے دوست ہیں سوپر فیاں۔

کر سامنے دیوار کی سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک اور پورشن تھا۔ لیکن اس پورشن کو بڑے شہابات انداز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اعظم انہیں ایک اہمیٰ شاتدار اور قسمی فریجھر سے بچے ہوئے ڈرائینگ روم نما کمرے میں لے آیا۔

“تشریف رکھیں۔ میں آپ کی آمد کی اطلاع تواب صاحب کو دتا ہوں۔” اعظم نے اہمیٰ مودبات انداز میں کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

“اے کہتے ہیں قسم۔” سوپر فیاں نے ایک طویل سائیڈ ہوئے کہا۔

“اے، اے اگر تم کہو تواب صاحب سے تھاری سفارش کر دوں۔ لیکن سنگی بھائی سے اجازت حاصل سنی پڑے گی۔” عمران نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

“فضول باتیں مت کرو۔” سوپر فیاں نے مت بنتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک اور لازم اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ہر سڑے اٹھائی ہوتی تھی۔ جس میں وہ مشروب سے بھرے ہوئے گلاس رکھے ہوئے تھے اور گلاسوں کے گرد ملٹی کھر کے لٹھوپر لپٹے ہوئے تھے۔ لازم نے سلام کر کے ایک ایک گلاس دونوں کے سامنے رکھا اور پھر مڑکر واپس چلا گیا۔

“چلو کچھ تو درجہ دیا جائے اور تیرا خیال تھا کہ اس جو طلی میں بعدی دروازہ داخل ہی نہ ہو سکے گا۔” عمران نے گلاس اٹھاتے ہوئے

یوئیورسٹی سے ماسٹر ڈگری لی ہوئی ہے۔ آصف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران کو اس کی قیامت کا دل ہی دل میں اعتراف کرتا پڑتا۔

“پھر تو یقیناً آپ کو معلوم ہو گا کہ ماسٹر بچہ کو کہا جاتا ہے۔ ماسٹر ملو اور ماسٹر ملو۔ عمران بھلا کہاں ہار مانتے والوں میں سے تھا۔ اس نے اس نے آصف کی ماسٹر ڈگری کو دوسرا رنگ دے دیا تھا کہ اس نے پچ ڈگری لے رکھی ہے اور آصف ایک بار پھر بنس پڑی۔

“اور آپ کو بھی یقیناً معلوم ہو گا کہ سڑکوں پر بیٹھے ہوئے زیبور سے دانت نکلتے والے بھی اپنے آپ کو ڈاکٹری کہتے ہیں۔ آصف

نے ترکی پر ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دتا۔ پیر واقی دروازہ کھلا اور ایک ادھیز عمر یکن بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا اس کا پھرہ چوڑا تھا اور پھرے سے ہی حسوس ہوتا تھا کہ وہ کوئی جاگیر دار ہے۔ اس کی بڑی بڑی موہنیں بھی تھیں اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ تواب احمد خان ہیں۔ ویسے وہ پہلے بھی ایک دو بار ان سے مل چکا ہے۔ تواب احمد خان کی خیریت اور بھائیت اور بڑے رکھ دکھا دالے آدمی تھے۔

“میں صدرت خواہ ہوں عمران بیٹے کہ میں تمہارا خود استقبال نہیں کر سکا۔ کیونکہ مجھے اچانک ڈاکٹر عباس کی فوت ہیگی پر جاتا پڑ گیا تھا۔ تواب احمد خان نے بڑے سخیوں لمحے میں کہا اور پھر وہ آصف کے ساتھ صوت پر بیٹھ گئے۔

دلیے یہ سرل اشیلی جس یورو کے پرستھت ہیں۔ جبکہ شکل سے کسی جیل کے داروغے لگتے ہیں۔ یہاں آپ ان کی شکل پر نہ جائیں۔

دلیے یہ بڑے نقشیں دل کے مالک ہیں۔ عمران نے جوابی تعارف کرتے ہوئے کہا تو آصف بے اختیار مسکرا دی۔ جبکہ سورپر فیاض نے ہوٹ بیجھ لئے۔

“تشریف رکھیں۔ آصف نے کہا اور خود بھی سامنے صوف پر بیٹھ گئی۔

“شکریہ۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اور سورپر فیاض دونوں دوبارہ صوف پر بیٹھ گئے۔

آپ نے اپنا تعارف ادھورا کرایا ہے ورنہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا تعارف بے حد طویل ہے۔ آصف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لمحے سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خاص شرارت پسند لڑکی ہے۔

“وہ دراصل مسکری ہے کہ ڈیڈی نے مجھے بھتی سے حکم دیا ہے کہ میں اچھا ہمہان بن کر دکھاؤں اور اچھے ہمہان کی بھلی صفت یہ ہوتی ہے کہ میہماں کو شرمداہ ہونے دیا جائے۔ عمران نے جواب دیا تو آصف بے اختیار کھلا کھلا کر اس پڑی۔ جبکہ سورپر فیاض حیث بھری نظر وہن سے عمران کو دیکھنے لگا۔ شاید اس کی کوئی میں میں عمران کی بات نہ آئی تھی۔

آپ بے فکر ہو کر تعارف کر اسکتے ہیں۔ میں نے بھی آکسنورا

رہے اور پھر شائری ہونے پر واپس آگئے۔ جہاں ان کی آبائی اراضی اور  
رہائش گاہ تھی۔ اس لئے وصہان آگئے۔ انہوں نے اپنی رہائش گاہ میں  
ہی ایک پورشن میں اپنی درمیں بیمارشی بناتی ہوتی تھی۔ — آصف  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

— تو کیا وہ زریعہ یہم بنارہے تھے۔ — عمران نے بڑے معموم  
لئے میں کہا تو آصفہ بے اختیار نہیں پڑی۔  
— ایسا ہی سمجھ لیں۔ لیکن یہ بہ جو ہے مارتے والا یہم تھا۔ — آصفہ نے  
پتھے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار جو نک پڑا۔  
— چوہے مارتے والی گویاں تو سنی تھیں۔ یہ چوہے مارتے والا یہم  
کہاں سے آگیا۔ — عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا  
کہ آصفہ اپنے گھنے پر اتر آئی ہے۔

— میں نے بھی ہمیں سوال اٹکل عباس سے کیا تھا اور انہوں نے مجھے  
جو تفصیل بتاتی تھی۔ اس نے مجھے واقعی حیران کر دیا تھا۔ میرے  
تصور میں بھی تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے آکھورڑو  
سے بڑی ایڈیشن میں ڈگری لی تھی۔ لہذا مجھے زراعت کی  
بازیوں کے بارے میں علم نہ تھا۔ — آصفہ نے اس بارہ سنجیدہ مجھے  
میں کہا۔

— کیا مطلب، کسی باریکیاں۔ — عمران نے اس کی سنجیدگی کو  
خوس کرتے ہوئے حیرت پھرے لئے میں کہا۔  
— اگر آپ یورٹ ہوں تو تفصیل بتاؤں۔ — آصفہ نے کہا۔

— آصفہ صاحب نے بھی بتایا تھا۔ ہر حال اب تو وہ پورے تعارف  
مزید اسرار نہیں کریں گی کیونکہ بے چارہ ڈاکٹر تو قوت بھی ہو  
ہے۔ — عمران نے بھی صوفی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں تو احمد  
کے آنے پر اٹھ کرے ہوئے تھے۔ نواب احمد خان عمران کی  
بات سن کر جو نک پڑے جبکہ آصفہ مسکرا دی تھی۔

— کیا مطلب، یہ تم نے کیا کہا ہے اور یہ صاحب کون ہیں تم سے  
ان کا تعارف نہیں کرایا۔ — نواب صاحب نے کہا اور پھر عمران  
کے بولنے سے بھلے آصفہ نے سوپر قیاقش کا تعارف بھی کر دیا اور ساق  
ہی وہ یاتس بھی بتا دی جو اس کے اور عمران کے درمیان ہوتی تھی  
اور ساتھ ہی وصالت بھی کر دی تو نواب صاحب بے اختیار سکا  
دیے۔

— ادھر اچھا یہ بات تھی۔ ویسے ڈاکٹر عباس کی اچانک موت نے  
ہمیں بے حد رنجیدہ کیا ہے۔ اس لئے مجھے ایجادات دیں اور آپ یاتس  
کریں۔ انشا۔ ادھر کھانے پر ملاحت ہو گی۔ نواب احمد خان نے اٹھنے  
ہوئے کہا۔ ان کے اٹھنے پر عمران، قیاقش اور آصفہ یعنیوں اٹھ کرے  
ہوئے اور نواب احمد خان ملک کر دروازے سے باہر چلے گئے۔

— ڈاکٹر عباس صاحب کیا آپ کے مبتداوں میں سے تھے۔ — عمران  
نے آصفہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

— نہیں ویسے اٹکل عباس بے حد قابل درمیں سائسدان تھے۔  
ٹویل عرب سے تک ایکر بیبا کی کسی درمیں بیمارشی میں ریسچ کرتے

"بور تو سوپر فیاچس ہو رہا ہے۔ بے چارہ شے یا الائٹنے کے چکر میں پھنس گیا ہے۔ عمران نے کہا تو آ صد اس یار پھسکی کی ہنسی ہنس پڑی۔

"عمران صاحب آپ اور فیاچس صاحب بھی سن لیں۔ میں آپ کو کسی دھوکے میں نہیں رکھتا چاہتی۔ میں تے انگلینڈ میں اپنے ایک پاکیشانی کلاس فلیور رضا ہمدانی سے شادی کر لی تھی اور ڈیڈی کو بھی اس کا عالم ہے۔ لیکن دو سال بعد رضا ہمدانی کا ایکسیڈنس ہو گیا اور وہ اس ایکسیڈنس میں ہلاک ہو گئے۔ جس کے بعد میں واپس آگئی۔ اس لئے میں یوہ ہوں اور پھر بھی ڈیڈی کی صد ہے کہ وہ میری دوبارہ شادی کرتا چاہتے ہیں۔ دورہ میں خود ابھی اپنے آپ کو اس کے لئے تیار نہیں کر سکی۔ آصفہ نے کہا۔

"نجیے بے حد خوشی ہے کہ آپ تے کھل کر بات کر دی ہے۔ بہر حال آپ بے گلریں۔ سوپر فیاچس جب ڈیڈی کو پورٹ دیں گے تو پھر آپ کی خواہش کا احترام کیا جائے گا۔" عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا شروع کر دیا جس نے اس پار بھی اسے بال بال، چایا تھا۔ دورہ اس پار شاید وہ نجاش سکتا۔ اسے محلوم تھا کہ فیاچس کی پرپورٹ ملنے پر ڈیڈی خود ہی خاموش ہو جائیں گے۔

"آپ کا بے حد شکر یہ عمران صاحب۔ آپ نے میرے ذہن سے بوجھہ ہٹا دیا ہے۔ لیکن آپ پلیز ڈیڈی سے اس پارے میں بات ۔

کریں اور پلیز انکل عبد الرحمن سے بھی میری طرف سے گزارش کر دیں کہ وہ ڈیڈی سے یہ بات نہ کریں۔ کیونکہ ڈیڈی نے مجھے خصوصی طور پر منع کیا تھا لیکن میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کو یا کسی کو بھی دھوکے میں رکھا جائے۔ آصدنے مت بھرے مجھے میں کہا۔ "آپ بے فکر ہیں آپ پر کوئی بات تھیں آتے گی۔" عمران نے کہا تو آصدنے کے پھرے پر امیریتان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ آپ چوہے مار ہم کے بارے میں بتاہی تھیں۔ عمران نے اس کا خیال بدلتے کے لئے کہا تو آصفہ چونک پڑی۔

ہاں انکل عباس نے مجھے بتایا تھا کہ زرعی فصلوں کو سب سے زیادہ نقصان زرعی اراضی میں رہتے والے چوہے بہت چاہتے ہیں۔ جنہیں ایگری ریش کہا جاتا ہے۔ گھر لو چوہوں کو تو چوہے مار گویاں کھلا کر یا ویسے ہی پکڑ کر ہلاک کیا جاسکتا ہے لیکن ایگری ریش زین کے اندر کافی گہرائی میں مل ہتا کر رہتے ہیں۔ اس نے اسیں آسانی سے ہلاک ہیں کیا جاسکتا اور پھر ان کی افرواش نسل بھی خاصی تیزی سے ہوتی ہے۔ اس نے یہ ایگری ریش فصل پر حمد کر کے اس کی یعنیوں کو کھا جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قصل بے حد کم ہوتی ہے اور موجودہ دور میں چونکہ آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اس نے خوراک اس وقت دیا کا تپر ایک سنکے بن چکی ہے اور زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے نعروہ ہی ہے کہ ایگری ریش کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ایک بیساکی ریاست میں ایک ایسا پوادا پایا جاتا ہے جسے گلیری سیڈیا کہا جاتا ہے۔ اس

کی پیداوار بے حد بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح گلگری سیڈیا کے پتوں کو  
مرغیوں کی خوراک میں شامل کر دیا جائے تو مرغیوں میں اٹھے دینے  
کی صلاحیت حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر عیاس اس پر بے  
حد خوش تھے کہ ان کی یہ ریسرچ پاکیشیا میں زندگی پیداوار کے ساتھ  
ساتھ ذیری اور پولٹری کے شعبے میں انقلاب برپا کر دے گی۔ لیکن اب  
وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ آصفہ نے تفصیل  
حیرت انگیز کامیابیاں میں اور پھر دھماں پاکیشیا آگئے تاکہ اس پر من  
ریسرچ کر کے اسے حکومت کے حوالے کریں۔ انہوں نے مجھے بتایا  
کہ انہوں نے اس نسل کے مختلف پودوں کو کر اس کر کے گلگری سے  
کے ایسے پودے پیدا کر لئے ہیں جن کی بوپت دور دور تک کام کر  
تھی۔ رات بھی وہ ذیذی کے ساتھ بھاں درجک شطرونخ کھلیتے رہے  
یکن سچ اطلاع ملی کہ رات کو انہیں اور ان کے دو طازموں کو ہلاک  
کر دیا گیا ہے۔ آصفہ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سورپر فیاں  
بھی پوچک پڑا۔

• ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب کس نے کیا ہے اور  
کیوں۔ عمران نے پوچھا۔

• اطلاع لانے والے ملازم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق سچ  
ان کی رہائش گاہ پر دودھ دینے والا آیا تو اس نے طازموں کی لاشیں  
دیکھیں۔ پھر پ لوگ اکٹھے ہو گئے تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عیاس کی  
لاش بھی ان کے کرے میں موجود ہے اور ان کی لیسیارٹری میں بھی توڑ  
پھوڑ کی گئی ہے۔ وہ اکٹھے رہتے تھے صرف دو طازموں کے ساتھ۔ ان کی

پودے سے جو بونکتی ہے وہ پتوں کو دور بھگاتی ہے۔ اس لئے  
کے کاشکار کمیتوں کے کناروں پر اس پودے کو باقاعدہ کاشت کر  
ہیں۔ لیکن یہ بولے حد تک ہوتی ہے۔ اس لئے پوچھے دور سے سرنا  
لگا کر فصل میں بخ کر اسے نقصان ہہنچانے میں کامیاب ہو جد  
ہیں۔ ہر حال اس پودے سے کسی حد تک پخت ہو جاتی ہے اور اس  
ڈاکٹر عیاس نے اس پودے گلگری سیڈیا پر مزید ریسرچ کی تو انہیں  
حیرت انگیز کامیابیاں میں اور پھر دھماں پاکیشیا آگئے تاکہ اس پر من  
ریسرچ کر کے اسے حکومت کے حوالے کریں۔ انہوں نے مجھے بتایا  
کہ انہوں نے اس نسل کے مختلف پودوں کو کر اس کر کے گلگری سے  
کے ایسے پودے پیدا کر لئے ہیں جن کی بوپت دور دور تک کام کر  
تھی۔ جس کہ زمین کی اندر روتی تہ بک بھی بخ نہ جاتی ہے اور اس بوجے  
چوہے صرف دور ہی نہیں بھاگتے بلکہ ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔ جسکے  
بوجے ہی انسانوں کو محسوس ہوتی ہے اور دھمانوں کو۔ اس کے  
ساتھ ساتھ اس محاذ میں بھی کامیاب ہو گئے کہ گلگری سیڈیا اسی  
سے خوراک اور پاتی حاصل کرنے کی بجائے اپنی خوراک ہوائے  
حاصل کرے۔ اس طرح وہ فصل کو ملنے والی خوراک میں بھی حصہ  
دار نہیں بنتے اور فصل کو پوری خوراک ملنی رہتی ہے۔ جو پے ہی  
ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پیداوار اس پودے کی وجہ سے حیرت  
انگیز طور پر بے حد بڑھ جاتی ہے۔ پھر یہ بھی کہ اگر اس کے پتوں اور  
دھماکے دینے والے جانوروں کی خوراک میں شامل کر دیا جائے تو دھماکے

یہوی بھٹے ہی فوت ہو چکی تھی اور اولاد تھی ہی تھیں۔ مجھے بس اس معلوم ہے کیونکہ آپ کی آمد کی وجہ سے میں وہاں نہیں جا سکی، اور گئے تھے۔ باقی تفصیل انہیں معلوم ہو گی۔ آصف نے جو دیا۔

”ان کی ریسرچ کا کیا ہوا۔“ عمران نے کہا۔

”ان کی عادت تھی کہ وہ اپنی ریسرچ اور اس کے نوٹس یا لیبارٹری میں موجود اپنے کمپیوٹر میں فائیڈ کر کے اس کامائیکرو ٹیکارڈ کر لیتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے ایک ماںیکرو ڈنی میں پورا فارمولہ اور ریسرچ مستخل کر دی ہے اور وہ اس فارمولے کو بننے والا تو اقوامی سٹرپ بھلے باقاعدہ رجسٹر کرائیں گے اور پھر یہ فارمولہ حکومت پاکیشیا کے حوالے کر دیں گے۔ تاکہ اس فارمولے کے مطابق گیری سٹریا کی کالٹ پورے ملک میں کراں جائے۔“ آصف نے جواب دیا۔

”انہوں نے جو شخصی پورے تیار کئے ہوں گے وہ تو موجود ہوں گے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں وہ انہیں کر اسٹگ کر کے تیار کر کے پھر اس پر ریسرچ کر کے انہیں صانع کر دیتے تھے اور ریسرچ کے نولس کمپیوٹر میں فائیڈ کر دیتے تھے۔“ آصف نے جواب دیا۔

”کیا میں ان کی لیبارٹری دیکھ سکتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”آپ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ یہ آپ کا موضوع تو نہیں۔“

”آصف نے حیران ہو کر کہا۔

”آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے مجھے اس معاملے میں بے حد ولپی پیدا ہو گئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں میں والد صاحب سے اجازت لے کر آتی ہوں۔ پھر ہم اگلے ہی ان کی رہائش گاہ پر جائیں گے۔“ آصف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر بلاد دیا۔

نے بونگ کر کیا۔  
وہ میں نے پڑھ لی ہے۔ یہ میں تفصیل سننا چاہتا ہوں۔

کرنل یون نے کہا۔  
آپ نے فون پر جو نگ مچھے یہ حکم دیا تھا کہ ڈاکٹر عباس کو ہلاک کرتے کی جاتے انہوں کر کے بہاں لا گوریا لے آتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دیا تھا کہ وہاں سب کو یہی معلوم ہو کہ ڈاکٹر عباس ہلاک ہو گیا ہے۔ اس نے میں نے بھی اپنے پلان میں جعلی کر دی۔ میں ایک بار خود اکیلا جا کر ڈاکٹر عباس سے ملا اور میں نے وہاں کے حالات کا جائزہ بھی لیا اور ڈاکٹر عباس کو بھی اچھی طرح دیکھ لیا۔ اس کے بعد آپ نے جس گروپ کی بپ دی تھی اس کے سربراہ رافت سے میں نے ملاقات کی اور اسے ڈاکٹر عباس کے قد و قاست اور جسامت کا ایک اومی قراہم کرنے کے لئے کہا۔ اس نے تین آدمی سے میں نے پاس بھگوادیتے۔ ان میں سے ایک یا انکل ڈاکٹر عباس کی عمر، قد و قاست اور جسامت کا تھا۔ اس کا نام ہارڈی تھا۔ میں نے اسے روک لیا اور پاقیوں کو واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد میں نے ہارڈی پر ڈاکٹر عباس کا پیشہ میک اپ کیا۔ ایسا میک اپ جو کسی میک اپ و اشرے والش ہے کے۔ اس کے بعد رافت اور اس کے آؤیوں کو ہارڈی کے ساتھ لے کر ہم ڈاکٹر عباس کی رہائش نگاہ پر بیٹھ گئے۔ وہ عام سا قصر تھا اور ہم وہاں اومی رات کے وقت گئے تھے۔ اس نے کسی نے ہمیں نہیں دیکھا۔ اس کے باوجود وہم نے استھانا گاڑیاں قصے کے یا ہری

کمرے کے بندوڑ والے پردہ سکھ ہوتی تو میر کے بچھے بیٹھنے ہوئے لا گوریا سیکھ سردوں کے چین کرنل یون نے بونگ کے بچھے بیٹھنے ہوئے اور میز کے کنارے پر موجود ایک ہلن پرنس کر دیا۔ دوسرے لمحے میکاںگی اندماں میں دروازہ کھلا اور جاریج اندر داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ پر مسکراہٹ تھی۔ اس نے کرنل یون کو سلام کیا۔  
”آؤ جاریج یعنیو۔“ کرنل یون نے گما تو جاریج میز کے دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

”پاس آپ نے اپنے بھٹے احکامات میں جعلی کر دی تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی؟“ جاریج نے کہا۔  
”ہاں، یہ میں بھٹے تم ہتاو کہ وہاں پا کیشیاں کیا ہے؟“ کرنل یون نے کہا۔  
”میں نے آپ کو تحریری رپورٹ دی تو ہے بس۔“ جاریج

وہاں ڈاکٹر عباس کو بھری راستے سے نکلتے کے تمام انتظامات رافت نے جیلے ہی کرادر کئے تھے۔ اس نے میں ڈاکٹر عباس کے ساتھ ساحل سمندر پر ہبھا اور پھر وہاں سے ہم بغیر کسی مزاحمت کے کافرستان بچنے لگتے۔ کافرستان سے ہم چار ٹرڈ ملیارے سے ہمسایہ ملک پالینڈ بچنے کے بعد ڈاکٹر عباس اور اس اور پالینڈ سے یانی روڈ ہمہاں آگئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عباس اور اس فارمولے کو آپ کے آدمیوں کے حوالے کر دیا گیا۔ جارج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم وہاں کوئی ایسا گلیو چھوڑ کر نہیں آئے۔ جس سے وہاں کی سرکاری ہکنسیوں کو ہمارے بارے میں علم ہو جائے۔ کرتل یون نے اٹھیتان بہرا طویل سائس لیتے ہوئے کہا۔

لیں پاس اور مجھے یقین ہے کہ بارڈی کے چہرے پر موجود سیک اپ بھی چیک نہ ہو سکے گا اور اسے ڈاکٹر عباس کچھ کروفن کر دیا جائے گا۔ اس طرح ڈاکٹر عباس کی گشادگی کا مندر بھی سامنے نہ آئے گا۔ جارج نے کہا۔

ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ میں نے پاکیشیا سے معلوم کرایا ہے کہ ڈاکٹر عباس کو دفن کر دیا گیا ہے۔ اور پوں میں نے ڈکٹی کا کسی بچھ کر کیس رجسٹر کیا ہے۔ البتہ ایک اطلائی سے مجھے تشویش ہوئی تھی جس کے نئے میں نے تمیں کال کر کے تفصیل پوچھی ہے۔ کرتل یون نے کہا۔

روک دی تھیں اور پیدل چلتے ہوئے وہاں بچنے تھے۔ اس نے ہمیں کسی نے چیک نہ کیا۔ ڈاکٹر عباس کی بہائش گاہ پر ہم نے جیلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائز کی اور پھر اندر رجا کر میں نے ڈاکٹر عباس کی یہاں رٹری کو اٹھیتان سے چیک کیا۔ کپیوٹر کی میکوری بھی چیک کی۔ جس سے مجھے معلوم ہوا کہ وہاں سے لگیری سیڑیا کافر مولا اور اس کے توٹس حاصل کرنے گے ہیں اور یہ کام فلاپی کے ذریعے ہوا ہے۔

میں نے وہاں کی تلاشی میں تو ایک خفیہ سیف میں موجود مائیکروفللائی مجھے مل گئی۔ میں نے اسے کپیوٹر کے ذریعے چیک کیا۔ وہ واقعی فارمولے کی فلاپی تھی۔ کوئی مجھے اس کی تفصیل کا تو علم = تھا میں بہر حال ہونکہ آپ نے جیلے ہی مجھے اس کی تفصیل بتا دی تھی۔ اس نے میں سمجھ گیا کہ واقعی فارمولہ کی فلاپی ہے۔ اس کے باوجود میں نے اصل ڈاکٹر عباس کو ہوش میں لا کر اس پر تشدد کر کے اس سے فارمولے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بھی اسی فلاپی کے بارے میں بتایا۔ جس کے بعد اسے دوبارہ پوچھا ہے، ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس کپیوٹر کو اور یہاں رٹری کو جیا کر دیا گیا اور ڈاکٹر عباس کے اوپر ملازوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ چھر اس بارڈی کو بھی میں نے اولیٰ بار دی اور اس کی لاش ڈاکٹر عباس کے بیٹھر دم میں ڈال کر ہم اصل ڈاکٹر عباس کو اٹھا کر بہائش گاہ سے باہر آگئے۔ پھر بیخ کسی سے نکلنے ہم قبے سے باہر موجود اپنی کاروں تک بچنے لگے اور پھر بخیر دار انگوست ہبھنے لگے۔

وہ کیا بس۔ جارج نے چونک کر کہا۔

پاکیشیا سیکرت سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران وہاں کے رئیس احمد خان کی لڑکی آصفہ کے ساتھ ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ سڑل اشیلی جنس یورود کا سپر سندھٹ فیاض بھی تھا۔ یہاں پہنچنے والے دو ٹھہر کروالیں چلے گے۔ اس اطلاع پر میں چونک پڑا تھا۔ یہاں پولیس اور سپر سندھٹ فیاض سے جو واقعہات معلوم ہوئے ہیں اس سے جو صورت حال سامنے آئی ہے اس نے مجھے مطمئن کر دیا تھا۔ اس فیاض نے بتایا ہے کہ اس رئیس احمد خان کی لڑکی آصفہ کی اس عمران سے شادی کے سلسلے میں وہ وہاں گئے تھے۔ اس عمران کے والد سڑل اشیلی جنس میں ڈاکٹر عباس کی اسیوں نے فیاض اور عمران کو اکٹھے وہاں بھیجا تھا تاکہ رئیس احمد خان اور اس کی لڑکی اس عمران سے مل لے۔ وہاں ڈاکٹر عباس کی ہلاکت کے بارے میں اپنیں علم ہوا تو وہ آصفہ کے ساتھ دیے ہی وہاں چلے گئے اور پھر کچھ دن بعد واپس رئیس احمد خان کی ہوئی گے اور وہاں سے دوسرے کا کھانا کھا کر واپس دارالعلمہ ملت چلے گے۔ کریم یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ اس عمران کو بھی میک اپ کا شک نہیں ہے اس وقت میں تو یہ سن کر پہنچا، ہو گیا تھا کیونکہ میں نے سنا ہوا پے کہ عمران بھی میک اپ کا بہت ماہر ادمی ہے۔ جارج نے کہا۔

ہاں، یہاں جو لوگ انہیں ایکری بیان کرنے گئے تھے۔ انہوں نے مجھے روپورٹ دی ہے کہ اس ساستدان اور فارمولے کو ایکری حکام

ہے۔ اس نے اسے شک نہیں پڑا ہو گا۔ کریم یون نے جواب دیا۔

یہاں یاں ہے تو آپ نے احکامات دیے تھے کہ صرف فارمولہ حاصل کرتا ہے اور ڈاکٹر عباس کو ہلاک کر دتا ہے۔ پھر آپ نے اپنائیک پلان تبدیل کر دیا اور مجھے آپ نے باقاعدہ قون کر کے وہاں پاکیشیا میں اطلاع دی تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی۔ جارج نے کہا۔

پاس ہے۔ فارمولہ ہم کافرستان کے لئے حاصل کرنا چاہیتے تھے۔ یہاں اس کا عالم کسی طرح حکومت ایکری بیان کو ہو گیا۔ حکومت ایکری بیان کے لئے بھی ایکری ریٹس بہت بڑا مسکد ہے ہوتے ہیں۔ اس نے انہوں نے ہماری حکومت پر دیا قذف الاکری یہ فارمولہ کافرستان کی بجائے انہیں دیا جائے۔ وہ اس کی کاپی خود کافرستان کو بھجوادیں گے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ اس درمی ساستدان کو بھی اخواز کر کے ان کے پاس ہو چکا یا جائے تاکہ اگر فارمولے میں کوئی گلوبو ہو تو وہ اس سے ثحیک کر اتنی جائے۔ اعلیٰ حکام نے مجھے بریف کیا تو میں نے جیس کاں کر دی۔ کریم یون نے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ اب وہ ساستدان اور فارمولہ ایکری بیان چکا ہے۔ جارج نے کہا۔

ہاں، یہاں جو لوگ انہیں ایکری بیان کرنے گئے تھے۔ انہوں نے مجھے روپورٹ دی ہے کہ اس ساستدان اور فارمولے کو ایکری حکام

امحایا۔  
 "میں" کرٹل یون نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔  
 "سرچیف سکرٹری صاحب سے بات کریں" دوسری طرف  
 سے ان کے پی اے کی مودباد آواز سنائی دی تو کرٹل یون پونک پڑا۔  
 "ہیلو" جلد لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔  
 "کرٹل یون بول رہا ہوں سر" کرٹل یون نے مودباد لجئے  
 میں کہا۔  
 "کرٹل یون میرے پاس رپورٹ بھیجی ہے کہ آپ کی سروس نے  
 ہاکیشاں میں کوئی اہم مش محل کیا ہے" چیف سکرٹری نے  
 کہا۔  
 "میں سر" کرٹل یون نے جواب دیا۔  
 "اس مشن کے بارے میں آپ کو کس نے حکم دیا تھا" سرچیف  
 سکرٹری نے قدرے سخت لچھے میں کہا۔  
 "مشریل کو اس کے چیف جناب رومنالڈ نے" کرٹل یون  
 نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 "آپ نے مجھے اس کے بارے میں رپورٹ کیوں نہیں دی۔ جبکہ  
 آپ کی سروس میرے ساتھ ہے" چیف سکرٹری کا ہجھہ اور  
 زیادہ سخت ہو گیا۔  
 "آپ بچ دن ملک تھے جناب اور جناب رومنالڈ نے مجھے کہا تھا کہ  
 اعلیٰ حکام جس میں پرائم مشریل اور پرینیٹسٹ صاحب بھی شامل ہیں

نے ریاست یانا بھجوادیا ہے۔ یانا کے ایسپورٹ پر انہیں ہمارے  
 آدمیوں سے حکام نے اپنی تحویل میں لیا اور پھر ہمارے آدمیوں کو  
 واپس بھجوادیا۔ کرٹل یون نے جواب دیا۔  
 "یانا تو ایک چھوٹی سی اور غیر اہم ریاست ہے بس۔ وہاں انہیں  
 کیوں بھچایا گیا ہے" جارج نے کہا۔  
 "میں بھی ہماری طرح اس ریاست کا سن کر حیران ہوا تھا۔ اس  
 نے اپنے بھرپور کی وجہ سے میں نے معلومات حاصل کیں تو چھپا  
 کہ یانا ریاست میں ایکریسا کا ذریعی ریسرچ سٹری اور کشاپس ہیں اور  
 پوری ریاست میں ذراعات کے سلطے میں ہی کام ہوتا ہے اور یہ سارا  
 کام حکومت ایکریسا کی زر تگرانی ہوتا ہے۔ اس نے اس چھوٹی سی  
 ریاست میں عالم سیاح تو کیا عالم ایکریسا میں بھی ہیں جاتے۔ البتہ اس  
 کا دارالحکومت یانا خاصاً آباد ہے۔ وہاں تک کاروباری افزاؤ اس نے  
 جاتے ہیں کہ وہاں ایکریسا نے ذراعات کے سلطے میں بڑے بڑے  
 ادارے بنتے ہوئے ہیں اور وہاں ملنی نیشنل کپنیوں کے بھی آفس  
 ہیں۔ جو ذراعات یا اس سے متعلق اشیا، کالائرنس پوری دیا میں کرتے  
 ہیں۔ کرٹل یون نے جواب دیا۔  
 "یہ ٹھیک سی ہے یا بھی ایکریسا نے پوچھا ہے۔ اس نے یہ (یادو) ہستہ ہے  
 کہ اس پر کام بھی نہیں ہو۔" جارج نے کہا تو کرٹل یون نے  
 اشیات میں سرطادہ اور پھر اس سے بھٹک کے مزید کوئی بات ہوتی میرے  
 پڑتے، ورنے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو کرٹل یون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

کرنل یون نے

57

سرآپ قطعی بے نکرہیں ایسا نہیں ہو گا۔

جواب دیا۔

بہر حال اب میرا حکم من لیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارا آئے تو آپ نے اس کا مقابلہ کرنے کی وجائے اس تک یہ پیغام پہنچا دیتا ہے کہ یہ کام حکومت ایکریمیا کی ایمان پر کیا گیا ہے تاکہ ان کا رخ ایکریمیا کی طرف ہو جائے۔ چیف سیکرٹری نے سخت لمحے میں کہا۔

میرا سر۔ کرنل یون نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل یون نے بھی ایک طویل ساتھ لیتے ہوئے رسیور و کہ دیا۔

کیا ہوا یا س آپ پریشان ہو گئے ہیں۔ چارچ نے کہا تو کرنل یون نے اسے چیف سیکرٹری کی یادیں بتادیں۔

یہ افسوس میں بیٹھے والے افسران ہمارے یارے میں کچھ تھیں جانتے پاس۔ اول تو انہیں اس کا علم نکل نہیں ہو گا اور اگر ہو بھی گیا تو پھر ان سے نشانہ بھی جانتے ہیں۔ چارچ نے قدرے غصلے لجئے میں کہا۔

یاں دیکھو، بہر حال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ کرنل یون نے

کہا تو چارچ ابھٹ کھڑا ہوا۔

نچے ابزارت ہے یا س چارچ نے کہا۔

ہاں۔ کرنل یون نے اشیات میں سرملاتے ہوئے کہا تو

56

نے ایک خصوصی میٹنگ میں اس کی مستکوری دی ہے۔ کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ کو معلوم ہے کہ اس مشن کے یارے میں اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھٹک بھی پڑ گئی تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ آپ چلتے ہیں اس سروس کی کارکردگی۔ جیکہ یہ مشن لاگوریا کے مقاد میں بھی نہیں تھا۔ ایکریمیا اور کافرستان کے مقاد میں تھا۔ چیف سیکرٹری نے غصلے لجئے میں کہا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہی نہیں ہو سکا اور نہ ہو سکے گا۔ میرے پریجنت نے یہ مشن اندراز میں مکمل کر دیا ہے کہ اپنے یچھے کوئی معمولی سا گلیو بھی نہیں چھوڑا۔ کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جیکہ مجھے یقین ہے کہ لوگ اس کا سروغ نکالیں گے۔ میں ان کی کارکردگی کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں ایکریمیا میں طویل عرصے تک سفیر رہا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ سروس کس اندراز میں کام کرتی ہے۔ ایکریمیا کی رینڈاہنگی کا چیف سے اگرہا دوست تھا اور وہ مجھے اس سروس کے یارے میں بتاتا رہتا تھا۔ اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا تو نتیجہ بھی نکلے گا کہ وہ ہمارے سروس پر قیامت توڑ دیں گے۔ میں کیا نصودرت تھی اس پکج میں اپنے کی۔ حکومت کافرستان جاتی یا حکومت ایکریمیا۔ چیف سیکرٹری نے تیر لجئے میں کہا۔

عمران اپنے قلیٹ میں پہنچا ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ جبکہ سلیمان مار کیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے شیلی فون کی گھصی نج اٹھی تو عمران نے باہقہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

“علی عمران ایم ایس سی - ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ ” عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر بڑے میناگی انداز میں کہا۔

“ٹانسیگر بول رہا ہوں بس۔ ” دوسری طرف سے ٹانسیگر کی آواز سنائی دی تو عمران پھونک پڑا۔ اس نے باہتھ میں پکڑے ہوئے اخبار کو سین پر رکھ دیا۔

“کوئی خاص بات۔ ” عمران نے سمجھیدہ لمحے میں کہا۔  
“باس آپ نے مجھے کورائی قبے میں ڈاکٹر عباس کی ہلاکت اور ذکری کے پارے میں انکو اتری کا حکم دیا تھا۔ ” ٹانسیگر نے کہا۔

چارچ سلام کر کے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔  
بیات تو چیف سیکرٹری صاحب کی درست ہے کہ ہم خواہ ٹوٹو  
کیوں اس بکھیرے میں پڑے گئے۔ کرنل یون نے بڑھاتے ہوئے  
کہا اور پھر میزو کی دراز کھوں کر اس نے اس میں سے شراب کی ایک  
چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل مت سے لگائی۔

ٹائیکنگ

61

- پولیس کو تو سرے سے کچھ بھی معلوم نہیں ہوا۔  
نے کہا۔  
- تواب ہمارا کیا پروگرام ہے۔ کیا اس کیس کو آگئے بڑھاؤ  
گے۔ عمران نے کہا۔  
- یاس دار ایکٹوٹ سے کورانی جاتے ہوئے جہاں سے میں روڈ  
سے سائیل روڈ نکلتی ہے وہاں ایک چھوٹی سی عمارت بیتی ہوتی ہے۔  
جس پر میں نے مزید انکوارٹی کی تو یہ بھی پڑھ لے چکا ہوا تھا  
کہ دو سیاہ رنگ کی کاریں قبے سے باہر کی رہیں اور ان میں سے پانچ افراد اتر کر  
سب سیاہ لباس بھنے ہوئے تھے قبے میں ٹپے گئے اور پھر دوپھی میں پڑھ  
افراد آئے۔ پانچوں ان میں سے ایک کے کانڈھے پر لدا ہوا تھا اور دو  
دہ کاروں میں سوار ہو کر چلے گئے۔ ٹائیکنگ نے تواب دیا۔  
- کیا معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ عمران نے کہا۔  
- جہاں کاریں کھڑی ہیں وہاں سے قرب ہی کھینتوں کے اندر  
ایک جھوپڑی میں ایک آدمی موجود تھا اور دوسرا آدمی قبے میں بے  
 والا ایک آدمی ہے۔ وہ رات کو اپنے مکان کی چھت پر ہو چکا تھا۔ یعنی  
اسے نیستہ نہ آرہی تھی۔ اس لئے وہ چھت پر ٹیکلہ ہما تھا کہ اس نے  
انہیں دیکھ دیا۔ ٹائیکنگ نے تواب دیتے ہوئے کہا۔  
= ان کا پانچوں ساتھی کیا اس تھی، ہو گیا تھا۔ یعنی وہاں رہا شکن گاہی  
تو ایسے کوئی آثار دکھانی نہیں دیتے۔ پولیس نے کیا معلوم کیا  
ہے۔ عمران نے کہا۔

60

ہاں کیا ہوا۔ کیا ڈاکوؤں کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ عمر  
نے پوچھا۔

- نہیں بس۔ ڈاکوؤں کے بارے میں تو ابھی علم نہیں ہوا۔  
البتہ یہ علم ہوا ہے کہ جس رات ڈکٹی ہوتی ہے اس رات چار سو  
پوش پیدل چلتے ہوئے کورانی قبے سے باہر جاتے دیکھے گئے ہیں۔  
میں سے ایک کے کانڈھے پر کوئی لاش یا بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا  
جس پر میں نے مزید انکوارٹی کی تو یہ بھی پڑھ لے چکا ہوا تھا کہ دو سیاہ رنگ  
کی کاریں قبے سے باہر کی رہیں اور ان میں سے پانچ افراد اتر کر  
سب سیاہ لباس بھنے ہوئے تھے قبے میں ٹپے گئے اور پھر دوپھی میں پڑھ  
افراد آئے۔ پانچوں ان میں سے ایک کے کانڈھے پر لدا ہوا تھا اور دو  
دہ کاروں میں سوار ہو کر چلے گئے۔ ٹائیکنگ نے تواب دیا۔  
- کیا معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ عمران نے کہا۔

- جہاں کاریں کھڑی ہیں وہاں سے قرب ہی کھینتوں کے اندر  
ایک جھوپڑی میں ایک آدمی موجود تھا اور دوسرا آدمی قبے میں بے  
 والا ایک آدمی ہے۔ وہ رات کو اپنے مکان کی چھت پر ہو چکا تھا۔ یعنی  
اسے نیستہ نہ آرہی تھی۔ اس لئے وہ چھت پر ٹیکلہ ہما تھا کہ اس نے  
انہیں دیکھ دیا۔ ٹائیکنگ نے تواب دیتے ہوئے کہا۔

= ان کا پانچوں ساتھی کیا اس تھی، ہو گیا تھا۔ یعنی وہاں رہا شکن گاہی  
تو ایسے کوئی آثار دکھانی نہیں دیتے۔ پولیس نے کیا معلوم کیا  
ہے۔ عمران نے کہا۔

- تم اکلیلے ہے کام کر لو گے یا میں جوانا کو وہاں بھیجنوں۔  
عمران نے کہا۔

"رافت میر ادوسٹ ہے بآس۔ اس لئے میں اس کے پیشہ آفس  
اور خقیہ راستوں سے واقف ہوں اور اسے آسانی سے تکال کر لاسکتا  
ہوں۔" نائیگر نے کہا۔

- ٹھیک ہے۔ اسے راتاہاؤس بھیجا کر مجھے ہبھاں فلیٹ پر قون کر  
 دیتا۔ اس سے پوچھے گئے میں خود کروں گا۔ عمران نے کہا۔

- میں بآس۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور  
و کھو دیا اور دوبارہ اخبار اٹھایا۔ اس نے کورانی میں تواب احمد خاں کی  
بینی آصف کے ساتھ ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر چاکر خود صورت حال  
دیکھی تھی اور پھر اس نے صرف ڈکیتی کے نقطہ نظر اور درجی  
ساتھیان کی بلاکت کو پیش نہ کر رکھتے ہوئے نائیگر کو کہر دیا تھا کہ وہ

اس سلسلے میں کام کرے اور پھر وہ واقعی اس محاملہ کو بھول گیا تھا کہ  
اب نائیگر نے اسے روپرٹ دی تھی تو اسے یہ بات یاد آئی تھی۔ لیکن  
نائیگر نے ہو کچھ بتایا تھا اس نے عمران کو چوتھا دیا تھا کیونکہ اس عام  
میں واردات میں وار انجمنوں کا کوئی بڑا ہجرا تم پیشہ گروپ ملوث نہ ہوا  
سکتا تھا۔ ابھی وہ یہ تھا انجمن کے عطا لمحے میں معروف تھا کہ اسے پیر ونی  
دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے  
والپس آیا ہو گا۔

- سلیمان۔ عمران نے اس وقت آواز دی جب وہ

جزل یتبر رافت ہے۔ وہ اس اڑتی ہوئی پری کا سٹکر پتے گرد  
خصوص نشانی کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اس سٹکر کے بارے میں  
جب مجھے معلوم ہوا تو میں وہاں سے دیدہ لائیں کل گیا اور وہاں وہ  
بھی مجھے نظر آئی ہے۔ اس کی عقیقی تی ابھی تک ٹوٹی ہوئی ہے۔ جس  
میں نے وہاں انکو اتری کرائی۔ لیکن فی الحال تو کچھ معلوم نہیں  
سکا۔ اللہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس بارے میں مزید معلوم  
حاصل کر سکوں۔ نائیگر نے کہا۔

- یہ رافت کس نائب کے کاموں میں ملوث رہتا ہے۔ - عمران  
نے کہا۔

- بآس اگر رافت یا اس کا گروپ اس واردات میں ملوث ہے آئندہ  
یہ کوئی بڑا کام ہو گا۔ کیونکہ رافت عام کام میں ہاتھ ہیں ڈالتا۔ نائب  
نے جواب دیا۔

- مجھے یہ تو معلوم ہے کہ وہ ترددی ساتھیان کسی خاص پورے  
کے بارے میں ریسچ کر رہا تھا اور اس نے اپنی ریسچ کے تقریب  
کمپیوٹر میں قید کئے تھے۔ لیکن اس کمپیوٹر کو بھی فائر نگ کر کے جیا  
دیا گیا ہے اور اگر اس میں رافت ملوث ہے جب بھی پوچھے گی، اسے  
کے سلسلے میں استایزا اقدام تو نہیں اٹھا سکتا۔ تم ایسا کرو کہ اس  
رافٹ کو انداز کر کے راتاہاؤس لے آؤ۔ اگر کچھ ہو گا تو معلوم  
جائے۔ - عمران نے کہا۔

- میں بآس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

لچے میں کہا۔  
آپ کی شادی ملے ہو گئی ہے۔ کسی بھی لمحے آپ کو مستقل طور  
پر کوئی میں شفت ہونے کا حکم مل سکتا ہے۔ سلیمان نے کہا تو

عمران نے اختیار اچھل پڑا۔  
”میری شادی ملے ہو گئی ہے۔ کیا تم نے رات کو کوئی خواب تو

ہیں دیکھایا۔“ عمران نے مت ہناتے ہوئے کہا۔  
آپ کو سورپر فیاض کے ساتھ کورانی برد کھاؤے کے لئے بھیجا گیا  
تھا۔ سلیمان نے کہا۔

”ہاں۔ مگر۔“ عمران نے کہا۔  
آپ برد کھاؤے میں پاس ہو گئے ہیں۔ اس لئے بڑے صاحب اور  
بیگم صاحب تے یاقاude رشتے ملے کر دیا ہے اور شاید آئندہ ماہ آپ کی  
شادی ہو جائے اور قاہر ہے شادی سے بڑے آپ کو مستقل کوئی میں  
شфт ہونا بڑے گا۔“ سلیمان نے کہا۔

”رشتے ملے ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ عمران نے اس  
بار حقیقی حرمت بھرے لچے میں کہا۔

”کیوں، اس میں حرمت کی کیا بات ہے۔ آپ کے ہوئے والے  
سر پہت بڑے جا گیر وار ہیں۔ بڑے صاحب کے قرعی رشتے دار بھی  
ہیں۔ ان کی الگوتی بیٹی ہی ساری جا گیر کی وارث ہے۔ پھر بڑی بیگم  
صاحب بھی انہیں بہت اچھی طرح جاتی ہیں۔ اس لئے تو انہوں نے  
آپ کے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ وہ بھی یہ رشتے

مشنگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزر رہا تھا۔

”آرہا ہوں صاحب۔“ سلیمان نے جواب دیا اور عمران کو  
گیا کہ وہ شاپنگ بیگ پکن میں رکھنے گیا ہو گا اور پھر تھوڑی در بہ  
سلیمان کمرے میں داخل ہوا۔

”جی صاحب۔“ سلیمان نے کہا۔  
”آج تم شاپنگ سے جلدی واپس آگئے ہو۔ جبکہ بیٹے تمہاری  
واپسی کی گھنٹوں بعد ہو اکرتی تھی۔“ عمران نے کہا تو سلیمان  
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اب کیا بیٹاؤں صاحب۔ بھلے مجھے دوپہر کے کھانے اور پھر رات  
کے کھانے کے سامان کی اکٹھی غریداری کرنی پڑتی تھی۔ لیکن اس  
ایسا نہیں ہے۔ اس لئے چند چیزوں لے کر واپس آگیا ہوں۔“ سلیمان  
نے بڑے سخینہ لچے میں کہا۔

”کیوں وجہ۔“ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لچے میں کہا۔  
”اس لئے کہ اب آپ نے تو کوئی شفت ہو جاتا ہے اور قاہر ہے  
تجھے بھی ساتھ جاتا پڑے گا۔“ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے  
اختیار اچھل پڑا۔

”کیوں، کیا مطلب۔“ عمران نے حیران ہو کر کہا۔  
”وجہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں آپ۔ جبکہ آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم  
ہے۔“ سلیمان نے جواب دیا۔  
”تجھے تو نہیں معلوم کیا ہوا ہے۔“ عمران نے حیرت بھرے

لے کر چکی تھی۔ آپ کو تو صرف رسم تھجاتے کے لئے وہاں بھیجا گیا تھا  
اور آپ نے بھی وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ جس طرح کی آپ  
ہٹلے کرتے رہتے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو بھی یہ رشتہ پسند آیا  
ہے۔ ایسی صورت میں حیرت کا ذرا سد کرنے کی کیا قصودت ہے۔  
سلیمان نے مت ہناتے ہوئے کہا۔

”میں ذرا سد نہیں کر رہا مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے۔ تم نے  
کہاں سے سنا ہے یہ سب یا خود اندازے سے ہی بات کر رہے ہو۔“  
 عمران نے کہا۔

”میں کل کو ٹھیک گیا تھا۔ مجھے یہی بیگم صاحب نے خود یہ خوشخبری  
سنائی تھی کہ آپ کا رشتہ طے کر دیا گیا ہے اور وہ چار روز بعد یہی بیگم  
صاحب بڑے صاحب کے ساتھ خود بھاکر باقاعدہ رشتہ طلب کریں گے  
اور پھر تاریخ بھی مقرر کر دی جائے گی۔“ سلیمان نے جواب دیا  
”کیا تم حق کہ رہے ہو۔ اماں بی بے واقعی تم سے یہ بات کی  
تمгی۔“ عمران نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”یاں۔“ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے تیکھی سے قون کا  
رسیور انھیا اور نہیں پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”سپر منڈٹ سٹرل اسٹیلی پس یور و فیاض بول رہا ہوں۔“  
دوسری طرف سے سوپر فیاض کی رعب دار آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔“ تم میرے ساتھ کو رانی گئے تھے۔ تم  
نے والی پر ڈینڈی کو روپورٹ دی تھی یا نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”دی تھی کیوں۔“ سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔  
”تم نے آصدہ کی بات روپورٹ میں ظاہر کی تھی۔ اس کی جملی<sup>شادی والی۔“</sup> عمران نے کہا۔  
”ہاں کی تھی۔“ یعنی بڑے صاحب نے کہا کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں  
ہے۔ اس کا کوئی بچہ نہیں ہے اور پھر اتنی بڑی جاگہ اور کہیں سے نہیں  
مل سکتی۔ ویسے عمران تم خوش قست آدمی ہو کہ انہوں کی جا سیداد  
تھیں مفت میں مل جائے گی۔“ فیاض نے کہا تو عمران نے بھر  
کچھ کہے کر بیٹل دیا یا اور ٹون آتے پر اس نے ایک یا ار پھر نہیں پر لیک  
کرنے شروع کر دیے۔  
”تھی صاحب۔“ رایطہ قائم ہوتے ہی ملازم احمد علی کی آواز  
ستائی دی۔  
”علی عمران بول رہا ہوں۔“ اماں بی سے سری یات کراو۔“ عمران  
نے کہا۔  
”تھی چھوٹے صاحب۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”عمران بیٹھے کیا ہوا۔“ حیرت تو ہے۔ چند لمحوں بعد دوسری  
طرف سے اماں بی کی پریشانی آواز سنائی دی۔  
”السلام و علیکم و رحمة الله و برکاتہ اماں بی آپ کسی ہیں۔“ عمران  
نے موہوبات لے چکے ہیں کہا۔  
”الله تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔“ تم نے کیوں اچانک قوں کیا ہے  
میں تو گمراگئی تھی۔“ عمران کی اماں بی نے سلام کا دعاء دینے

“یکن اماں بی میرا بھی تو حق ہے کہ اس کامیں قیصہ کروں۔”  
عمران نے جھونک میں کہ دیا۔  
کیا، کیا کہ رہے ہو۔ کیا تم ماں باپ کے فیصلے کے خلاف قیصہ  
کرو گے۔ تمہاری یہ جرأت۔ تم نے یہ بات کر کیے وی۔ اماں  
بی کا غصہ یکلٹ آخڑی درجے پر بچ گیا۔

اوہ، میرا یہ مطلب تھا اماں بی اور میں تو آپ کے اور ڈیڈی کے  
فیصلے کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ عمران نے قورآن  
یہ بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم  
تھا کہ اگر بات۔ سنبھلی تو اماں بی قیث پر آگرا سے گان سے پکڑیں گی  
اور نہیں سے جو سیاں مارتی ہوتی کورانی تواب احمد خان کی جویلی تک  
لے چائیں گی اور پھر اپنے سلے سے تکاح پڑھوا کر اور رخصتی کروا کر  
دالیں آئیں گی اور شاید واپسی میں بھی ہی سلوک کرتی ہوتی آئیں۔ وہ  
جھونک میں بات تو کر گیا تھا۔ یکن اب سنبھالنا اسے بے حد مستغل  
نکر آرہا تھا۔

تو پھر کیا مطلب تھا تمہارا۔ اماں بی کی آواز میں جلال مزید  
بڑھ گیا تھا۔

میرا مطلب تھا اماں بی کہ میں استخارہ کر لوں۔ کیونکہ بزرگان  
دین کا حکم ہے کہ ایسے سعادتات میں استخارہ کر لینا چاہیے۔ پھر جو اللہ  
تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہو۔ وہ نھیک ہے۔ عمران نے اچانک  
استخارہ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

کے بعد کہا۔

اماں بی تواب احمد خان کی بیٹی آصفہ کے بارے میں ڈیڈی نے  
آپ کو پوری تفصیل بتائی ہے یا نہیں۔ عمران نے کہا۔  
پوری تفصیل۔ کیا مطلب، ہوا اس بات کا۔ تفصیل کیسی دو پہنچی  
میری دیکھی بھالی، ہوتی ہے اور تواب صاحب نے بھی تمہیں پسند کر لیا  
ہے۔ اماں بی نے جواب دیا۔

اماں بی، آصفہ کی بھٹے سے شادی ہو چکی ہے اور اس کا تھاوند ایک  
کار حادث میں ہلاک ہو گیا تھا۔ آصفہ نے خود بتایا ہے۔ عمران  
نے کہا۔

ہاں تمہارے ڈیڈی نے مجھے بتایا ہے۔ یکن اس سے کیا ہوتا ہے  
ایسے حادثات تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اس شادی سے اس کا کوئی پچھہ  
بھی نہیں ہے اور آصفہ بے حد اچھی اور صالحی ہے اور پھر بیوہ سے  
شادی تو ہمارے دین میں سمجھی کا کام ہے۔ اماں بی نے کہا تو  
عمران کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

یکن اماں بی آصفہ نے سوپر فیض کے سامنے کہا تھا کہ وہ شادی  
نہیں کرنا چاہتی۔ عمران نے کہا۔

شریف اور نیک بھیاں ایسے ہی کہتی ہیں۔ اب کیا وہ من پھر لا کر  
تمہیں کہتی کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اماں بی نے  
فیصلے لے جئے میں کہا تو عمران کا ذہن بھک سے الگیا۔ وہ سوچ بھی نہ  
سنتا تھا کہ اماں بی اس طرح کا قیصہ بھی کر سکتی ہیں۔

بے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ عمران نے بڑے صنت بھرے لجے میں کہا۔

- مجھے معلوم ہے کہ تم نے کیا گزارش کرتی ہے اور کیوں کرتی ہے۔ بے لکر رو استخارہ تمہارے حق میں ہی ہے۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سکراتی ہوتی آواز میں جواب دیا گیا تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سائنس لیا۔

- آپ کا بے حد شکریہ شاہ صاحب۔ آپ میں کیا کیوں آپ روشن نصیح ہیں۔ عمران نے اس بار مسرت بھرے لجے میں کہا۔

- میں کیا اور میری حیثیت کیا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور یہ بھی سن لو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری آاصدے سے شادی محفوظ رہیں تھی۔ آاصدے بیٹی کی شادی کسی اور کے ساتھ مقدر کرو گئی ہے اور وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کرم سے بے حد خوش رہے گی اور اللہ تعالیٰ اسے نیک اور صالح اولاد عنایت کرے گا۔ سید پرہان شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- اماں بی آپ سے استخارہ کرائیں گی شاہ صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ استخارہ اللہ کھل جائے پھر کیا ہو گا۔ تو دوسری طرف سے شاہ صاحب بے اختیار مگر آہست سے نہ پڑے۔

- تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں غیب کا عالم جانتا ہوں جو میں نے تمیں یہ سب کچھ بتاویا ہے۔ میں نے بھی استخارہ کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اشارہ دیا گیا ہے وہ بتایا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ عام

”اوہ، اوہ ہاں نھیک ہے اللہ معاف کرے مجھے۔ میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا۔ لیکن تم خود استخارہ نہیں کر دے گے مجھے۔ میں سیر پڑھنے کے ساتھ صاحب سے بات کروں گی۔ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں۔ وہ جو کچھ بتائیں گے وہی درست ہو گا اور سنو تم بھی میرے ساتھ جاؤ گے۔ اماں بی نے کہا۔

”اماں بی کہا تو بھی جاتا ہے کہ جس کے لئے استخارہ کرتا ہو اے ساتھ نہیں لے جایا جاتا۔ اب آپ جسیے حکم دیں۔ عمران نے جان بوجھ کر گلوبر کرتے ہوئے کہا۔

- اچھا نھیک ہے۔ میں طازم یا بامزاد بخش کو ساتھ لے جاؤں گی۔ اللہ حافظ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سائنس یا حصے کسی بہت وزنی چنان کے نیچے سے بھی سالم نکل آیا ہو۔ سلیمان اس دوران واپس چاچکا تھا۔ عمران نے کریڈل دیا یا اور ثون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نہر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ اب سید پرہان شاہ صاحب کی مت کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ بات خاید ہی بن سکتے ہیں پھر بھی وہ کو شش تو بہتر حال کرتا ہی چاہتا تھا۔

”السلام و علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں عابر پرہان شاہ صاحب کو رحم کر رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سید پرہان شاہ صاحب کی احتجاجی علمکم اور شفقت بھری ترم آواز سنائی دی۔

”وعلیکم و السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں آپ کا بیٹا علی عمران دست

استخارے کے لئے آپ کو پیش کرتا۔ سلیمان نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

- جس کیسے تھے چلا۔ لاوزار کا بیٹن تو پریمڈ ن تھا۔ عمران  
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

- آپ نے شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ایسا کرتے ہوئے آپ کی  
آواز میں سرت کی جو کھنک تھی اس سے معلوم ہو گیا کہ استخارہ آپ  
کے حق میں گیا ہے۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے اختیار  
ہنس پڑا۔

- جواب تو بتا دو کہ اگر استخارہ تم سے کرایا جاتا تو پھر کیا تیجہ  
تھا۔ عمران نے چائے کا گھومنٹ لیتے ہوئے کہا۔

- نواب احمد خان کی اکلوتی بیٹی کا شوہر اور اس دی ویسی دوسری  
جاگیر کا مالک میں ہوتا اور آپ ظاہر ہے سری خوش صحبت پر صرف جل  
بھن کر کباب ہی ہو سکتے تھے۔ سلیمان نے جواب دیا اور واپس  
مرعیا تو عمران نے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو  
ومران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھا لیا۔

- علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران نے بڑے سخیہ لمحے میں  
کہا۔ کیونکہ اسے خوش تھا کہ فون اماں بی کاتھ ہو۔ ان کا کچھ تھے ن تھا  
کہ وہ اپنے ساتھ پہنچنے کا کہہ دیتی۔

- ماسکر بول رہا ہوں یاں۔ رافت راتا ہاؤں چیخ چکا ہے۔  
دوسری طرف سے ماسکر کی آواز سنائی دی۔

استخارے کی طرح مجھے طویل کارروائی نہیں کرتا بلکہ۔ وہ رحیم و کری  
ہے جس پر چاہے اپنی محاذیت فرمادے اور میں تو ویے بھی اس کا بے  
حد عاجز بندہ ہوں اور ہر لمحہ اس کی بندگی میں معروف رہنے کی  
کوشش میں لگا رہتا ہوں۔ شاہ صاحب نے جواب دیا۔

- آپ کا بے حد شکریہ شاہ صاحب۔ عمران نے ایک طویل  
سانس لیتے ہوئے کہا۔

- جس کی وجہ سے تم اپنی اماں بی کی بات مانتے پر بھی تیار نہیں ہو  
رہے تھے۔ اس کے بارے میں تو تم نے کچھ نہیں پوچھا۔ شاہ  
صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اختیار پونک پڑا۔  
کچھ گیا تھا کہ شاہ صاحب کا اشارہ جو یا کی طرف ہے۔

- وہ مجھے شاہ صاحب ڈالگتا ہے۔ اگر عمران نے رک  
رک کر کہا اور پھر خود بھی اس نے اپنی بات ادھوری تجوہ دی۔

- ذرودیادی صحابے میں نہیں ہوتا جائے عمران ہیٹھ۔ ذردا صرف  
اللہ تعالیٰ سے چاہیے۔ اس سے فائدے والے کے دل وہیں سے پانی  
 تمام ڈر در کر دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بلا رحمہ و کریم ہے۔ اچھا  
حافظ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ یہ رابطہ نہ  
ہو گیا تو عمران نے رسیور کھایی تھا کہ سلیمان چائے کی بیالی الحالت  
اندر دا خل ہوا۔

- شاہ صاحب کی وجہ سے آپ بیج گئے ہیں۔ مجھے دراصل چے نہیں  
چلا کہ ہڑی ہلکم صاحب کو استخارے کا خیال نہیں آیا ورد میں

تحوڑی در بعد وہ راتنا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔ نائیگر وہاں موجود تھا اور اس نے ماسک میک اپ کر لیا تھا۔ عمران اسے ساتھ لئے بلکہ روم میں پہنچا تو وہاں کری پر ایک بے قد اور بخاری جسم کا غیر ملکی بے ہوشی کے عالم میں راڑا میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ جو اتنا بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا۔ عمران نے اس کے سلام کا جواب دیا اور سامنے موجود کری پر بیٹھ گیا۔

“اے ہوش میں لے آؤ۔” عمران نے کہا تو نائیگر نے جیب سے ایک چھوٹی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا دھکن ہٹایا اور اسے رافت کی تاک سے لگا دیا۔ بعد لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور دھکن لگا کر اس نے شیشی دا پس جیب میں ڈال لی اور عمران کے ساتھ دوسری کری پر بیٹھ گیا۔

“یہ اصل میں کہاں کارہتے والا ہے۔” عمران نے نائیگر سے پوچھا۔

“یہ یورپی ہے ہاں۔ بس اتنا بھی سطحوم ہے۔” نائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اشیات میں سر ٹلا دیا۔ اسی لمحے جو تر ف اندر واصل ہوا اور عمران کو سلام کر کے اس کی کری کے عقب میں کھوا ہو گیا۔

تحوڑی در بعد رافت کے جسم میں حرکت کے آثار منودار ہونا شروع ہو گئے اور پھر اس نے کرہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ بعد لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں وحدتی چھالی رہی لیکن پھر آئتے

کوئی پر ایلم۔ عمران نے کہا۔

تھی تھیں۔ میں خفیہ راستے سے اس تک پہنچا اور باہر سے اس کے پیشیں آفس میں بے ہوش کر دینے والی گس فائر کر کے اے پے ہوش کیا اور پھر اسی خفیہ راستے سے اسے انھا کر ہماں لے آیا، ہوں دیاں کسی کو معلوم بھی تھیں، ہو گا کہ رافت کہاں گیا ہے۔ ویسے رافت بغیر کسی کو ہتھے اس خفیہ راستے سے آتا جاتا رہتا ہے۔ اس نے کسی کو اس کے بارے میں فکر نہ ہو گی۔ نائیگر نے جواب دیا۔

“مگر، اس کا مطلب ہے کہ تم سامنے ہیں آئے اس کے۔” عمران نے کہا۔

“لیکن یاں۔ یعنی کیا آپ اسے زندہ چھوڑ دیں گے۔” نائیگر نے چونکر کہا۔

“کیوں تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔” عمران نے کہا۔

“اس نے پاس کہ اگر آپ اسے زندہ چھوڑنا پڑتا ہے۔ تو پھر میں سرے سے اس کے سامنے نہ آؤں۔” نائیگر نے کہا۔

“کیا تم اس سے ذرتے ہو۔” عمران نے کہا۔

“نہیں یاں، یہ بات نہیں ہے۔ اس سے نہیں عامی اندر کی خیس مل جاتی ہیں۔ اس نے کہہ رہا تھا۔” نائیگر نے جواب دیا۔

“ٹھیک ہے تم ماسک میک اپ کر لو۔ میں آرہا ہوں۔” عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر دو انھا اور داریستگ روم کی طرف یوں گیا۔ پھر

کورانی میں کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ رافت نے اسی طرف سے بڑے باعتدال بچے میں بات کی تھی لیکن عمران اس کے بچے کے کھوکھلے پن کو بھیان گیا تھا۔

- اگر تم مجھے واقعی جلتے ہو رافت تو پھر تم خود بھی سمجھ سکتے ہو کہ میں صرف سنی سنائی خیر پر کارروائی نہیں کیا کرتا۔ اگر میں نے چہارے خلاف کارروائی کی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ میرے پاس چہارے خلاف شہود شہوت موجود ہیں۔ عمران نے خٹک لبچے میں کہا۔

- نہیں عمران صاحب آپ کو غلط فہمی ہوتی ہے۔ میں نے یا سب کے گروپ نے واقعی کورانی میں کوئی کام نہیں کیا۔ میں نے تو آج تک کورانی دیکھا بھی نہیں۔ رافت نے اس بار خاصے سنجھے ہونے لبچے میں کہا۔

- تھیک ہے پھر قاہر ہے جس کوئی شہوت و کھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ تم نے تو بہر حال انکار ہی کرتا ہے۔ تھیک ہے اب تم خود سب کچھ ہتاوے گے۔ جو اتنا اس کی ایک آنکھ تکال دو۔ عمران نے کری سے انہ کر عقب میں کھوئے جو اتنا سے عماطہ ہو کر سرد لبچے میں کہا۔

- لک ماسڑ۔ جو اتنا نے جواب دیا اور احتسابی جارحانہ اندوار میں آگے بڑھتے رہا۔

- میں کا کہہ رہا ہوں۔ میری بات مانو۔ میں۔ رافت نے

آہست شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشم طور پر انٹھتے کی کوشش کی۔ لیکن راذر میں جکڑا ہونے کی وجہ سے ہے اس کی کوشش ناکام ہو گئی۔

- یہ، یہ کیا مطلب۔ مم، میں کہاں ہوں۔ اس نے اسی حرمت بھرے لبچے میں کہا اور پھر وہ بے اختیار جو تک پڑا۔

- علی عمران صاحب آپ۔ اوہ، کیا مطلب۔ میں کہا ہوں۔ اس نے حرمت بھرے لبچے میں کہا۔

- کیا تم مجھے جلتے ہو رافت۔ عمران نے پوچھا۔

- آپ کو کون نہیں جانتا عمران صاحب۔ لیکن یہ میں کہاں ہوں۔ کیا میں آپ کی قید میں ہوں۔ مگر، مگر کیوں۔ میں نے تو کبھی البت کوئی کام نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ مجھے میں قید کر دیں۔ رافت نے سلسلہ یوں ہے کہا۔ وہ آپ ذہنی طور پر پوری طرح شہجہن چکا تھا۔

- چہارے گروپ نے کورانی جا کر ایک ذہنی ساتھیانی ایک جہاں کو ہلاک کیا۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ عمران نے اہتمامی سرد لبچے میں کہا تو رافت بے اختیار جو تک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں یقینت اُنہیں کے تاثرات اور آئے اور پیشانی پر بھی شکنیں ہی ابھر آئیں۔ لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

- کورانی میں نہیں عمران صاحب۔ میں نے یا میرے گروپ نے

- مم۔ مم میں بتا دتا ہوں۔ سب کچھ بتا دتا ہوں۔ میں واقعی کور اتنی عگیا تھا۔ میں گیا تھا۔ لیکن میں نے ڈاکٹر عباس کو ہلاک نہیں کیا۔ رافت نے کہا تو عمران پوچھ پڑا۔

- پھر کس نے اسے ہلاک کیا ہے۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

- اسے زندہ رکھا گیا تھا۔ جو شخص وہاں ہلاک ہوا ہے وہ میرا آدمی تھا بارڈی۔ اس پر ڈاکٹر عباس کا سیکھ اپ کر کے اسے ساتھ لے جایا گی تھا اور پھر اسے وہاں اچانک ہلاک کر دیا گیا جبکہ ڈاکٹر عباس کو بے ہوش کر کے واپس ساتھ لے آیا گیا تھا۔ رافت نے کہا تو عمران پوچھ پڑا۔

- اس کا مطلب ہے کہ جو آدمی تمہارے آدمی کے کامنے سے پرواپی کے وقت لدا ہوا تھا وہ ڈاکٹر عباس تھا۔ عمران نے کہا۔

- اور، اورہ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی سب کچھ چلتے ہو۔ مجھے بھلے ہی سمجھ لینا چلتے تھا کہ تمہارے بارے میں ویسے ہی مشہور نہیں ہے کہ تم سب کچھ جان لیتے ہو۔ اب میں تمیں سب کچھ بتا دتا ہوں۔ رافت نے کہا۔

- سب کچھ بتا دو گئے تو زندہ بھی رہ جاؤ گے۔ عمران نے کہا۔

- میں یورپی ملک لاگوریا کا رہنے والا ہوں اور طویل عرصے سے مرضیں بھی چڑکی جا سکتی ہیں۔ عمران نے اعتماد کر دتے تھے میں کہا۔ لاگوریا سکرت سروس کا چیف کریل یون میرا کلاس فلیو بھی رہا ہے

دیو، سیکل جوانا کو جاریات انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر حجج میں پکنا شروع کیا۔ لیکن اس کا فقرہ اور حورا ہی رہ گیا اور کمرہ اس کے حلق نکلے والی حجج سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بڑے سفاکاں انداز میں اس کھوی انگلی نیزے کے سے انداز میں اس کی آنکھ میں مار دی تھی اور اس نے یہ بھے ہٹ کر رافت کے بیاس سے ہی اپنی انگلی صاف کی اور یہ بھے ہٹ گی۔ رافت سلسل حجج بھی رہا تھا اور بے بسی کے عالم میں دائیں بائیں اپنا سر بھی مار رہا تھا۔

- اب اگر تمہارے حق سے حجج نکلی تو تمہاری دوسری آنکھ بھی ٹھال دی جائے گی اور تم ہمسیہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے۔ عمران نے یقین اتنا سرد لمحے میں کہا تو رافت نے بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینچ لئے۔ جیسے اس نے اب یاتی تمام ثمریب نہ کھلتے فیصلہ کر لیا ہو۔ لیکن وہ سر سلسل دائیں بائیں پر رہا تھا۔

- اب بھی اگر تمہاری یادداشت واپس نہ آئی رافت تو مجھے بھجو جوانا کو مزید حکم دننا پڑے گا۔ میں ابھی تمہارا الحاق کر دیا ہوں۔ کیونکہ اس سے پہلے مجھے تمہارے بارے میں کوئی نظر پورت نہیں ملی اور میرا وعدہ ہے کہ اگر تم سب کچھ حکیم ہتا دو تو میں تمیں زندہ پہچان دوں گا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارا گروپ صرف آنکارا ہے ورنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم پر زخم ڈال کر ان پر سماں مر جیں بھی چڑکی جا سکتی ہیں۔ عمران نے اعتماد کر دتے تھے میں کہا۔

حیاتی کافی تعداد میں موجود تھے۔ لیکن بعد میں ایک ایک کر کے میں نے اس کے حیاتی ہلاک کر دیتے۔ اب یہ ہارڈی کی بد قسمی تھی کہ اس کا قدو مقامت ڈاکٹر عباس سے ملتا تھا پہنچ جارج نے جو میک اپ کا بڑا ماہر تھا اس ہارڈی پر ڈاکٹر عباس کا میک اپ کر دیا اور پھر ہارڈی کو ساتھ لے کر ہم آدمی رات کے بعد کورانی قبے میں ہٹھے۔ کاریں ہم نے قبے سے باہر چھوڑ دیں۔ پھر ہم ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر ہٹھے۔ ہم نے ہبھلے اندر بے ہوش کر دیتے والی کس فاتر کی اور پھر اندر گئے۔ ڈاکٹر عباس اور اس کے دونوں ملازم ہیں ہوش ہو چکے تھے ہم نے ڈاکٹر عباس کو انھیا اور اسے یسپارٹری میں لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر عباس کو ہوش میں لا کر اس سے معلوم کر دیا گیا کہ اس نے وہ زرعی فارمولہ جو زرعی ہو ہوں کے خلاف مکمل کر دیا ہے کہاں ہے۔ اس نے اسے کپیوٹر کی سیکوریتی سے نکال کر ایک مائیکروفلالی میں فیٹ کر رکھا تھا اور یہ فلالی یسپارٹری کے اندر ہی ایک خفیہ سیف میں تھی۔ جارج نے سیف گھولہ اور اس میں سے فلالی نکال کر اس نے اسے کپیوٹر پر بنا قاعدہ پھیک کیا اور پھر جب اس کی حصلی ہو گئی تو اس نے ڈاکٹر عباس کو ایک بار پھر بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد ہم ہارڈی کو لے کر ڈاکٹر عباس کے بیٹے روم میں لے گئے۔ میں نے ہارڈی کو یہ بتایا تھا کہ وہ ڈاکٹر عباس کے روپ میں پھر روزہ بے گا۔ پھر واںس کے وہ ہبھان ڈاکٹر عباس کے روپ میں پھر روزہ بے گا۔ اس نے وہ مدرس تھا۔ لیکن بیٹے روم میں لے جا کر میں نے اسے سائیلنسر لگئے شین پسل سے اچانک گولی مار کر

اور میرادوست بھی ہے۔ میں جب بھی لا گوریا جاتا ہوں اس سے ضرر ملتا ہوں۔ اس نے مجھے ہبھان پا کیشا فون کیا کہ ایک زرعی سائنسدان کو ہلاک کرتا ہے اور یہ کلم اس کا چیف لیجٹ جارج کرے گا میں نے اس کی مدد کرنی ہے۔ میں نے حامی بھر لی اور پھر جارج ہبھان آگیا۔ میں نے اسے ہوٹل گرانڈ میں ممبر ایا۔ پھر جارج کو میری موجودگی میں کریں یون نے فون کر کے کہا کہ اب پلان یعنی دیا گیا ہے اور زرعی سائنسدان کو ہلاک کرنے کی بجائے انہوں کر کے کافستان کے راستے لا گوریا ہجھاتا ہے۔ زرعی سائنسدان کے بارے میں بتا دیا گی تھا کہ وہ کورانی میں رہتا ہے سچا چھے میں اور جارج ہبھان گئے اور زرعی سائنسدان ڈاکٹر عباس سے ملے وہاں جارج نے اس سے زرعی ریسچر کے بارے میں باتیں کیں اور پھر ہم واپس آگئے۔ ہم نے ہبھان کا مکمل جائزہ لے لیا تھا۔ ڈاکٹر عباس دو ملازموں کے ساتھ اکیلا رہتا تھا اور اس نے اپنی رہائش گاہ کے اندر ہی ایک پورشن میں اپنی زرعی یسپارٹری بناتی ہوئی تھی۔ اس یسپارٹری میں ہبھی ہبھی مشینیں تو ش تھیں البتہ زرعی ادویات اور شکون و فیضہ سے ہبھت سے بھرے ہوئے جا رہے تھے اور وہاں ایک بندی پر ساخت کا کپیوٹر بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر عباس نے جارج کو بتایا کہ وہ اپنی ریسچر کے نولس کپیوٹر میں قید کرتا رہتا ہے۔ ہبھر حال واپس آکر میں نے ہارڈی کو کال کیا۔ ہارڈی نے ایک بار گروپ میں بغاوت کرائے کی کوشش کی تھی میں میں نے اس لئے زندہ چھوڑ دیا کہ اس وقت گروپ میں اس کے

“اس کا حلیہ اور تدوینات کی تفصیل پتا۔ عمران نے کہا تو رافت نے تفصیل بتادی۔  
اب وہ فون تبریتاو اور اس پر کرٹل یون سے بات کر کے جو کچھ تم نے بتایا ہے اسے کتفرم کراؤ۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔  
”تم میں اسے کیا کہوں گا۔ رافت نے جو نک کر کہا۔  
”تم اسے بتاؤ کہ سنڈل اشیلی جنس یور و ڈاکٹر عباس کی ہلاکت کے پارے میں انکو اتری کر دی ہے اور اسی بات کرو کہ میں کتفرم ہو جاؤں کہ واقعی ڈاکٹر عباس کو ہلاک نہیں کیا گیا۔ عمران نے کہا۔  
”ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بات۔ رافت نے کہا۔  
”تبریتاو۔ عمران نے کہا تو رافت نے تبریتا دیا۔  
”بھائی سے لاگو ریا کار ایٹھ شیر۔ عمران نے سائیڈ پر رکے ہوئے فون کار سیور انھاتے ہوئے کہا تو رافت نے وہ بھی بتا دیا۔ عمران نے شیر پر لس کئے اور پھر آخر میں لاڈر کا بیٹھن بھی پر لس کر کے اس نے ریسور جو اتنا کی طرف بڑھا دیا۔ جو اتنا ریسور لئے رافت کے قریب گیا اور اس نے ریسور اس کے کان سے نگاہ دیا۔  
”میں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔  
”کرٹل یون میں رافت یوں رہا ہوں پاکیشیا سے۔ رافت نے قدرے بے شکرانہ لمحے میں کہا۔  
”اوہ تم، شیرست تو ہے۔ کیوں فون کیا ہے وہاں سے۔ کرٹل

ہلاک کر دیا اور جارج نے یہ بارشی کو جیاہ کر دیا۔ میرے ساتھیوں نے ڈاکٹر عباس کے دو توں ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا اور اس رہائش گاہ پر ایسی توڑ پھوڑ کر دی۔ جسے بھائی ڈاکٹر اس کے واردات کی ہو۔ پھر ہم بے ہوش ڈاکٹر عباس کو لے کر واپس دارالحکومت آگئے بیان میں نے بھلے ہی اسے صدور کے راستے کافرستان سملک کرتے کافرستان کر رکھا تھا۔ اس نے جارج ڈاکٹر عباس کو لے کر فوراً ہی کافرستان روانتہ ہو گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا مجھے تھیں محلوم۔ رافت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”کافرستان ساتھ کون گیا تھا اور اس نے جارج اور ڈاکٹر عباس کو کس کے ہوالے کیا تھا۔ عمران نے کہا۔

”میراً دی روڈی ساتھ گیا تھا۔ لیکن آگے انتظامات جارج کے اپنے تھے۔ روڈی نے واپس آگر بتایا کہ سامنے گھٹ پر ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ جارج اور ڈاکٹر عباس اس کار میں ہوار ہو کر چلے گئے اور روڈی لائچ لے کر واپس آگئے۔ رافت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کرٹل یون سے تمہارا رابطہ فون پر ہتا ہے یا کسی اور اڑیسے۔ عمران نے کہا۔

”فون پر۔ اس نے مجھے ایک حصہ صی فون شیر دیا ہوا ہے۔ میں جب بھی لاگو ریا جاتا ہوں۔ اس شیر پر فون کر دتا ہوں اور پھر ہم ملاقات کا وقت ملے کر لیتے ہیں۔ رافت نے جواب دیا۔

- ثم حیک ہے۔ میں نے اس لئے کال کی تھی کہ تم تک اطلاع  
بہر حال پہنچ جائے۔ رافت نے کہا۔

تم اشیلی جس کو چھوڑو۔ اس پا کیشیا سکرٹ سروس کی نگرانی  
کرو اور اگر سکرٹ سروس کے ارکان خفیہ ہوں تو اس علی عمران کی  
نگرانی کرو جو ان کے لئے کام کرتا ہے۔ اگر اس تک بات پہنچ تو مجھے  
بیان دتا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

میں جاتا ہوں اسے۔ ثم حیک ہے میں کرتا ہوں نگرانی۔  
raft نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کے القاظ کہ کردایتھے ختم کر  
دیا گیا تو جو اتنا نے رسیور ہٹا کر واپس کر دیا پر رکھ دیا اور واپس اپی  
جگہ پر کھدا ہو گیا۔

اوکے رافت تم نے واقعی زندہ بیتے کا سکوپ بتایا ہے۔  
عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

میری۔ رافت نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔  
جو اتنا اسے آنکر کر کے اس کی لاش کسی درانے میں بھینک  
دیتا۔ عمران نے جو اتنا سے محا طب ہو کر کہا اور تیز قدم انہما تا  
ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کرہ مشین پسل  
کی فائزگار اور رافت کے حلق سے شکنے والی چیزوں سے گونج انہما  
ناٹکر عمران کے پیچے باہر آگیا تھا۔  
تم جائیتے ہو ناٹکر۔ عمران نے اپی کار کی طرف بڑھتے  
ہوئے کہا۔

یون نے جو نک کر اور قدرے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

ڈاکٹر عیاس کی ہلاکت کے سلسلے میں سڑل اشیلی  
جس کو کس ریفر کر دیا گیا ہے۔ مجھے جب یہ اطلاع ملی تو میں نے  
سڑل اشیلی جس میں اپنے خاص آدمیوں سے معلومات حاصل کیں  
تو مجھے پہ چلا کہ سڑل اشیلی جس کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ اصل  
ڈاکٹر عیاس ہلاک ہیں، ہوا یہاں کی جگہ نقلی آدمی ہلاک ہوا ہے اور  
سڑل اشیلی جس اب ڈاکٹر عیاس کی قبر کشانی کر دا رہی ہے۔  
рафت نے کہا۔

تو پھر جس کیا پریشانی ہے۔ دوسری طرف سے اس بار  
قدرے سرد لجھے میں کہا گیا۔

اگر لاش حیک ہو گئی کہ وہ نقلی ہے تو پھر وہ زیادہ شدودہ سے کام  
شروع کر دیں گے۔ رافت نے کہا۔

اول تو میک اپ ہی حیک نہ ہو سکے گا اور اگر حیک ہو بھی  
جائے تو جسیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں تم تک کوئی نہیں پہنچ  
سکتا۔ مجھے جارج نے جو روپورٹ دی ہے اور اس سے (یا انی طور پر جو  
تفصیل معلوم ہوئی ہے اس سے بھی پہ چلتا ہے کہ) کسی قسم کا فیروز  
لپی یچھے نہیں چھوڑ کر آیا۔ اگر مظہرہ تھا تو پا کیشیا سکرٹ سروس  
سے۔ کیونکہ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ناممکن کو ممکن بتا  
لیتے ہیں۔ سڑل اشیلی جس تو روشنی میں کام کرتی ہے۔ کرتی  
ہے۔ کر عمل یون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

کرتل یون نے رسیور رکھا ہی تھا کہ پاس بڑے ہوئے اسٹرکام کی  
گھنٹی بج اٹھی اور کرتل یون نے باخوبی حاکر رسیور اٹھایا۔  
-یہ۔ کرتل یون نے کہا۔

-رہڑیوں رہا ہوں پاس مشین رومن سے۔ دوسری طرف  
سے ایک موڈیاٹ مروداٹ آواز ستائی دی۔

-کیوں کال کی ہے۔ کرتل یون نے جو نک کر کہا۔  
-پاس پاکیشا سے رافت کی کال میں نے قاعدے کے مطابق  
چلک کی ہے۔ وہ اپنے کلب سے کال نہیں کر رہا تھا۔ کیونکہ اس کے  
کلب کا نمبر ہمارے پاس موجود ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور جگہ سے یا پہلک فون بوخت سے کال کر  
رہا ہو۔ ہمارے پاس نمبر تو ہو گا جہاں سے کال کی جا رہی تھی۔“  
کرتل یون نے کہا۔

-یہ پاس۔ نائیگر نے کہا اور دوسرے کمرے کی طرف بڑھ  
گیا تاکہ اپنا میک اپ واش کر سکے۔ جبکہ عمران کار لے کر داش  
مزبل کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پھرے پر گھری سنجیدگی کے تاثرات  
نمایاں تھے۔

اوکے، کیا نہیر ہے اس عمارت کا۔ کیا نام بتایا راتا ہاؤس۔  
کر علیون نے پوچھا تو دوسری طرف سے نہیر بتا دیا گیا۔  
اور ہبھاں سے پاکیشیا کا رابطہ نہیر کیا ہے۔ میں خود فون کر جائیں۔  
کرتلیون نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نہیر بھی بتا دیا گیا۔ کرتلیون نے اسٹرکام کا رسیور رکھا اور فون کا رسیور انٹھا کر  
اس نے تیزی سے نہیر لیں کرنے شروع کر دیتے۔

“راتا ہاؤس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری اور کرختی  
سی آواز سنائی دی۔

کون بول رہا ہے۔ کرتلیون نے پوچھا۔

جو زفیروں رہا ہوں۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔  
میں ایکریکا سے بول رہا ہوں ماسٹر رونالڈ۔ یہ نہیر مجھے دیا گیا تھا  
اس کے مالک سے میں نے بات کرنی ہے۔ لیکن وہ کارڈ مجھ سے کم ہو  
گیا ہے۔ جس پر اس کے مالک کا نام تھا۔ کرتلیون نے کہا۔  
مالک کا نام راتا ہپور علی صدوقی ہے۔ دوسری طرف سے  
کہا گیا۔

اوہ، ان کا یہ نام تو تھا۔ شاید مجھ سے نہیر طانے میں کوئی غلطی  
ہو گئی ہے سوری۔ کرتلیون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند  
لحنوں تک وہ غاموش یہ تھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور انٹھایا اور ایک  
بار پھر نہیر پر لیں کرنے شروع کر دیتے۔  
“رافٹ کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانت آواز سنائی۔

لیں بس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

تو اس نہیر پر فون کر کے معلوم کر دکھاں سے فون کیا گیا۔  
اور پاکیشیا انگوائری سے معلوم کر دکھاں کہ کیا نہیر ہے اور رافٹ کے  
لکب بھی فون کر کے معلوم کر دکھاں رافٹ کھاں گیا ہوا ہے۔ اب اس  
تم نے بات کر دی دی ہے تو اسے انجام تک پہنچاوا۔ کرتلیون  
نے سخت لبجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے خود سیکٹ سروں  
کے ہیڈ کو اڑا رہا ہے تھام انتقام کرا کھا تھا اور تھام کا لس باتھا  
چکیک کی جاتی تھیں۔ پھر تقریباً اُدھے گھنٹے بعد اسٹرکام کی گھنٹی ایک پار  
پھر بخ اُنھی تو کرتلیون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

لیں۔ کرتلیون نے کہا۔

مرچرڈ بول رہا ہوں بس۔ میں نے معلومات کیا ہیں۔ رافٹ نے  
جس نہیر سے کال کی ہے۔ یہ نہیر راتا ہاؤس تاہی عمارت میں لگا ہوا ہے  
اور یہ عمارت رائٹ روڈ پر واقع ہے اور بس کال کا جواب کسی  
جو ذرف نہیں دیا ہے۔ لیکن اس کا لجہ فیر ملکی تھا پاکیشیاں نہ تھا۔ مرچرڈ  
نے کہا تو کرتلیون نے انتھا بڑھا کر پکڑا۔

رافٹ کے لکب سے معلوم کیا تم نے۔ کرتلیون نے  
پوچھا۔

لیں بس۔ رافٹ اپنے آفس میں موجود تھا۔ پھر خود ہی بچھ کسی  
کو بتائے خفری راستے سے باہر چلا گیا اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسا اس  
کی عادت میں شامل ہے۔ مرچرڈ نے جواب دیا۔

مجھے فون کر کے اطلاع دی ہے۔ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 - سیا تم پاکیشیا کے دارالحکومت کی سڑک راہبرٹ روڈ پر واقع راتا  
 پاؤں نامی عمارت کو جلتے ہو۔ جس کا مالک راتا ہسپور علی صندوقی  
 ہے۔ کرتل یون نے کہا۔  
 - تی ہاں، مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ مارٹی نے حیرت  
 بھرے لمحے میں کہا۔  
 - میں نے چیک کیا ہے۔ رافت نے آدھا گھنٹہ ہٹلے دہاں سے فون  
 کیا تھا۔ کرتل یون نے کہا۔  
 - اوه، اوه یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ عمارت تو ایک شخص علی عمران  
 کی ہے۔ اس کے دو طلاز میں میں سے ایک ایکری چیزی ہے اور  
 دوسرا افریقی چیزی ہے۔ مستقل طور پر دہاں ہے ہیں اور اس علی  
 عمران کا ساتھی ناٹکر تو یاس رافت کا اہمیتی گہرا دوست ہے۔ مارٹی  
 نے اہمیتی حیرت بھرے لمحے میں کہا تو کرتل یون نے اختیار اچھل  
 پڑا۔  
 - علی عمران۔ اوه، کیا واقعی۔ کرتل یون نے اہمیتی حیرت  
 بھرے لمحے میں کہا۔  
 - تی ہاں، ناٹکر چونکہ پاس رافت کا بے حد گہرا دوست ہے۔ اس  
 نے مجھے معلوم ہے۔ لیکن پاس دہاں کیسے جا کر آپ کو فون کر سکتے  
 ہیں۔ مارٹی نے اہمیتی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔  
 - اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کب سے غائب تھا رافت کلب

دی۔  
 - ایکری ہما سے کرتل یون بول رہا ہوں۔ رافت سے بات  
 کرائیں۔ کرتل یون نے کہا۔  
 - آپ یمنی مارٹی سے بات کر لیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا  
 اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاصو شی چھا گئی۔  
 - ہٹلے میں مارٹی بول رہا ہوں یمنی رافت کلب۔ چھد لمحوں  
 بھواں مردانہ آواز سنائی دی۔ لیکن پہلے خاص استو ش ساتھا۔  
 - کرتل یون بول رہا ہوں ایکری ہما سے۔ رافت سے بات  
 کرائیں۔ کرتل یون نے کہا۔  
 - سوری سر رافت صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ دوسری  
 طرف سے کہا گیا تو کرتل یون نے اختیار اچھل پڑا۔  
 - ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ ابھی تھوڑی در ہٹلے تو اس نے  
 نجھے فون پر بات کی ہے۔ کرتل یون نے کہا۔  
 - تھوڑی در ہٹلے۔ لیکن در ہٹلے جتاب۔ مارٹی نے چونکہ کر  
 پوچھا۔  
 - تقریباً نصف گھنٹہ ہٹلے۔ کرتل یون نے جواب دیتے  
 ہوئے کہا۔  
 - ابھی چھد مٹ ہٹلے اطلاع ملی ہے کہ ان کی لاش ایک ورنہ  
 سڑک کے گوارے پہنچی، ہوتی پولسی نے چیک کی ہے۔ پولسی  
 افسران چونکہ انہیں جلتے تھے اس نے انہوں نے ابھی چھد مٹ ہٹلے

وہ کافی در تک پیٹھا سوچتا رہا۔ اے چیف سکرٹری کی کال یاد آگئی تھی۔ پھر اس نے کافی در بعد فون کار سیور انھایا اور دو منیر میں کر دیے۔

“میں یاں۔” دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

“چیف سکرٹری صاحب سے میری بات کرو۔” کر علی یون نے کہا۔

“میں سر۔” دوسری طرف سے کہا گیا تو کر علی یون نے ر سیور کہ دیا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نکلی تھی تو اس نے ر سیور انھایا۔  
“میں۔” کر علی یون نے کہا۔

“جاب چیف سکرٹری صاحب سے بات کیجئے۔” دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھی لگک کی آواز سنائی دی۔

“سر میں کر علی یون بول رہا ہوں چیف آف سکرٹ سروس۔”  
کر علی یون نے لگک کی آواز سنتے ہی مودہ بات لجھے میں کہا۔

“میں، کیوں کال کی ہے۔” دوسری طرف سے چیف سکرٹری نے اپنے نصوص لجھے میں کہا۔

“مر جو شن سکرٹ سروس نے پاکیشی میں مکمل کیا تھا۔ اس سلسلے میں ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشی سکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اہمی خطرناک بھتث علی عمران نے اس بات کا سرانگ لگایا ہے کہ یہ شن لاگور یا سکرٹ سروس نے مکمل کیا ہے۔ کر علی

سے۔ کر علی یون نے پوچھا۔  
“ایک گھنٹہ بھلے بیک تو وہ آفس میں موجود تھے۔ پھر وہ اپنی عادتوں کے مطابق بغیر بتائے خفیہ راستے سے چلے گئے اور اب ان کی لاش کی اطلاع ملی ہے۔ مارٹی نے جواب دیا۔

“ٹھیک ہے اب اس کے لئے افسوس کے سوا کیا کیا جاسکتا ہے۔ رافت میراہ پرین دوست اور کلاس فلیور رہا ہے۔ مجھے اس کی موت دلی افسوس ہے۔ کر علی یون نے کہا اور ر سیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی شکنون سے بھری، ہوئی تھی۔ کیونکہ اب یہ بات بہر حال کنفرم ہو گئی تھی کہ رافت نے جس عمارت سے اے فون کیا تھا اس کا تھنچ پاکیشی سکرٹ سروس کے سب سے خطرناک بھتث علی عمران سے ہے اور اب رافت کی لاش کے سامنے آنے کا مطلب تھا کہ عمران سے رافت سے فون جر جر آ کر آیا ہو گا اور چونکہ اس بات چیت میں یہ بات کنفرم کردی گئی تھی کہ ڈاکٹر جیس کو ہلاک نہیں کیا گیا بلکہ انہوں کی گیا ہے اس لئے اب یہ بات بہر حال یقینی ہو گئی تھی کہ کال واقعی رافت سے جر جر آ کر آئی گئی ہے اور اب ساری صورت حال کر علی یون کو سمجھ آگئی تھی۔ عمران کو کسی طرح اس بارے میں معلوم ہو گیا ہو اور اس نے رافت کو اپنے آدمی ٹائیگر کے ذریعے جو رافت کا دوست تھا اس عمارت میں ہوا یا۔ دہاں رافت نے بھتث اس کچھ بتا دیا ہو گا اور رافت کی بات کو کنفرم کرنے کے لئے اس عمران نے یہ کال کرائی ہو گی اور پھر رافت کو ہلاک کر کے اس کی لاش پاہر پھینکنے کو ادی ہو گی۔

• کاش = مشن ہمارے اپنے ملک کا ہوتا تو پاکیشیا سکرٹ سروس  
کے نگرانے کا صحیح معنوں میں لطف آ جاتا۔ کر علی یون نے  
بڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی در بعده فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے  
رسیور انٹھایا۔

• جارج لا آن پر ہے باس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

• سر میں جارج بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد جارج کی آواز  
ٹائی دی۔

• جارج کیاں موجود ہو تم۔ کر علی یون نے کہا۔

• اپنی ریاست گاہ پر ہوں باس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

• آفس آ جاؤ چلدی۔ کر علی یون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔  
پھر اندر بیا اور گھنٹے بعد جارج اس کے آفس میں موجود تھا۔

• آپ پریشان لگ رہے ہیں باس۔ کوئی خاص بات۔ جارج نے  
کری پر چھٹھے ہوئے کہا اور جواب میں کر علی یون نے اسے رافت کے  
فون آنے سے لے کر آخر تک ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

• اور، اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سکرٹ سروس اس مشن پر کام  
کرنے کیا آئے گی۔ سو مری گتا۔ جارج نے کہا۔

• لیکن ہم تو قصوں چکر میں پھنس گئے ہیں۔ اب اس فارمولے اور  
ساتھیان سے مفاود تو ایکریکیا یا کافرستان انٹھائے گا اور لڑتے ہم وہ  
جانشی گے۔ کر علی یون نے کہا۔

• بس وہ لوگ آئیں گے تو پہر حال ہیاں ہی، پھر ہی انہیں معلوم  
رکھ دیا۔

95  
یون نے کہا۔  
اوہ ویری ہیڈ۔ جس بات کا مجھے خدشہ تھا وہی ہوا۔ وہی  
بینہ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

• سر اگر آپ اجازت دیں تو میں اس عمران کو کال کر کے خود  
دوں کے وہ ساتھیان اور اس کا فارمولہ ایکریکیا کے حوالے کر دیا گی  
ہے۔ کیونکہ پاکیشیا سکرٹ سروس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ  
اپنے نارٹ پر کام کرتی ہے۔ اس طرح وہ لاگو ریا آتے کی بجائے  
پڑاہ راست ایکریکیا بھی بھیج جائے گی۔ کر علی یون نے کہا۔

• یعنی اطلاع ایکریکیا بھی بھیج جائے گی اور وہ ہمارے لئے صرف  
یہ جانتیں گے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

• ایکریکیا کے پاس بے شمار بیضیاں ہیں جتاب اور وہ ان لوگوں  
کا مقابلہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ کر علی یون نے کہا۔

• تم کوئی بات نہ کرو۔ میں اعلیٰ حکام سے میٹک کے بعد قیصر  
کروں گا اور اگر خروردی ہوا تو میں پاکیشیا کے سکھڑی خارج سے تھوڑی  
بات کروں گا۔ چیف سکنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی  
رابطہ ختم ہو گیا تو کر علی یون نے ایک خوبی ساتھ لیتے ہوئے  
کریٹل دیا یا اور ٹون آتے پر اس نے دو نمبر لیکر کر دیے۔

• میں سر۔ پی اے کی ہو۔ وہ بات آواز سانی دی۔

• جارج سے میری بات کراو۔ کر علی یون نے کہا اور رسیور  
رکھ دیا۔

غمran وائش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کے  
جھرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔  
کیا ہوا گمراں صاحب کوئی خاص بات۔ رسمی سلام دعا کے  
بعد بلیک ترروئے کہا۔

ایک اہم سند سلمتے آیا ہے لیکن کچھ نہیں آرہا کہ اس کا کیا کیا  
جائے۔ گمراں نے کرسی پر جمعتے ہوئے اسی طرح سنجیدہ مجھے میں  
کہا۔

کیا ہوا ہے۔ بلیک ترروئے چونک کروچھا۔  
ایک زری ساستدان پے ڈاکٹر عیاس وہ ایکریہیا میں طویل  
مدت سمجھ کام کرنے کے بعد نامزد ہو کر واپس پاکیشیا آگیا اور اپنے  
آبائی علاقے کو رالی میں رہائش پذیر ہو گیا۔ اس کی بیوی بھٹے ہی قوت  
اوچکی تھی اور اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس نے وہ دو ملازوں کے

ہو سکے گا کہ ہمارے پہنچنے کے بعد کیا ہوا ہے اور ہمارا ان کے آتے ہی ہم  
ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ جارج نے کہا۔

”ہمیں میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کی ہے۔ انہوں  
نے کہا ہے کہ وہ اس بارے میں اعلیٰ حکام سے میٹنگ کر کے خود  
پاکیشیا کے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سے بات کریں گے۔ ان کا  
خیال ہے کہ انہیں ٹادیا جائے کہ فارمولہ اور ساستدان ایکریہیا کے  
حوالے کر دیے گئے ہیں تاکہ وہ لوگ ہمارا آتے کی بجائے براہ راست  
ایکریہیا چلے جائیں۔ کرتل یون نے بات کو ٹھہر کر کرتے  
ہوئے کہا تاکہ ساری بات چیف سیکرٹری پر آجائے۔

”اوہ، یہ تو ہرا ہوا ہے۔ تو ہم ان کا خاتمہ کر دیتے۔ کیا  
ضرورت تھی انہیں یہ بات بتانے کی۔ جارج نے من بتاتے  
ہوئے کہا۔

”ہمیں ہم خواہ ٹواہ فشوں پکڑ میں پھنس کر رہ چاہتے۔ چیف  
سیکرٹری صاحب کی بات درست ہے۔ بہر حال تم نے پوری طرح  
الرث رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اطلاع پر یقین د کریں اور  
ہمارا پہنچ جائیں۔ کرتل یون نے کہا۔

”ٹھیک ہے سر میں تو خود ہمی پہاہتا ہوں۔ جارج نے  
سرت بھرے لبھ میں کہا۔

”اوکے، اب تم جا سکتے ہو۔ کرتل یون نے کہا تو جارج نے  
انہوں کو سلام کیا اور مڑ کر بیج دنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کرنے کے لئے دوسرے ملکوں کے دست نگر ہو جائیں گے اور یہ بات  
تم بھی سمجھ سکتے ہو کہ جو ملک اپنی روزانہ خوراک کے لئے دوسروں کا  
دست نگر ہو جائے وہ ملک کس طرح اپنا آزادانہ وجود قائم رکھ سکتا  
ہے۔ اس صورت میں خوراک کی قیمتیں بھی ظاہر ہے بے حد بڑھ  
جائیں گی اور بڑھیں ہی رہیں گی۔ اس طرح غریب اور مستو سط طبقہ  
پس کر رہ جائے گا۔ تھیں معلوم ہے کہ رو سیاہ و فاقعی طور پر کس قدر  
ٹھاٹھور تھا۔ اس کے پاس ایم جم تو کیا ہا تیڈرو جن یہ بھی موجود تھے  
اور تقابل شمار اہمیتی خطرناک اسلخ بھی تھا اور وہ دنیا بھر میں سپر پا اور  
کہلاتا تھا۔ لیکن خوراک کی کمی کی وجہ سے اس سپر پا اور کا کیا حال ہوا۔  
پورا ملک نوٹ پھوٹ کر رہ گیا اور سپر پا اور باوجود بے شمار خوفناک  
اسلحے کے اپنا وجود قائم نہ رکھ سکا۔ اس لئے کہ ویاں تصریحیاتِ تندگی  
کی اشیاء مخفتوں ہو کر رہ گئیں کہ جس کا تصور بھی تھیں کیا جا سکتا۔ اس  
کی بینادی وجہ خوراک کی پیداوار میں کمی تھی۔ کیونکہ حکومت نے  
تام تر توجہ اسلحے کے ذمیں لگانے اور بمسایع ملکوں پر قبضہ کرنے میں لگا  
دی۔ لیکن اپنے ملک کے بیاندوں کو سکتی اور وافر خوراک مہیا  
کرنے پر توجہ نہ دی۔ اب بھی پاکستان میں بھی ہمارا ہے سہماں بھی  
خوراک کی پیداوار میں روز بروز کمی ہوتی چاہی ہے۔ کیسا نی کھادوں  
اور زراعی کیوں مار دواؤں کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ جس  
کی وجہ سے پیداوار بھی کم ہو رہی ہے اور قصل پر لاگت بھی بڑھ رہی  
ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں خوراک کی قیمتیں رو روز بڑھتی جا

ساختہ اکیلارہ ساتھا۔ اس نے ایک بڑی ریش بعنی زرعی پتوں کے خاتر  
کے لئے ایکریمیا میں پانے جانے والے ایک پودے بلکری سینیاں  
ایڈ و انس ریسراج کی اور اس میں وہ اس حد تک کامیاب ہو گیا کہ اس  
بلکری سینیاں سے صرف زرعی پتوں کا خاتر ہو سکتا ہے بلکہ  
پودے زمین میں فصل سے بھی خوراک اور پانی نہیں بلکہ ہوا سے  
پانی اور خوراک حاصل کر کے پھلتے پھولتے ہیں۔ اس کے ساختہ ساتھ  
اس پودے کو دودھ دینے والے جاتوروں کی خوراک میں شامل کرنے  
سے دودھ کی پیداوار اور اسی طرح مرغیوں کی خوراک میں شامل  
کرنے سے ان کے اتنے دینے کی صلاحیت تقابلی قیمتیں حد تک ہیں  
جاتی ہے۔ دوسرے لفکوں میں اس ریسراج سے زرعی، فربی اور  
بولٹری پیداوار میں انقلاب آ سکتا ہے۔ عمران نے سلسلہ  
یوں ہوتے ہوئے کہا تو بلکیک زرہ کے ہمراہ پر اہمیتیت کے تاثرات  
اچھے آئے تھے۔

حیرت ہے ایسی ریسراج بھی ہوتی ہے۔ بلکیک زرہ نے  
حیرت بھرے لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار بنا چلا۔  
ملک کی ترقی کے ہزاروں بچلو ہوتے ہیں بلکیک زرہ۔ جہاں  
وفاقی بینادوں کی ریسراج اہمیت رکھتی ہے۔ وہاں ملک پیداوار پر ۲۰٪ نے  
والی ریسراج بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ جناد املک بینادی طور  
زرعی ملک ہے اور اگر زراعت میں زیادہ پیداوار حاصل نہیں ہو گی آ  
ظاہر ہے ہم اپنے ملک کے کروزوں شہروں کے لئے خوراک مہیا

مفاد میں اہتمامی قائم ہے۔ بلیک زردوٹے جواب دیتے ہوئے

کہا۔ ڈاکٹر عباس بھائی اگر اپنے طور پر کام کرتا رہا ہے۔ اس نے عطاں حکومت کو اس بارے میں نہیں بتایا۔ لیکن پچھلے دونوں اس کی رہائش گاہ پر حمد ہوا اور ڈاکٹر عباس کو ہلاک کر دیا گیا اور اس کی تدریجی یمارشی اور اس میں موجود کپیوٹر کو توڑ پھوڑ دیا گیا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس نے پولیس نے اسے ذکریتی کی واردات قرار دیتے ہوئے سوائے رسمی انکوائری کے اور پچھلے کیا۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ آپ کو اس بارے میں کیسے علم ہوا۔ بلیک زردوٹے حیران ہو کر کہا۔

کورٹی میں نواب احمد خاں رہتے ہیں جو ڈیٹی کے قریبی عہدیتیں اور وہاں کے رہنے کے لیے۔ ان کی ایک بیٹی ہے آصفہ۔ ڈیٹی کے طبقے تھے کہ اس سے سیری شادی ہو جائے۔ اماں بھی رحماند تھیں۔ جتنا تھے جبکہ وہاں جاتا پڑا۔ سو پر قیاس کو بھی ڈیٹی نے ساتھ بھجوادیا تاکہ میں وہاں کوئی الٹی سیری ہر کٹ دکھانے کر سکوں۔ ہم دونوں وہاں اس روز جنپنے جس سے پہلی رات کو ڈاکٹر عباس کو ہلاک کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر عباس کے نواب احمد خاں سے خاصے گھرے تعلقات تھے۔ اس نے نواب صاحب اس کی اچانک موت کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے ان کی بیٹی آصفہ کو ڈاکٹر عباس کی اس ریسرچ کے بارے میں معلوم

رہی ہیں۔ غریب اور متوسط طبقہ پہلے سے زیادہ غرب اور غریب سے غریب تر و تباہ رہا ہے۔ اگر بھی سورج عالم قائم رہی تو تھا انکو است اس ملک کا حشر بھی رو سیاہ جیسا ہو سکتا ہے۔ پھر کوئی وفاکی انکھیار کام آئے گا اور نیبار تریاں، نائلے کے ذمیم۔ عمران نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

آپ نے واقعی سیری انکھیں کھول دی ہیں۔ ہیں نے تو اس پہلو پر کبھی غوری نہیں کیا تھا۔ بلیک زردوٹے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

خواراک کی پیداوار کی کمی میں اور اسی پھر ہوں کا دست برائیا تھا ہے۔ درجی چوپے فصل کی جزوں کو کات دیتے ہیں۔ اس وجہ سے فصل تباہ ہو جاتی ہے۔ انہیں عام دواؤں سے ہلاک بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ زمین کی گمراہی میں مل جاتا گرہتے ہیں۔ ان کی تھدا دیتی سے ڈھنیتی رہتی ہے۔ اگر ان جزو ہوں کو ہلاک کر دیا جائے تو پیداوار میں نہایاں انساں ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر عباس کی ریسرچ کی بناء پر نہ صرف ڈینے سینے پر ایگری ریٹس ہلاک و سکتے ہیں جبکہ ٹھیک سینے یا عام فصل کو ملنے والی خواراک میں بھی صدھر نہیں لیتے۔ پھر یہ پورا فصل پر ہی ہیں بلکہ ذہنی قار ملک اور پولنڈی کے شے میں بھی حیران کن انتہائی کا باعث ہوتا ہے۔ اس لالا سے یہ پورا اور اس پر ڈاکٹر عباس کی ریسرچ اہتمامی قائم ہے۔ عمران نے کہا۔

ہاں عمران صاحب اس پہلو سے دیکھا جاتے تو یہ ریسرچ ملکی

103  
کافرستان کا فارمولہ بھی حاصل کر لیا۔

کافرستان سے چلا گیا۔ اس نے ڈاکٹر عباس کا فارمولہ پر ملکی خدمت کیا۔  
جو ایک ناٹکہ دفلانی میں تھا۔ عمران نے کہا۔  
لا گوریا والوں کو اس کی اطلاع کیسے مل گئی اور پھر ہے کوئی وفا قی  
فارمولہ تو نہیں ہے کہ اس سے وہ اکلیے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو  
تم ملکوں کی بیشادی خود روت ہے۔ ڈاکٹر عباس بھی قاہر ہے اپنی اس

ریزخ کو پوری دیوار پر اپن کر دتا۔ بلیک زیر دنے کہا۔  
ہر ملک چاہتا ہے کہ ایسے فارمولے اس کو ملیں۔ اس کے دشمن  
ملکوں کو ملیں۔ تاکہ وہ خود تو زریق پیدا اور میں خود کفیل ہو جائے  
یعنی اس کے دشمن ملک کی پیغمبر اور شریعت کے اور وہ محاذی طور پر جماعت  
ہو کر ششم ہو جائے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب اب جیکہ اس بات کا تپ چل گیا ہے کہ یہ فارمولہ  
اور ڈاکٹر عباس لا گوریا ہون گئے ہیں تو پھر وہاں سے انہیں واپس بھی تو  
ایسا جا سکتا ہے۔ بلیک زیر دنے کہا۔

سہی بات تو سیری کچھ میں نہیں آرہی۔ لا گوریا یورپی ملک ہے  
اور پھر صنعتی ملک ہے۔ زراعت کا شعبہ بے حد محدود ہے اور وہاں  
زیادہ تر موسم سرو درستا ہے۔ اس لئے وہاں ایگری ریس کا مسئلہ اس  
قدرت دیدیہ نہیں ہے کہ وہ لوگ اس انداز کی کارروائی کریں۔ مسرا  
خیال ہے کہ انہوں نے یہ کارروائی یا تو ایکری بیساکے کہنے پر کی ہے یا پھر  
کافرستان کے کہنے پر۔ عمران نے کہا تو بلیک زیر دنے اختیار  
چونکہ پڑا۔

102

تحاشر جانچہ میرے پوچھتے پر اس نے مجھے مختصر طور پر یہ سب کچھ بتایا۔ پھر  
میں سور فیاض اور آحمد کے ساتھ ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر گیا۔  
یہاں میں کوئی فارمولہ تھا اور شریزخ کے نوش۔ صرف ڈاکٹر  
 Abbas اور اس کے دو ملازموں کی لاشیں موجود تھیں۔ یہاں میں  
نے جو کچھ دیکھا اس سے سیری چھٹی حس نے سائز۔ بجا دیا کہ یہ عام  
واردات نہیں ہے۔ بلکہ اس کے یچھے کوئی بڑی سازش ہے۔ لہذا اس  
نے ناسیگ کو اس کی چھان بین پر لگادیا۔ ناسیگ نے کچھ شوہد اکٹھے کئے  
اور ان شوہد کی رو سے دارالحکومت میں واقع رافت کلب کے مالک  
RAFT پر شک پڑا تو میں نے اسے راتاہاوس میں ملکوں کو پوچھ چکی تو  
پوری سازش سامنے آگئی۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
کیسی سازش عمران صاحب۔ بلیک زیر دنے کہا۔

RAFT نے یہ کام ایک یورپی ملک لا گوریا کی سکلت سروس کے  
چیف کرعلی یون کے کہنے پر کیا ہے۔ رافت بھی لا گوریا کا باشندہ ہے  
اور کرعلی یون سے اس کے گہرے تعلقات ہیں۔ لا گوریا سکلت  
سروس کا سپریمیٹ جارج جیمان رافت کے پاس ہے اور پھر یہ ساری  
کارروائی جارج نے رافت کے ساتھ مل کر کی۔ یہاں رافت سے ہو  
یا تیس معلوم ہوئی ہیں اس سے ایک اور انکشاف بھی ہوا ہے کہ  
انہوں نے ڈاکٹر عباس کو ہلاک نہیں کیا بلکہ اسے انٹوا کیا ہے اور  
ہلاک کر دیا گیا اور جارج ڈاکٹر عباس کا سیک اپ کر کے اے  
ہلاک کر دیا گیا اور جارج ڈاکٹر عباس کو ساتھ لے کر بھری رفتے سے

خواک کے سیکرٹری سے بات کریں سہاں اور بھی تو بڑے بڑے زرعی سائنسدان ہوں گے۔ بلیک زیر و نے کہا تو عمران نے اشیاء میں سر ملاتے ہوئے فون کار سیور انٹھایا اور تیر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

-پی اے ٹو سیکرٹری خارچہ۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے لیے کی آواز ستائی دی۔

-علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔ اگر جب سر سلطان صاحب اتنی ڈاکریوں کے بعد بھی سے بات کرتے پر آمادہ ہوں تو بات کراوو۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پی اے کی بے اختیار ہنسنے کی آواز ستائی دی۔

-بولڈ کریں۔ میں بات کر آتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

-سلطان بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز ستائی دی۔

-السلام و علیکم در حلت اندھہ کا۔ میں حیر فقیر پر تقسیم بندہ ہوں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) سلطان عالی مقام والاشان کی خدمت اقدس میں اہمیتی عاجزی سے سلام ہیش کرتا ہوں۔ عمران کی زبان روائی ہو گئی۔ ظاہر ہے کافی درست وہ سمجھدہ تھا اس لئے جسیے ہی موقع ملا اس کی زبان روائی ہو گئی۔

-و علیکم السلام فرمائیے جتاب سر سلطان نے بڑے سمجھدہ

-اوہ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ آپ نے ابھی بتایا ہے کہ ڈاکر عمران کو سہاں سے کافرستان لے جایا گیا ہے۔ بلیک زیر و نے کہا۔

-یعنی اب مندی ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کیا اس فارموں کے بچھے جاتا چاہیے یا نہیں۔ عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اختیار ہونک پڑا۔

-کیا مطلب، کیوں نہیں جاتا چاہیے۔ بلیک زیر و نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

-اس نے کہ لاگوریا یا ایکریہ میا یا کافرستان جو بھی ملک اس فارموں پر عمل کرے گا۔ اس کی خوبصوری دیبا کو ہو جائے گی اور پھر اس ریسیچ سے سب فائدہ الحاصل ہے۔ عمران نے کہا۔

-یعنی ہو سکتا ہے کہ اس ریسیچ شدہ پودے کے یعنی اس انداز میں ہوں کہ جب تک وہ انہیں خود سپلانی نہ کریں یہ دوسری جگہ پھر پھول ہی نہ سکیں۔ ایسی صورت میں تو قاہر ہے کہ سب کو ان کا دست نکر ہوتا پڑے گا اور بات پھر وہیں آجائے گی۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں اس کی زیادہ ضرورت ہے اور پھر یہ ریسیچ ہے بھی ہمارے ہی ملک کی۔ بلیک زیر و نے کہا۔

-چہاری بات درست ہے۔ یعنی اب اس سلسلے میں کس سے بات کی جائے۔ عمران نے کہا۔

-کسی بھی زرعی سائنسدان سے بات ہو سکتی ہے۔ آپ وزارت

ان سکرٹری صاحب سے ہمارا کچھی واسطہ ہی نہیں ہذا۔  
سرسلطان تو حرف فون رکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان سکرٹری صاحب نے پولیس بھی بھیج دینی ہے۔ عمران نے کہا اور ایک پار پھر اس نے فون کار سیور انٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیتے۔  
پی اے ٹو سکرٹری خارجہ۔ دوسری طرف سے پی اے کی آواز ساتھی دی۔

سکرٹری وزارت خارجہ صاحب اس وقت کیا کر رہے ہیں۔ کیا کوئی میٹنگ ہو رہی ہے۔ عمران نے سمجھ دی لجھے میں کہا۔  
”تھی نہیں میٹنگ تو تھیں ہو رہی۔ آفس کا کام کر رہے ہوں گے۔ پی اے نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔ شاید اسے عمران کے اس سوال کا مقصد بکھرنا آیا تھا۔

”اوکے بات کرو۔“ عمران نے کہا۔  
”سلطان بول رہا ہوں۔“ پھر کوئی بحث سرسلطان کی سرد آواز ساتھی دی۔

سرسلطان میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سکرٹری وزارت خوراک دپیڈ اوار سے بات کرنی ہے۔ اگر آپ اسیں میرے بارے میں بھی قریب دیں تاکہ وہ اپنی اہتمامی سرکاری مصروفیات میں سے بحمد اللہ تعالیٰ کریمی بات سن لیں تو میں آپ کا بے حد مشکور ہوں گا۔ عمران نے سمجھ دی لجھے میں کہا۔

سکرٹری وزارت خوراک دپیڈ اوار اس سے تمیں کیا کام پڑ گیا

لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”آپ کیا جلتے ہیں مختصری، راگ یا بھروسے تاکہ میں اس کے مطابق فرمائش کروں۔“ عمران نے کہا تو بلیک زردا ہے اختیار مسکرا دیا۔

”میں دیبا کا سب سے قاتوادی ہوں۔ میرے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے جو آپ چاہیں کہ سکتے ہیں۔“ سرسلطان آخر کہ پھٹپڑے تھے۔

”واہ پھر تو آپ سے زیادہ خوش قسمت کوئی نہیں ہو سکتا۔ آج کل تو جیسے دیکھو مصروفیت کا روتارو تا نظر آتا ہے۔ کسی کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔“ واه واه۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ جسے چاہے بخش دے۔ وہ ہمارا ایک بڑا شامِ تھلاؤ ہے چارہ بھی فرست کے رات در ملنے کی دعا میں کرتا رہتا کہ تصور جاتاں کے یہ خوار ہے۔ لیکن مرتب دم تک اس کی خواہش پوری نہ ہو گئی۔ عمران بھلا کیاں تاکہ آئے والوں میں سے تھما۔

”دو گھنٹوں کے بعد دوبارہ فون کرنا۔“ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ بٹھم ہو گیا۔

”حریت ہے سرسلطان فارغ بھی ہیں لیکن بات ستان بھی گواہ نہیں۔“ عمران نے متینتے ہوئے کہا اور سیور رکھ دیا۔

”آپ نے سرسلطان کو فون کیا ہی کیوں تھا۔ آپ کا کام تو سکرٹری وزارت خوراک نے کرنا تھا۔“ بلیک زرونے کہا۔

خورشید اعظم کا نمبر محلوم کیا اور پھر وہ نمبر لیکر کر دیا۔  
پی اے نو سیکرٹری وزارت و خوارک۔ رابطہ قائم ہوتے  
ہی ایک مردانہ آواز سناتی دی۔  
میر انعام علی عمران ہے۔ ابھی سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان  
نے سیکرٹری صاحب کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا۔ ان سے بات  
کرو۔ عمران نے سمجھیا جسے میں کہا۔  
ہولڈ کریں جتاب۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
خورشید اعظم یوں رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی  
آواز سناتی دی۔

علی عمران ایم ایکس ہی۔ ڈی ایکس ہی (اکسن) بول رہا  
ہوں۔ عمران نے کہا۔

عنی فرمائیے جتاب۔ ابھی سرسلطان نے آپ کے بارے میں مجھے  
 بتایا ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے چیف کے نائبہ خصوصی  
ہیں۔ دوسری طرف سے مذاوباء جسے میں کہا گیا۔

میں پاکیشیا کے کسی ایسے ترجمی سامنہ ایک ایسا ملک کرنا  
چاہتا ہوں جو ایگری ریس پر کام کر رہے ہوں۔ عمران نے کہا۔  
ایگری ریس۔ کیا مطلب۔ دوسری طرف سے پوچھ کر  
کہا گیا۔

اگر آپ کو صرف پاکیشیا کی زبان آتی ہے تو اس کا مطلب ہے  
کہ اسی ہوئے۔ عمران نے کہا تو سامنے پہنچا ہوا بلکہ زور دے  
کر رہا ہے۔

ہے۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لجئے میں کہا۔  
تفصیل خاصی ٹوپی ہے اور آپ کے پاس وقت نہیں  
ہے۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سرسلطان سے  
اختیار ہنس پڑے۔  
اس کا مطلب ہے کہ آپ تمہیں بھی روٹھنا آگیا ہے۔ ماشا۔ اور  
یہی تدبیلی ہے یہ تو۔ سرسلطان نے ہستے ہوئے کہا۔  
روٹھنا وہ ہے جسے امید ہوتی ہے کہ اسے منایا جائے گا اور میں کیا  
میری اوقات کیا۔ عمران نے جواب دیا تو اس بارہ سرسلطان اپنی  
عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔  
تم واقعی میری بات سے ناراض ہو گئے ہو۔ آئی ایم سوری میں  
ڈین طور پر واقعی بے حد تھا۔ سرسلطان نے جواب دیا۔  
واقعی آپ ایم باسی ہیں یعنی جس طرح آپ کا نام سلطان ہے۔  
اسی طرح مزارع کے لالا سے بھی آپ سلطان ہی داشت ہوئے ہیں۔ وہ دو  
آپ جیسا یا اختیار اور صاحب اقتدار آدمی تو ایک عام ادمی کو سوری  
کہہ ہی سکتا۔ پھر حال تفصیل بعد میں جملے آپ ان سے مسی بات  
کر دیں۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے تم ان کا نمبر میرے پی اے سے پوچھ لینا۔ میں اسکے  
چہارے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ ان کا نام خورشید اعظم ہے۔  
سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھی رابطہ شتم ہو گیا تو عمران نے  
رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی در بھداں نے سرسلطان کے پی اے سے

- ب تو سرسلطان نہیں ہو سکتے عمران صاحب۔ اس لئے ایسے  
اوگوں پر ہاتھ ہنکار کھا کریں۔ بلیک زبردنے کہا تو عمران نے  
زرب سکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع  
کر دیے۔

- پی اے نو سیکرٹری خارج۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان  
کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

- علی عمران بول رہا ہوں۔ بات کرائیں سرسلطان سے۔ عمران  
نے کہا۔

- سلطان بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز  
سنائی دی۔

- سیکرٹری خورشید اعظم صاحب تو آپ سے بھی بڑے سیکرٹری  
ہیں۔ انہوں نے میری بات سننے سے ہی اتنا کر دیا ہے۔ عمران  
نے کہا۔

- کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے تو اسے اچھی طرح جھارے بارے  
میں بڑیکر دیا تھا۔ سرسلطان نے اہمیت حیرت بھرے لجے  
میں کہا۔

- میں نے اس سے پوچھا کہ وہ پاکیشیا کے کسی ایسے ذری  
ساستدان کا نام ہتا ہے جو ایگری ریٹس یعنی ذریعی ہو ہوں پر  
تلقینات کر رہا ہو۔ لیکن بھلے تو اسے ایگری ریٹس کا مطلب بتانا پڑا  
اس کے باوجود اسے معلوم نہ تھا جس پر میں نے کہا کہ وہ کسی بھی

اختیار مسکرا دیا۔

- مطلب تو جاب مجھے معلوم ہے۔ لیکن سکرت سروس کا ذریعی  
چو ہوں سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ خورشید اعظم نے قدرے  
طنزے لجے میں کہا۔

- فی الحال تو آپ سے تعلق پیدا ہوا ہے۔ آگے دیکھو یہ سلسہ اپنے  
جا ٹلتا ہے۔ عمران نے ترکی پر ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

- سوری جاب مجھے ایسے کسی ذریعی ساستدان کا علم نہیں  
ہے۔ خورشید اعظم نے قدرے غصیلے لجے میں جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

- چلیں کسی بھی ذریعی ساستدان کا نام بتا دیں تو آپ کو پاس  
دیا جائے ورنہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو اس سے  
کرنے نااہل قرار دے دیا جائے اور آپ سزا کوں پر جو سیاں جھٹاتے آؤ  
آئیں اور اگر آپ کو پاکیشیا سکرت سروس کے چیف کے اختیارات  
علم نہ ہو تو آپ سرسلطان سے معلوم کر سکتے ہیں۔ عمران  
سرد لجے میں کہا۔

- آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔ آپ سے چہ ہو سکتا  
کریں۔ دوسری طرف سے اہمیت غصیلے لجے میں کہا گیا ہو، اس  
کے ساتھ ہی رابطہ ثابت ہو گیا۔

- یہ تو سرسلطان سے بھی بڑے سیکرٹری ہیں شاید۔ عمران  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دوس لے آنا ضروری ہے یا نہیں اور سیکرٹری رہامت آپ نے ایسا  
رکھا ہوا ہے۔ جسے کسی ذری ساتھ دان کا نام بھی نہیں معلوم۔  
عمران نے سمجھیہ لجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا یہ ب پچھے تم واقعی سمجھیہ کی سے کہ رہے ہو یا اس کے بھی  
بھی کوئی شرارت ہے۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لجھ میں  
کہا۔

میں بھلا حکومتی معاملات میں اور خصوصاً آپ سے ایجاد اتفاق کر  
سکتا ہوں اور پھر جب آپ کے چیف آف سیکرٹ سروس کی طرف سے  
مجھے معاہدہ سوچا گیا ہو اور اس میں پہنچ کرنے کا بھی امکان ہو تو پھر  
کسی شرارت۔ عمران نے جواب دیا تو پہنچ کر رواں ایک پار پھر  
آس پڑا۔

جو پچھے تم نے بتایا ہے عمران بھی۔ یہ واقعی حیران کن ہے۔  
مرے دہن میں کبھی ایسی بات نہیں آئی کہ اس انداز میں بھی ملک  
کی محیثت کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ وہی بیٹھا۔ تم کہاں سے  
بات کر رہے ہو۔ سرسلطان نے کہا۔

”دانش مژل سے۔“ عمران نے جواب دیا۔

پہنچ کر ہے میں ابھی خود تمہیں کال کرتا ہوں۔ سرسلطان  
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیدور رکھ  
دیا۔

”اب اس خورشید اعظم کی کیختی آجائے گی۔“ عمران نے

ذری ساتھ دان کا نام بتادے تو اسے پاس کر دیا جائے گا ورنہ اسے  
اس سیست کے لئے ناہل کھو لیا جائے گا تو پھر اسے سڑکوں پر جو تیار  
چھٹانا پڑیں گی۔ لیکن اس نے کسی بھی ذری ساتھ دان کا نام نہ بتایا  
اور قون ہند کر دیا۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ تمہیں بیٹھے بخانے ذری چوہوں کا خیال کیسے آگئی۔“  
سرسلطان نے اس انداز میں بنتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ بھی کھجھ گے  
ہوں کہ عمران نے صرف شرارت کی ہے۔

”پاکیشیا کی ذری پیڈ اوار میں اقامت کو روکتے اور ملک کی ذری  
معیشت کو تباہ کرنے کی باقاعدہ سازش ہو رہی ہے اور اس ساتھ  
میں یورپی ملک لاگوریا، ایکریما اور کافرستان تینوں شامل ہیں۔ ہم  
ایک ذری ساتھ دان کام کر رہے تھے۔ ہم نے ایک بیان میں پائے  
جانے والے ایک پوچھے گئی سئیما پر ایم و انس ریہرج کی۔“  
سے ملک میں رہامت کو تباہ کرنے والے ایگری ریش کوڑا صرف  
ہلاک کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کی مدد سے ہم رہی اور پولنڈی کی منحون کو  
بھی بے انداز قائدہ ہمچاکیا جا سکتا ہے۔ لیکن لاگوریا سیکرٹ سروس کے  
ایک بیکٹ نے ایک مقامی گروپ کے ساتھ مل کر اس ذری  
ساتھ دان کو اس کے فارموں لے سیت اٹوا کر لیا اور اسے کافرستان  
ہمچاک دیا گیا ہے اور اس ساتھ دان کی یہاں رہی کو تو پھو دیا گیا ہے۔  
میں اسی سلسلے میں کسی ذری ساتھ دان سے تفصیلی بات کرنا پڑا ہے  
ہوں۔ تاکہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ کیا اس فارموں لے اور ساتھ دان کو

سکراتے ہوئے کہا۔

یہ ہے تو ٹیک بات عمران صاحب کہ سیکرٹری زراعت کسی  
زرعی سائنسدان کا نام تھا جانتا ہو۔ پلیک ٹرروئے کہا۔  
سیکرٹری اپنی وزارت کا سب سے اعلیٰ مددہ دار ہوتا ہے۔ اس  
لئے یہ لوگ صرف دفتری کارروائیاں کرتے اور مراعات کی وصولی کے  
چکر میں ہی رہتے ہیں اور سرسلطان ایک لحاظ سے پاکیشیا کے چیز  
سیکرٹری ہیں۔ ان کے دم سے سارا کام چل رہا ہے۔ عمران نے  
جواب دیا اور پھر تقریباً ادھے گھنٹے بعد قون کی گھنٹی نجاعتی ہوئی۔

ایکسو۔ عمران نے رسیور انٹھا کر مخصوص لمحے میں کہا۔  
سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہو گا بھاں۔ دوسری طرف  
سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

بالکل ہو گا جاہب اگر واٹش منزل میں ہو گا تو پھر پائل خانے  
میں ہو گا۔ پیر حال ہو گا ضرور۔ عمران نے اس بار اپنے اصل یہ  
میں کہا۔

ومران بیٹے سیکرٹری زراعت کو ناالٹی کی بتا۔ پر فواری طور پر  
محظلہ کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ چارچ چار حصی مخور پر انہی کے سیکشن  
انچارج یوسف علی نے سنبھال لیا ہے۔ یوسف علی کا سیکشن زراعی  
سائنسدانوں سے ہی متعلق ہے۔ اس لئے وہ اس بارے میں خاصی  
تفصیل جانتے ہیں۔ انہیں تمہارے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔ تم اسی  
بھلے دالے فون نمبر پر اس سے بات کر سکتے ہو۔ سرسلطان نے

کہا۔  
آپ نے بڑی سخت کارروائی کر دیا ہے سرسلطان عمران  
نے کہا۔

میں تکنی مقادیر کے معاملات میں محولی سی غفلت بھی  
برداشت ہیں کر سکتا عمران بیٹے۔ اگر تم اور تمہارے ساتھی ملکی  
مقادیر کے لئے دن رات چوکناہ ہے ہیں تو پھر تم لوگوں کو بھی ایسا  
ہی ہونا پڑتا۔ سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پیر حال آپ اس بارے میں بہتر کچھ سمجھتے ہیں۔ لیکن میری  
گزارش ہے خورشید اعظم صاحب کو ہمکی سزا دی جائے ان کا واسطہ  
بھلی بار سیکرٹ سروس سے پڑا تھا۔ آپ تو جو نکل سیکرٹ سروس کے  
انصاری انتشاری ہیں۔ اس لئے آپ کی بات دوسری ہے۔ عمران  
نے کہا۔

ٹھیک ہے کچھ روز بعد اسے دارالٹک دتے کر بحال کر دیا جاتے  
گا۔ انہ حافظ۔ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھی رابطہ ختم  
ہو گیا تو عمران نے سکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور ٹون آتے پر اس  
لئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

پی اے ٹاؤ سیکرٹری زراعت۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری  
طرف سے مردانہ آواتر سنائی دی۔

علی عمران بول رہا ہوں۔ نے سیکرٹری صاحب سے بات  
کراؤ۔ عمران نے کہا۔

پھولڈ کریں جتاب۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

لیں سر میں یوسف علی بول رہا ہوں جتاب۔ چند لمحوں بعد  
دوسری طرف سے ایک اور مرد انداز آواز سناتی دی۔

میں علی عمران بول رہا ہوں یوسف علی صاحب۔ آپ کو  
سر سلطان نے میرے بارے میں بتا دیا ہو گا۔ عمران نے کہا۔

جی ہاں جتاب۔ آپ فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔  
دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ مودوبات لجئے میں کہا گیا۔

زردی چوہے جو فصلوں کو شدید نقصان ہمچاٹے ہیں۔ ان کے  
بارے میں ہمارا یا کمیشیا میں کوئی ایسا زردی سائسدان ہے۔ جس  
سے اس موضوع پر تفصیلی بات ہو سکے۔ عمران نے کہا۔

جی ایک صاحب ہیں ڈاکٹر علی طاہر زردہ دارالحکومت میں ہی رہتے  
ہیں۔ وہ ملکی توکیا ہیں الاقوامی سٹج پر بھی زردی ریہج کے لئے بے حد  
معروف ہیں اور زردی چوہوں کے سلسلے میں وہ تصویص تحقیقات  
کرتے رہتے ہیں۔ وہ ہمارا شنگل زردی انسٹیوٹ کے ڈاکٹر جعل  
بھی ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ان سے رایطہ کیجیے ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا۔

آپ اپنا ایڈریس بتا دیں۔ میں انہیں کہ بتا ہوں وہ آپ سے  
ملقات کر لیں گے۔ یوسف علی نے کہا۔

ادھ نہیں دہ سائسدان ہیں۔ اس لئے ہمارے نے قابل احراام  
ہیں۔ آپ ان کا فون نمبر اور ایڈریس مجھے بتا دیں اور ساتھ ہی میرے

بارے میں انہیں ہریق کر دیں۔ میں خود ہی ان سے مل لوں  
گا۔ عمران نے کہا۔

جی ایڈریس تو ہی ہے۔ شنگل زردی ریہج انسٹیوٹ۔  
زردی شاہ روڈ پر واقع ہے اور مشہور ائمی یوت ہے۔ فون نمبر میں بتا  
 دیتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون  
 نمبر بھی بتا دیا گیا۔

آپ ان سے بات کر لیں۔ میں دس منٹ بعد انہیں فون کر دیں  
 گا۔ عمران نے کہا۔

جی بہتر۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
 عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔  
 اگر ڈاکٹر علی طاہر زردی چوہوں کی تلفی پر کام کرتے رہے ہیں تو  
 پھر تھنا یہ اس ڈاکٹر عباس سے بھی واقف ہوں گے۔ بلکہ  
 زردوں نے کہا۔

ہاں دیکھو۔ عمران نے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے  
 ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

پی اے نو ڈاکٹر کھڑا ق ائمی یوت۔ دوسری طرف سے  
 مردات آواز سناتی دی۔

کیا ڈاکٹر کھڑا صاحب کا نام ڈاکٹر علی طاہر ہے۔ عمران نے  
 کہا۔

جی ہاں، آپ کون صاحب ہیں۔ پی اے نے پوچھ کر

119

بھی دی جا سکتی تھی۔ بہر حال اپ میں جا کر ڈاکٹر علی ظاہر سے بات کرتا ہوں۔ تاکہ فیصلہ کیا جائے کہ اس فارمولے کے بیچے جاتا چلے یا نہیں۔ عمران نے کہا اور بلیک لر و کے اشیاء میں سرپلائے پر وہ مزرا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہیر و نی در والے کی طرف رہستا چلا گیا۔

118

پوچھا۔  
“میرا نام علی عمران ہے۔” سری ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں۔ عمران نے کہا۔  
“اوہ اچھا جواب۔ ہو لڑ کریں۔” دوسری طرف سے کہا گیا۔  
“ہسلو میں ڈاکٹر علی ظاہر یوں رہا ہوں۔” چند لمحوں بعد ایک بخاری سی آواز ساتی دی۔

“میرا نام علی عمران ہے ڈاکٹر صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے آفس میں آ جاؤں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے۔” عمران نے کہا۔

“اوہ آپ۔ مجھے آپ کے پارے میں ہتھیا گیا ہے۔ آپ مجھے ایڈریس دیں میں خود حاضر ہو جاتا ہوں۔” دوسری طرف سے کہا گیا۔

آپ پریشان نہ ہوں آپ ساتھیان ہیں۔ اس نے ہمارے نے اہتمامی قابل احترام ہیں۔ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو رہا ہوں۔” عمران نے کہا۔

“تھی آپ کی سہریانی ہے۔ تشریف لے آئیں۔” دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہ کر رسیدر رکھ دیا۔

سکندر شری زراعت کی معطلی کی وجہ سے اب یہ آپ کے نام سے ی خوف کھانے لگے ہیں۔ بلیک لر و نے سکراتے ہوئے کہا۔ سرسلطان نے بھی تو یونگٹ لٹھ مار دیا ہے درست صرف وارثگ

بیان ریسرچ کرتے تھے ان کے لئے رہائشی کا لوگی وہیں موجود تھی اور  
وہ اپنی فیملیز کے ساتھ مستقل طور پر وہیں رہتے تھے اور انہیں بہاں  
دینیا کی تمام ہمیلیات ہمیاکی گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں ہر  
لطفہ یا ناجانے کی بھی اجازت تھی اور اگر انہوں نے یا ناریاست سے  
باہر جانا ہوتا تو اس کے لئے انہیں خصوصی اجازت نام حاصل کرنا  
پڑتا جاہے جو نکلے بہاں احتیاطی انہم زرعی ریسرچ کی جاتی تھی اس نے عام  
ادی کو بہاں آنے کی قطعاً اجازت نہ تھی۔ ان عمارتوں کے آخر میں  
ان سے بٹ کر ایک خاکی رنگ کی عمارت ایسی تھی جس کا گیٹ بند  
رہتا تھا اور اس گیٹ کے باہر مسلکِ محافظہ جو بسک گھنٹے اس طرح پہرا  
دیتے تھے جسے = کوئی جیل ہو۔ یہیں بہاں بھی زرعی ریسرچ ہی کی  
جاتی تھی۔ اللہ ہمیں ان زرعی ساتھیوں کو رکھا جاتا تھا جیسیں  
کسی خاص فارمولے پر ریسرچ کرنے دوسرے ملکوں سے انہوں کر کے  
لایا جاتا تھا۔ ان کی رہائش کا استحکام بھی اسی عمارت کے اندر ہی تھا۔  
ماریٹ کے اندر بھی احتیاطی سخت سکورٹی نظام موجود تھا۔ یہیں یہ تمام  
ماریٹ کے اندر بھی احتیاطی سخت سکورٹی نظام موجود تھا۔ یہیں یہ تمام  
ماریٹ کے ساتھی ساتھی ساتھی ماریٹ کے بعد اس نظام کے پارے  
آزاد رہتے تھے۔ یہیں بہاں ہمہ رہلاتے کے بعد اس نظام کے پارے  
میں بٹا دیا جاتا تھا کہ ان کی ایک ایک حرکت اور ایک ایک بات  
باقاعدہ نامیہر کی جاتی ہے۔ باہر ان کا جاتا اگر کسی وجہ سے ضروری ہوتا  
تو پھر باقاعدہ مسلکِ محافظہ ان کے ساتھ جاتے تھے۔ اس عمارت کو  
ہر اون باؤس کہا جاتا تھا۔ اس عمارت کے ایک کمرے میں کرسی ہے

ایکر بھیا کی ریاست یا ناکے بڑے شہر یا نا سے تقریباً چار سو کلو میٹر  
کے فاصلے پر وسیع و عریض علاقے کو ایک گردی کیجھ ریسرچ ایسیے کے نام  
سے پکارا جاتا تھا۔ یہ علاقہ تقریباً چالس کلو میٹر پر محیط تھا اور اسی ایسیے  
میں ایک جگہ وسیع و عریض علاقے میں باقاعدہ عمارتوں میں بھی ہوتی تھیں  
اور ان کی تعداد اسی میں کے قریب تھی اور ان عمارتوں کے اگر دو سیچہ  
عریض رقبے میں جدید ترین انداز کے کھیت تھے۔ جن کے درمیان  
فرانچیسکی سڑکیں موجود تھیں۔ ان عمارتوں میں زراعت کے تقریباً ہر  
شیعے پر ریسرچ کی جاتی تھی اور اس ریسرچ کے مطابق ہی ان کھجروں  
میں کاشت کی جاتی تھی اور پورے ایسیے کے اگر باقاعدہ اونچی چاڑی  
دیواری ہتا کر اسے مخنوٹ کیا گیا تھا۔ اس میں دانٹے کے نئے صرف  
ایک گیٹ تھا۔ جہاں باقاعدہ چیک پوسٹ ہنائی گئی تھی اور سوائے  
خاص افراو کے اور کسی کو اندر نہ دیا جاتے دیا جاتا تھا۔ جو لوگ

اپس سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر روانہ ہوئے۔ ان میں سے ایک لیے تھا اور بھاری جسم کا تھا اور اس کی عمر بھی کافی تھی۔ ڈاکٹر رابرٹ تھا۔ جبکہ دوسرا درمیانے قدر اور مناسب جسم کا آدمی تھا اور وہ ادھیز عمر تھا اور اس کا نام ڈاکٹر روتالڈ تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ڈاکٹر عباس اٹھ کھوا ہوا۔

”تشریف رکھیں ڈاکٹر عباس۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ سے ان مالات میں ملاقات ہو رہی ہے۔“ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

”شکریہ۔“ ڈاکٹر عباس نے کہا اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تو دونوں آنے والے بھی اس کے سامنے موجود کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر عباس آپ نے گلگری سینہ پر جو ایڈ دانس ریسرچ کی ہے۔

اس نے مجھے بے حد ستائش کیا ہے۔ آپ نے واقعی اہتمامی دیبات سے اس پوچھے کہ اس حد تک ہمچاپیا ہے کہ ترہی لحاظ سے اب یہ پودا دنیا کا بے قیمت پودا بن گیا ہے۔ میں نے آپ کے فارمولے کا اہتمامی تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور اس سلسلے میں چند یہاں تھیں۔ بھی کئے گئے ہیں اور آپ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا یہ فارمولہ ملکی طور پر ناکام ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر عباس بے انہیں اچھل پڑا۔

”ناکام ہے۔ یہ آپ کیا کہ رہے ہیں۔“ ڈاکٹر عباس نے

”ہوت چلتے ہوئے کہا۔“ ڈاکٹر عباس اس پوچھے میں سے جو مخصوصی یہ تھی ہے وہ

ایک بورڈ حادثی خاموش یہ شاخہ ہوا تھا۔ یہ ڈاکٹر عباس تھا۔ اسے ہمارے ایک بفتہ ہو چکا تھا اور اس ایک بختے میں اسے ہترن خوار اگر دی گئی تھی اور اسے صرف آرام کرنے کا موقع مخصوصی طور پر مہیا کی گی تھا۔ آج اسے بتایا گیا تھا کہ اس سے ملنے ریسرچ ایسی ہے کہ بڑے سائنسدان ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر روتالڈ آرہے ہیں۔ ڈاکٹر عباس ان دونوں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ دونوں ایکریجیاں اس کے ساتھ کام کرتے رہے تھے۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں اہتمامی متعدد ہو دی ہیں اور ہو دی ہونے کی وجہ سے وہ مسلمانوں سے شدید نفرت کرتے تھے۔ ڈاکٹر عباس کی بچتے بھی ان سے نہ ہوتی تھی۔ اس نے اب ان کی آمد کی خبر سن کر ڈاکٹر عباس پر حضریمان ہو گیا تھا۔ اسے بتایا گیا تھا کہ اسے پاکیشیا سے انہوں کر کے ہمارا یا گیا ہے اور ہمارا پاکیشیا میں ایک آدمی کو اس کا سیک اپ کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس نقلي ڈاکٹر عباس کو دفن بھی کر دیا گیا ہے اس نے اب پاکیشیا اور پوری دنیا کی نظر دنیا میں ڈاکٹر عباس ہرچکا ہے اس کا گلگری سینہ یا کافار مولا بھی پاکیشیا سے لے آیا گیا ہے اور اس پر مزید ریسرچ کرنے کی خرض سے اسے ہمارا بھیجا گیا ہے اور یہ دونوں سائنسدان بھی اس فارمولے کے سلسلے میں اس سے بات کرنے آ رہے ہیں۔ لیکن یہی بات اس کی پریشانی کا باعث تھی کہ اس نے تو فارمولے کو ہر لحاظ سے مکمل کر دیا تھا۔ اگر فارمولہ ان کے پاہت لگ چکا ہے تو پھر مزید بات کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے۔ ابھی وہ یہ شاخہ ہی

کرے میں جیب سی مشینی بھی موجود تھی۔ ڈاکٹر رابرٹ ایک بڑی  
شین کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔

یہ ڈاکٹر عباس بیس گلگری سینیا کے ایڈ وانس فارمولے کے  
بالن۔ انہیں تجرباتی فلمس دکھاؤ۔ ڈاکٹر رابرٹ نے مشین کے  
لئے موجود ایک نوجوان سے کہا۔

میں سرتشریف رکھیں۔ اس نوجوان نے کہا اور وہ یعنیوں  
ہاں موجود کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ نوجوان نے مشین کو آپسے کرنا  
شروع کر دیا تو سامنے دیوار پر موجود ایک بڑی سی سکرین ایک  
حصار کے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر مختلف انداؤں شمار اور ڈایا  
گرام ابھر آئے۔ وہ یعنیوں خاموش ہیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔ سکرین پر  
ہدوں شمار اور ڈایا گرام یاد پار یدل رہے تھے۔ جنہیں دیکھ کر ڈاکٹر  
عباس کے ہمراۓ پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے سجد گھوں بعد  
سکرین آف ہو گئی۔

آپ نے دیکھ دیا ڈاکٹر عباس۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

ہاں ان ڈایا گرام کے لحاظ سے تو آپ کی بات درست ہے۔ کیا  
پنجے فارمولے پڑھائیں گے تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ اصل منہ  
کیا ہے۔ ڈاکٹر عباس نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ نے جیب سے ایک  
نیکو ٹھمٹکالی اور آپریٹر کی طرف بڑھا دی۔

اسے سکرین پر لے آؤ۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

میں سر۔ اس نوجوان نے کہا اور پھر تھوڑی در بعده سکرین

چھوٹوں کو بے ہوش تو کر سکتی ہے لیکن انہیں ہلاک نہیں کر سکتا۔  
ہم نے اس سلسلے میں تجربات بھی کئے ہیں اور تجربات سے بھی یہ یاد  
ثابت ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ بوجگانی کرنے والے جانوروں  
اور مرغیوں کے لئے احتیاط خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ ان پر دوں کے  
پتوں کے ان کی خود اک میں شامل ہوتے ہی جانور اور مرغیاں ہلاک  
ہو جاتی ہیں۔ اس بارے میں بھی ہم نے ثیسٹ کے ہیں۔ جملہ  
تجیوری کے لحاظ سے آپ کا یہ فارمولہ اوقتی احتیاط شاندار ہے۔ یعنی  
عملی طور پر ایسا نہیں ہے ستم ہاں موجود احتیاط کو شش کے یہ بات نہیں  
بھیج سکے کہ ایسا کیوں ہے اور اب اس لئے آپ کے پاس آئے ہیں کہ  
آپ اس بارے میں ہماں نہیں۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا جیکہ ڈاکٹر  
روتا لٹھاموش یہ مٹھا ہوا تھا۔

یہ کیا کہ رہے ہیں آپ۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ میں نے تو باتھدہ  
ساتھ ساتھ عملی طور پر بھی اسے جانچا تھا۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں  
ہے۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔

میں درست کہہ رہا ہوں۔ اگر آپ کہیں تو آپ کو تجربات کی  
فلسیں دکھائی جائیں۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔  
ہاں دکھائیں۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔

آئیں ہمارے ساتھ۔ ڈاکٹر رابرٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور  
پھر وہ ان دونوں کے ساتھ اس کمرے سے نکل کر ایک ہال نما کمرے  
میں پہنچا۔ ہاں دیوار پر مختلف سائزوں کی سکرینیں موجود تھیں۔

ڈاکٹر رابرٹ نے

وائے جانور اور مرغیاں بلाक ہو جاتی ہیں۔

کہا۔ ڈاکٹر رابرٹ ہم خود بھی تو اس پر مزید کام کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عباس کو مزید تکلیف کیوں دی جائے۔ ڈاکٹر ونالڈ نے پہلی بار زبان کھوئے ہوئے کہا۔

ہمیں ڈاکٹر ونالڈ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے اور اپنے طور پر مختلف تجربات بھی کئے ہیں۔ لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ لیکن مجھے پہنچ ہے کہ ڈاکٹر عباس اس میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ ان کا دین اس محلے میں واقعی بے حد ایڈوانس ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ نے بواب دیا۔

آپ کا شکریہ ڈاکٹر رابرٹ کہ آپ میرے بارے میں ایسی رائے کھتے ہیں۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔

آپ واقعی ایسا نبی قابل ساتھیان ہیں ڈاکٹر عباس۔ آئیے مزید ہاتھیں آپ کے کمرے میں ہوں گی۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا اور اٹھ کر کھرا ہوا تو اس کے انہیں ہی ڈاکٹر عباس اور ڈاکٹر ونالڈ بھی اٹھ کر کھوئے ہو گئے اور تمہاری در بحدود دوبارہ اسی کمرے میں آگئے۔

ڈاکٹر عباس اب بہتر ہے کہ کھل کر باتیں ہو جائیں۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کسی باتیں۔ ڈاکٹر عباس نے جو نک کر پوچھا۔  
بھلی بات تو یہ کہ حکومت ایکریہا آپ کے فارمولے میں ایسا فی

دوبارہ ایک جھما کے سے روشن ہوئی اور اس پر جھلے کی طرح اخدا اور شمار اور ڈایا گرام نظر آنے لگے۔ ڈاکٹر عباس کی نظریں سکرین پر جسمی چکپی گئی تھیں۔ پھر ایک ڈایا گرام کے سامنے آتے ہی ڈاکٹر عباس پر اختیار ہو نک پڑا۔

اے مل کرو۔ ڈاکٹر عباس نے کہا تو آپ شر نے ایجاد سے سلا دیا۔ پھر ڈایا گرام سکرین پر ساکت ہو گیا اور ڈاکٹر عباس کافی نغمہ عور سے اسے دیکھا رہا پھر اس نے بے اختیار ایک موبائل سائنس یاد نہیں کی ہے بند کر دو۔ ڈاکٹر عباس نے کہا تو آپ شر نے سکرین آف کر دی اور پھر اس نے مائیکروفلم کال کر ڈاکٹر رابرٹ کے دے دی۔ جو اس نے واپس اپنی جیب میں ڈال لی۔

ہاں اب باتیں ڈاکٹر عباس کی یہ سب کیا ہے اور اسے کی درست کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ مجھے سے تجربات کے دوران غلطی ہو گئی ہے۔ مگری سینڈیا کی کراسنگ میں تے والٹور و فاکے ساتھ کی تھی اور شاید اس میں کوئی گزوں ہو گئی ہے۔ لہذا اب مجھے تے سرتے سے اس پر کام کرنا پڑے گا۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔

میرا بھی ہی چیال تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی میری طرح درست شیئے پر بیٹھتے ہیں۔ مگری سینڈیا اور والٹور و فاکی کی کراسنگ میں واقعی گزوں ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے الٹ رنگ لکل رہے ہیں۔ جو ہے بلکہ ہونے کی بجائے بے ہوش ہو جاتے ہیں اور جگائی کرنے

آپ نے واقعی داشتمانات فیصلہ کیا ہے ڈاکٹر عباس۔ اب ہمیں  
امارت دیں۔ = آپ کا فارمولہ اور آپ کے لئے ہال تبریارہ بیڑو کر  
دیا گیا ہے۔ اب آپ سے اکثر ملاقات ہوتی رہے گی۔ ڈاکٹر  
راہرث نے فارمولہ انکال کر ڈاکٹر عباس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور  
پورہ انہ کر کھوا ہو گیا۔

شکر یہ ڈاکٹر راہرث۔ ڈاکٹر عباس نے کہا تو وہ دونوں مرکز کر  
کرے سے باہر چلے گئے تو ڈاکٹر عباس دوبارہ کری پر بیٹھ گئے۔ وہی  
وہ بھی گیا تھا کہ غلطی کہاں ہوتی ہے۔ اس نے کرائیک کا جو ڈایا  
گرام بنایا تھا۔ پتیادی غلطی اسی میں تھی۔ اس نے غلطی سے اس میں  
کرائیک طاقت لو زیادہ کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے اگے جا کر فارمولہ  
مکمل طور پر ناکام ہو گیا تھا جو کہ تمام تجربات اس نے خود کئے ہوئے  
تھے اس نے اسے قوراً اصل بات کا علم ہو گیا تھا۔ اب اگر وہ چاہتا تو  
اس ڈایا گرام کو درست کر کے اسی فارمولے کو درست کر سکتا تھا۔  
یعنی اسے مخلوم تھا کہ فارمولہ درست ہوتے ہی ان لوگوں نے اسے  
ہلاک کر دیا ہے۔ کیونکہ اسے فارمولے سمیت پاکیشیا سے اعوانا اس  
لئے نہیں کرایا گیا تھا کہ وہ اسے اس کے نام سے رجسٹر کرائیں اور  
اسے پوری دیسا کا، ہمیں وہ نہیں۔ لامحال اسے ہلاک کر دیتے کے بعد  
فارمولہ ڈاکٹر راہرث کے نام رجسٹر کرایا جائے گا اور حکومت ایکریسا  
اس کی مالک ہو گی۔ یہ تو ڈاکٹر عباس کی خوش قسمت تھی کہ فارمولے  
میں نداونیت طور پر اس سے غلطی ہو گئی تھی جس کا اور اگ اسے نہ ہوا

وٹپی لے رہی ہے اور اسے زراحت کے لئے اہمیت تک میک فال تراوی  
گیا ہے۔ اس سے پیداوار میں دو گنا اضافہ ہو جائے گا اور حکومت  
ایکریسا کا فیصلہ ہے کہ اگر آپ کا یہ فارمولہ عملی طور پر کامیاب ہو گی  
تو آپ کے نام پر اسے رجسٹر کرایا جائے گا۔ اس طرح آپ پوری دنیا  
کے ہر دین جاتیں گے۔ یعنی قانون اور اصول کے مطابق آپ کو  
سارا کام اسی براؤن ہاؤس میں ہی کرنا ہو گا اور یہ بھی سن لیں کہ اگر  
آپ اس میں کامیاب ہو سکے تو پھر آپ کو گولی بھی ماری جا سکتی۔  
اور اس کے آپ کو صرف چھ ماہ دینے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔  
جیاں آپ کو ہر ہولت ہیا ہو گی یعنی آپ ہمیں سے باہر نہ جا سکیں  
گے۔ البتہ گیری سینڈیا کا تجرباتی فارم یاہر ہو گا۔ جیاں آپ کو کام  
کے ساتھ جا سکتے ہیں۔ اب آپ ہمیں کیا آپ واقعی اس پر کام کرنے  
کے لئے میاہیں۔ ڈاکٹر راہرث نے کہا۔

ہاں میں نے تو بھی ہی کہ دیا ہے کہ میں کام کرنے کے لئے یہ  
ہوں۔ یعنی مجھ پر پاندیاں کیوں نکالنی جا رہی ہیں۔ ڈاکٹر عباس  
نے کہا۔

اس نے کہ آپ کو پاکیشیا سے پراسرار حالات جی میں جیاں اکیا گی  
ہے اور ہمیں کا اصول ہی ہے۔ ڈاکٹر راہرث نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ دیبا کے لئے تو میں مر جکا ہوں۔ وہی سب اور  
میں کوئی نہیں ہے۔ اس نے جب گھے ہمیں تمام ہویات میں بھی  
ہیں تو میں ضرور کام کروں گا۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔

- کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا ڈاکٹر علی طاہر سے ملاقات تھیں  
ہوتی۔ یہ لیکن تیرو نے عمران کی جلد و اپسی پر حرمت بھرے لئے  
میں کہا۔

- تھیں ملاقات تو ہوتی ہے۔ - یہ میں خاصی محصر رہی ہے۔ - کیونکہ  
ڈاکٹر علی طاہر تو ڈاکٹر عباس کا نام تک جلتے تھے اور انگریز سینما  
کے بارے میں بھی ان کی معلومات خاصی محدود تھیں۔ انہیں صرف  
اسا معلوم تھا کہ ایک بھی ریاست میکسکو میں یہ پوادخورد اندوز میں  
پایا جاتا ہے اور اس سے لفڑی والی بو سے ذریعی چوہے قصلوں سے دوڑ  
بچاگ جاتے ہیں۔ البتہ ایک بات ہوتی ہے معلوم ان سے کہ لاگوریا  
ایسا محل ہے جہاں تری چوہے زراعت کا کوئی مذاہکرہ نہیں ہے اور  
لاگوریا بنسیاوی طور پر زریعی محل بھی نہیں ہے۔ وہاں اہم ترین  
پیداوار صنعتی ہے اور صنعتی پیداوار کو برآمد کر کے وہ کثیر زر مباولہ

تما اور اس طرح فارمولہ تجرباتی طور پر ناکام ہو گیا تھا۔ وہ اسے بخیر  
کچھ بتائے ہلاؤ کر دیتے اور اب وہ یہ بات بھی سمجھ گیا تھا کہ صرف  
فارمولہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بھی کیوں انہوں کیا گیا ہے۔  
کیونکہ ان کے ذہنوں میں بھی یہی بات ہو گی کہ فارمولہ اور حورا بھی ہو  
سکتا ہے یا غلط بھی ہو سکتا ہے اور وہ اسے اس سے درست کرالیں گے  
یہاں اس نے قیصلہ کریا تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اسے  
اپنے نام سے ہی اور اپنے ملک پا کیشیا کے تحت یہی رجسٹر کرانے گا۔  
اس نے اس نے اصل غلطی کی نشاندہی نہ کی تھی اس طرح اسے چھو  
ماہ کی ہملت مل گئی تھی اور ان چھ ماہ کے دوران وہ کسی بھی وقت  
ہمارا سے فارمولہ سیست قرار ہو سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی  
شروع شروع میں اس پر پابندیاں سخت رکھی جائیں گی۔ یہ میں جسے  
جسے وقت گزرتا جائے گا یہ پابندیاں نرم ہوتی جائیں گی اور پھر اسے  
ہمارا سے قرار ہونے کا کوئی موقوع بہر حال مل ہی جائے گا۔ اس  
لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

لاگوریا کی سکرٹ سروس کو استعمال کر کے پاکشیا سے ذری  
ساتھان ڈاکٹر عباس کو اس کے ذریع فارمولے سیست انداز کرا ریا  
اور پھر اس ساتھان اور فارمولے کو حکومت ایکریہ کے حوالے کر  
دیا گیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جیسے ہی انہیں اس بات کا علم ہوا انہوں  
نے اعلیٰ حکام سے میٹنگ کی اور اب وہ مجھے فون کر رہے ہیں اور  
حکومت لاگوریا کی طرف سے سرکاری مدد و معاونت نامہ بھی بھجوایا جا رہا  
ہے اور وہ لوگ ہر قسم کا ہر جادہ ادا کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

سرسلطان نے کہا تو عمران نے اختیار سکردا دیا۔

انہوں نے ہجاءں ڈاکٹر عباس کے دو ملازمین کو بلاؤ کیا اور  
پاکشیا سکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی کا وقت بھی صاف کیا اور  
اس حاملہ کی وجہ سے پاکشیا کے سکرٹری ذراعت خورشید اعظم بھی  
معطل ہوئے۔ اس نے ہر جادہ محتول ہوتا چلئے۔ عمران نے  
کہا۔

”اوہ اچھا تو تم اس سلسلے میں بات کر رہے تھے۔ لیکن عمران بیٹھے  
حکومتیں ایک دوسرے سے ہر جانے تھیں لیا کرتیں۔ البتہ اس سلسلے  
میں کوئی ایسا معاہدہ ضرور کر لیا جاتا ہے کہ جس سے ملک کو فائدہ ہجئے  
سکے۔“ سرسلطان نے جواب دیا۔

”تو پھر صحیح اٹھک شوئی کیسے ہو گی۔“ جیسیں آپ ان کی حکومت  
سے مجھے ہر جادہ دلوادیں۔ کیونکہ اگر لاگوریا کے چیف سکرٹری آپ  
سے مدد و معاونت کرتے تو میں چیف کو رفاقتمند کر چکا تھا کہ میں نیم

کھاتا ہے اور ویسے بھی لاگوریا کی آب و ہوا ایسی ہے کہ وہاں ایگری  
ریٹس زیادہ تعداد میں رکھ دی تھیں رہ سکتے۔ البتہ انہوں نے بتایا کہ  
ایکریہ کی ریاست میکے کے اور ایسی اور کئی ریاستیں جہاں کاموں  
گرم رہتا ہے اور وہاں کی بیانی میکے ہیں اور ان کی کثرت کی وجہ سے پیداوار  
ریٹس واقعی ملکی مسکن بن چکے ہیں اور ان کی کثرت کی وجہ سے پیداوار  
عام حالات سے نصف تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن آج تک ان کے تلاف  
کوئی موثر فارمولہ سے نہیں آسکا۔ عمران نے تفصیل بتاتے  
ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ فارمولہ لاگوریا نے ایکریہ بھجوایا  
ہو گا۔ بلیکہ ترددے کہا۔

اب کر گل یون سے ملاقات کرتا ہی پڑے گی۔ تب بھی تجھے  
تلکے گا۔ عمران نے کہا اور فون کی طرف باختیز حایا ہی تھا کہ  
فون کی گھصی نج اٹھی اور عمران نے رسیور انٹھایا۔

”ایکسٹو۔“ عمران نے خصوص لجئے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔“ عمران نے ہجاءں ”وہ سری طرف  
سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”ش بھی ہو جات۔“ تب بھی آپ کے مکہرہ کان سے پکڑ کر حاضر کیا  
جا سکتا ہے۔“ عمران نے اس پاراصل لجئے میں کہا۔

”عمران لاگوریا کے چیف سکرٹری نے مجھے فون کیا ہے اور انہوں  
نے مدد و معاونت کی ہے کہ ان سے بالا بالا لاگوریا کی دلیقنس کو نسل نے

اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ آپ اس کیس پر  
ہم کر رہے ہیں۔ یلیک ترو نے کہا۔

ہم سر اخیال ہے کہ رافت کے انہوں اور بلاکت کی خبر انہیں مل  
گئی ہو گی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور  
المکار تیزی سے نیزہ رکھ کر تے شروع کر دیتے۔

یہیں۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز ستائی دی اور  
عمران ہچان گیا کہ بولنے والا سکٹ سروس کلچیف کر لیوں ہے۔  
چیف آپ پاکیشیا سکٹ سروس ایکسٹریوول رہا ہوں۔ عمران  
نے منصوص لمحے میں کہا۔

ادھ آپ، فرمائی۔ دوسری طرف سے جونک کر کہا گیا۔  
آپ کے پریجنت جارج نے پاکیشیا سے ایک تردی سائنسدان  
کو اس کے فارمولے سیست انہوں کیا اور ہم اس سائنسدان کے دو  
لمازوں کو بلاک کر دیا۔ حالانکہ اگر آپ کو فارمولہ اور سائنسدان  
پہنچے تھا تو آپ حکومتی سٹل پر بھی بات چیت کر سکتے تھے۔ یہیں انہیں  
معلوم ہے کہ جس نائب کا وہ فارمولہ تھا وہ لاگوریا کے لئے فائدہ مند  
ہیں تھا۔ اس لئے میں اس نیکے پر بہنچا تھا کہ آپ نے یہ ساری  
کارروائی کسی دوسرے ملک کی خاطر کی۔ یہیں اس سے پہلے کہ  
میں اس سٹلے میں جوانی کارروائی کرائی۔ لاگوریا کے چیف سکرٹری  
نے پاکیشیا کے سکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان سے یاقاude  
حضرت کی اور یہ بھی ہتھیا کہ حکومت سٹل پر بھی مhydrat نامہ بخواہیجا

لے کر لاگوریا جاؤں اور ظاہر ہے پھر مجھے چیک بھی مل جاتا۔ چاہے  
چھوٹا ہی یہی ملتا تھا در۔ یہیں اب آپ کی کال کے بعد تو اس چیک  
کا سکوپ بھی ختم ہو گیا ہے۔ عمران نے مت بناتے ہوئے کہا تو  
دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

یہیں تم اس زرعی سائنسدان اور اس کے فارمولے کو داپس  
لاتے کئے ایکر بیسا تو جا سکتے ہو۔ سرسلطان نے کہا۔

اٹھ آپ کا بھلا کرے۔ آپ واقعی نیک ضرط برگ ہیں۔  
نوجوان کے خوابوں ملک کو بچتے ہیں۔ وہاں ایکر بیسا کی تفریح اور وہ بھی  
سرکاری خرچ پر۔ وہ مزہ آجائے گا۔ یہیں پلیٹ آپ خود چیف کو رقصاء  
کر لیں۔ وہ تو ایکر بیسا کا نام سنتے ہی بھڑک اُنھے ہیں۔ عمران  
نے کہا تو دوسری طرف سے سرسلطان ایک بار پھر اس پڑے۔

اگر جہار اچیف نہیں بھیجنے پاہتا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جہار  
چیف اول تو سفارش مانتا ہی نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سبھی  
سفارش پر وہ مجھے سڑکوں پر جو جیاں چلتے پر جھوک کر دے۔  
سرسلطان نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

تو پھر وہ ہر جانہ ہی دلوادیں۔ عمران نے کہا۔

اگر جہار اچیف منظوری دے دے تو میں حکومت کی طرف سے  
ہر جانے کی بات کر دوں گا ورنہ نہیں۔ اٹھ جا فاظ۔ دوسری طرف  
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے  
سکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

لے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسمیور کھو دیا۔  
 ”وہ سرخ جلد والی ڈائری وٹا۔“ عمران نے ہلکی تربو سے کہا  
 ہلکی تربو نے میز کی سب سے نیچے والی دراز کھوئی اور اس میں سے  
 سرخ جلد والی ایک سختیم ڈائری تکال کر اس نے عمران کے ہاتھ میں  
 دے دی۔ عمران نے ڈائری کھوئی اور اس کے صفحے پہنچنے شروع کر دیے  
 ہیں۔ اسی کارہا پھر ایک صفحے پر اس کی نگاہیں جنمیں۔  
 اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور فون کار سیور انہما کر تیزی سے  
 نہ پر لیں کرنے شروع کر دیتے جو نکل اسے لاگوریا کار ایٹھے تیر معلوم  
 تھا کیونکہ رافت کی بات کر کر ٹلیون سے کرتے ہوئے یہ تیر رافت  
 سے اس نے معلوم کیا تھا۔ اس نے اس نے کر ٹلیون سے بھٹے بھی  
 بات کرتے ہوئے انکو امیری سے رابطہ تیر معلوم کرنے کی ضرورت نہ  
 تھی تھی۔

”ذوے کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
 ہی۔ بچہ یورپی تھا۔

”پاکیشیا سے پرس آف ڈسپ بول رہا ہوں۔ سیکڑو سے بات  
 کرو۔“ عمران نے سمجھیدہ لجھے میں کہا۔  
 ”پاکیشیا سے۔ اودہ اچھا ہو لڑ کریں۔“ دوسری طرف سے  
 جو نکل کر کہا گیا۔

”اہلو سیکڑو بول رہا ہوں۔“ پسند لمحوں بعد ایک بخاری سی  
 مرداں آواز سنائی دی۔

ہے۔ اس نے ہم نے لاگوریا کے خلاف کارروائی کرنے کا قیصر  
 واپس لے لیا ہے۔ لیکن ہم نے یہ حال اپنے ساستدان اور اس کے  
 فارمولے کو واپس حاصل کرنا ہے۔ اس نے آپ ہمیں بتائیں گے کہ  
 وہ ساستدان اور اس کا فارمولہ آپ نے کس کے حوالے کیا  
 ہے۔ عمران نے مخصوص لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”آئی ایم سوری مسٹر ایکسٹو۔ ہمیں تو حکومت کی طرف سے یہ  
 مش طلا اور ہم نے مکمل کر دیا اور اس ساستدان اور اس کے  
 فارمولے کو ہم نے حکومت کے ارکان کے حوالے کر دیا۔ آپ ہمیں  
 صرف اتنا معلوم ہے کہ انہیں ایکری ہمین حکام کے حوالے کر دیا گیا ہے  
 اور ہم۔ کر ٹلیون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ نے ساستدان کو کس کے حوالے کیا تھا۔“ عمران نے  
 کہا۔

”ڈیفنٹس کو نسل کی طرف سے آئے والے افراد نے ایم پورٹ سے  
 اسے ہمارے آدمیوں سے اپنی تجویل میں لے لیا تھا۔“ کر ٹلیون  
 نے گول مول سای جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کے سپریم بیٹ جارج کو تھینا اس کا علم ہو گا۔ ان کا تیر ہتا  
 دیں تاکہ ہم ان سے فون پر بات کر لیں۔“ عمران نے کہا۔

”سوری مسٹر ایکسٹو یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے۔“ دوسری  
 طرف سے کہا گیا۔

”اوکے اب ہم خود ہی معلوم کر لیں گے۔ شکریہ گلہ باٹی۔“ عمران

بیا ہے۔ جس پر پا کیشیا سکرٹ سروس کے چیف نے کوئی یون سے بات کی اور اس سے پوچھا کہ وہ بتائے کہ ساسنڈان کو ایکدیجیا میں کس کے حوالے کیا گیا ہے۔ لیکن انہوں نے آئیں پائیں شائیں کر کے بات نال دی۔ جس پر چیف نے حکم دیا کہ اس پر بحث جارج سے معلوم کیا جائے۔ اب صارے پاس دو صورتیں ہیں کہ ہم لاگوریا اکر جارج صاحب سے معلومات حاصل کریں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ اس بعد جارج صاحب کے چراخوں میں روشنی نہ رہ سکے گی۔ دوسری صورت یہی ہے کہ تمہیں فون کیا جائے۔ اس طرح شاید جارج صاحب کے چراخوں کی روشنی قائم رہ جائے۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

جارج سیرادوست ہے عمران صاحب۔ خاص اسی اور فحال بحث ہے۔ لیکن میکڑو نے بات اور حوری چھوڑتے ہوئے کہا۔

تم نکrst کرو۔ میکڑم کو تسلی کی ضرورت ہے تو حیل ہمیا کر دیا جائے گا تاکہ اسے زینگ زینگ سکے۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے میکڑو پے اختیار اُس پڑا۔

آپ کی سبھی غوبی تو مجھے پسند ہے کہ آپ مطلب فوراً کچھ لیتے گے۔ بہر حال میں معلوم کر لوں گا۔ آپ اپنا تیر مادیں۔ میکڑو نے کہا۔

تم یہ کام کتنے گھنٹوں میں کرو گے۔ عمران نے پوچھا۔

گھنٹوں، اور اس کا مطلب ہے کہ ایک جسی ہے۔ ٹھیک ہے پھر

ہمارا میکڑم ٹھیک ہوا ہے یا نہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ کون بول رہا ہے۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

پرنس آف ڈسپ فرام پا کیشیا۔ عمران نے جواب دیا۔ اور، اور آپ عمران صاحب سڑے طویل عرصے بعد آپ نے کال کیا ہے۔ دوسری طرف سے ہستے ہوئے کہا گیا۔

میکڑم درست ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ عمران نے کہا تو میکڑو بے اختیار کھلکھلا کر پڑا۔

بانکل ٹھیک ہو چکا ہے۔ فرمائیے۔ دوسری طرف سے ہستے ہوئے کہا گیا۔

لاگوریا سکرٹ سروس کے ساتھ ہمارے تعلقات کیے جا رہے ہیں۔ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہیں۔ کیوں کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیا۔ میکڑو نے جو سک کر پوچھا۔

سکرٹ سروس کے پر بحث جارج فیصل پا کیشیا سے ایک تری ساسنڈان کو ان کے فارمولے سیت اندازیا کیا۔ ہم ابھی ان پر بحث صاحب سے مطاقت کی جیاری کر رہے تھے کہ لاگوریا کے چیف سکرٹری نے باقاعدہ حکومت سلی پر محدودت کر لی اور ہمیا کہ اس ساسنڈان کو اس کے فارمولے سیت ایکدیجیا کے حوالے کر دیا

بیٹھ کر یا ہے۔ حالانکہ بھلے آپ اس معااملے میں محتذب تھے۔  
لیکن زبردست ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیشوں کو واپس سینپر رکھتے ہوئے  
کہا۔ پھر اس نے فون کے لاذور سے سن کر بیک اکاؤنٹ نمبر اور  
میگر تفصیلات لکھ لی تھیں۔

یاں، اس نے کہ ایک تو ڈاکٹر عباس پاکیشانی ہے۔ دوسرا یہ کہ  
ایمی ریٹس بہر حال ہماری تراعحت کا بھی بہت اہم مسئلہ ہیں۔  
عمران نے کہا۔

یعنی ایکریاواں لے تو خود دیسرچ میں بے حد ایڈوانس ہیں اور  
پارسول ایمی تو ان کے پاس بخوبی چکا ہے۔ اس نے ہو سکتا ہے کہ  
انہوں نے ڈاکٹر عباس کو پلاک کر دیا ہو۔ بلکہ تررو نے کہا۔  
ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ یعنی تم اس فارمولے کی  
بیت کو سمجھو کر حکومت ایکریاوانے اسے لاگو ریا کے ذریعے حاصل  
کرایا ہے۔ ورنہ ان کے پاس گھٹتوں کی کمی نہیں ہے۔ عمران  
نے کہا۔

ایسی صورت میں تو لاگو ریا والوں کو ہمیں بتانا ہی نہیں چاہئے  
تھا کہ فارمولہ اور سائنسدان حکومت ایکریاوانے کی تحریک میں ہے۔  
بلکہ زبردست ہوئے کہا۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حکومت ایکریاوانے کا سرکاری طور پر یہ بتائے  
کہ فارمولہ ان کے کام کا تھا۔ اس نے انہوں نے اسے نصائح کر دیا  
ہے اور ڈاکٹر عباس بھی بوزھے آدمی تھے اور وہ دل کا دوڑہ پڑنے سے

نجیے قوری ہر کرت میں آنا ہو گا اور محاوقد ڈبل یعنی پھر بھی آپ  
لئے دس لاکھ ڈالر ہو گا۔ میکزو نے کہا۔

مل جائے گا۔ یعنی ہمارے اپنے بقول جارج یہ اور ہوشیار  
میخت ہے۔ اس نے ایسا ہے کہ وہ جسیں چکر دے جائے اور ہماری  
وجہ سے نجیے خوار ہوتا پڑے۔ اس نے معلومات جسی ہوئی پڑا ہے۔  
عمران نے کہا۔

حکی ہی ہوں گی۔ آپ بے فکر رہیں۔ جارج کی ایک الٹی  
کمزوری میرے ہاتھ میں ہے کہ جارج کو اصل بات بتائی ہی پڑے  
گی۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کب تک معلومات مل سکتی ہیں۔ عمران نے کہا۔  
پانچ گھنٹوں کا مار جن تو رکھی ہیں۔ دوسری طرف سے  
کہا گیا۔

اوکے میں پانچ گھنٹوں بعد دوبارہ فون کر لوں گا۔ اپنا بینک  
اکاؤنٹ نمبر اور چینک کا پتہ بتا دو۔ عمران نے کہا تو دوسری  
طرف سے تفصیل بتادی گئی۔

اوکے گلابی۔ عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

رقم بھجوادو۔ یہ معنوی ہی رقم ہے ورنہ اگر ہمیں دیاں یا اک  
معلومات حاصل کرنا پڑتیں تو اس سے کمی گنا (یا وہ رقم غرق ہے  
جاتی۔ عمران نے کہا تو بلکہ لر رونے ایجادت میں سریطادیا۔

تو آپ نے بہر حال سائنسدان اور فارمولہ والیں لے آئے۔

بھتوں نے اپنی تحویل میں لے یا تھا اور وہ اسے لے کر لا گو ریا سے ایکریسا پلے گئے تھے لیکن جارج کی فطرت میں تھس بہت ہے اس لئے اس نے اپنے طور پر ایکریسا سے معلومات حاصل کیں تو اسے معلوم ہوا کہ پاکیشیانی سائنسدان کو ایکریسا ریاست یاتا کے ذریعہ ریسرچ سٹریم ہبھایا گیا ہے اور وہ اب بکھر ہیں ہیں۔ میکنزیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہبھا کے بارے میں کوئی تفصیل۔ عمران نے کہا۔

اوہ نہیں عمران صاحب۔ ہبھا کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میکنزیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

چلو یاتا میں کوئی الکٹریک سپ ہتا وہ جہاں سے میرا مقصد حل ہو سکے۔ عمران نے کہا۔

ہبھا یاتا میں سب سے بلا ہوٹل اور کلب ہے جس کا نام رین یو ہوٹل اور رین یو کلب ہے اور اس کا تنگر آرٹلڈ ہے جسے ماسٹر آرٹلڈ کہا جاتا ہے۔ وہ بہت بڑے جراہم پیٹش کروپ کا چیف بھی ہے۔ وہ میرا ہوت ہے میں اسے فون کر دتا ہوں۔ آپ اسے اپنا نام پر تسلیماں اور ساتھ ہی میرا نام بھی لے دیں وہ معلومات کی حد تک آپ کے ساتھ تعاون کر سکتا ہے۔ میکنزیو نے کہا۔

اوکے شکریہ۔ عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

آپ آپ یاتا پاہائیں گے۔ بلیک زرروتے کہا۔

ویکھو اس ماسٹر آرٹلڈ سے پات ہو جائے پھر فیصلہ کروں

ہلاک ہو گئے ہیں۔ پھر۔ عمران نے کہا تو بلیک زرروتے مکر رہا۔

میں اتنی در لائیسنسی میں جا کر چینگل کر لوں کہ حکومت ایکریسا ایسے ذریعہ سائنسدانوں کو کہاں بھج سکتی ہے۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زرروتے اشیات میں سر ملا دیا۔ پھر انہیں چار گھنٹوں بعد عمران کی واپسی ہوئی۔

- کچھ معلوم ہوا۔ بلیک زرروتے پوچھا۔

- ویے تو ایکریسا پورا براعظ ہے اور ہبھا بے شمار سرکاری ذریعہ ریسرچ ادارے ہیں۔ لیکن ایک سپلٹ کو اس محاذ میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ریاست میکسکو کے قریب ایک چھوٹی سی ریاست یاتا ہے۔ اس ریاست میں ذریعہ ریسرچ کے لئے بہت بڑا ایسا خصوص کیا گیا ہے اور جو نک اس پر دے گھیری سٹی یا کا تعلق ریاست میکسکو سے ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر جیس کو یاتا کے اس ریسرچ سٹریم ہبھایا گیا ہو۔ عمران نے کہی پر یہ سچتے ہوئے کہ اور بلیک زرروتے اشیات میں سر ملا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ مزید گزار کر عمران نے دوبارہ میکنزیو سے رابطہ کیا۔

عمران صاحب میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں اور نیک سے بھی تجھے اطلاع مل گئی ہے کہ آپ نے وہی کے مطابق رقم بھدا دی ہے۔ اس لئے میں تفصیل بتا دتا ہوں۔ جارج نے بتایا ہے کہ پاکیشیانی سائنسدان اور فارمولے کو ایکریسا سے ایکریسا کے

چند معلومات چاہیں۔ محاووس تھاری مرضی کا ہو گا لیکن  
معلومات حتیٰ اور درست ہوئی چاہیں۔ عمران نے کہا۔  
تم نے بد اعتمادی کا انکھار کیا ہے اور وہ بھی ماسٹر آر انڈپر۔ لیکن  
پوچھ کر تم مجھے جلتے نہیں، ہواں لئے سے نے اسے نظر انداز کر دیا ہے  
اور میکنزو میرا اچھا دوست ہے درست تھاری یہ بات سن کر میں رسیور  
رکھ دیتا۔ دوسری طرف سے غصیلے بچے میں کہا گیا۔  
نہ راغب ہوتے کی بات نہیں ہے ماسٹر آر انڈا۔ میں نے تو ایک  
سادھی بات کی ہے۔ عمران نے جواب دیا۔  
کس قسم کی معلومات چاہیں جیسیں بولو۔ ماسٹر آر انڈا نے  
اس پارسپاٹ بچے میں کہا۔  
سوری اب کچھ بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ تم فلمے میں  
ہو اور قابلہ ہے تم نے اٹھا کر دتا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔  
اوہ نہیں تم نے میکنزو کا خوالہ دیا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا  
کہ اس تک شکست ہنجھے سلو لو کسی معلومات چاہیں جیسیں۔ اس  
بار ماسٹر آر انڈا نے ترم بچے میں کہا۔  
پاکیشیا سے ایک زرعی سائنسدان کو انخوا کر کے یاتا کے زرعی  
ریخراج ایسے میں بھچایا گیا ہے۔ اس سائنسدان کا زرعی فارمولہ بھی  
ساقی لے جایا گیا ہے۔ میں اس بارے میں تمازہ ترین معلومات حاصل  
کرنا پاہتا ہوں کہ کیا وہ زرعی سائنسدان زندہ بھی ہے یا نہیں اور اس  
فائزے کے ساتھ کیا ہو اے اور کیا نہیں۔ عمران نے کہا۔

گا۔ عمران نے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے انکھوں سے

سے یاتا کا رابطہ تبر معلوم کیا اور پھر یانا انکھوں سی کا نمبر پر لیں کر دیا۔  
رین بو ہوٹل اور رین بو کلب کے پیغمبر ماسٹر آر انڈا کا نمبر  
دیں۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تبر یادیا گیا تو عمران  
نے کریڈل دیا یا اور نون آتے پر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”رین بو ہوٹل۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز  
ستائی دی۔

”میں پاکیشیا سے پرنس بول رہا ہوں ماسٹر آر انڈا سے بات کرنی  
ہے۔ عمران نے کہا۔

”پاکیشیا سے کون سی بندگی ہے۔ دوسری طرف سے حیرت  
بھرے بچے میں کہا گیا۔

”برا عظیم ایشیا کا ایک ملک ہے۔ عمران نے جواب دیا۔  
اوہ، اوہ اتنی دور سے۔ ہو اونٹ کریں۔ دوسری طرف سے

اہمیتی حیرت بھرے بچے میں کہا گیا۔  
”ہسلو ماسٹر آر انڈا بول رہا ہوں۔ جلد گوں بھدا ایک بھاری

سی اور کرخت آواز ستائی دی۔  
”لا گوریا کے میکنزو نے جیسیں فون کیا ہو گا۔ میرا نام پر تس

ہے۔ عمران نے کہا۔  
”اوہ اچھا۔ اچھا کیا مسئلہ ہے بتاؤ۔ دوسری طرف سے پوچھ

کر کہا گیا۔

گئی ہے تاکہ وہ اس فارمولے کو درست کر سکے۔ ماسٹر آرٹن نے  
کہا۔

براؤن باؤس کی کیا تفصیلات ہیں۔ عمران نے پوچھا۔  
یاتا شہر سے ترقی پا چار سو کلو میٹر کے حاطلے پر حکومت کا تدبی  
ری رج ایریا ہے۔ جو ایسا تدبی و سینچ رقبے پر قائم ہے اور اس کے گرد  
بنا ندہ چار دیواری ہے اور وہاں عام افراد کا داخلہ بنوئے۔ وہاں زندگی  
ری رج ستر کی عمارتیں ہیں اور وہ سینچ رقبے پر پھیلے ہوئے کھیت ہیں۔  
وہاں سے قدرے ہٹ کر براؤن رنگ کی علیحدہ عمارت ہے۔ جسے  
براؤن باؤس کہا جاتا ہے۔ اس میں ایسے ساستدانوں کو رکھا جاتا ہے  
جن سے جبرا کام لینا ہو۔ میں نے سطحیات حاصل کیں تو مجھے پہچا  
کہ تمہارے ملک کا ساستدان ڈاکٹر رائٹ کے تحت ہے۔ ڈاکٹر  
رائٹ سے سیرے تعلقات نہیں ہیں۔ البتہ اس کا استشہری  
یرے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔ میں نے اس سے یہت کی تو اس نے مجھے  
تفصیل بتائی۔ ماسٹر آرٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
اگر جسیں تمہاری سرنشی کا معاوضہ دیا جائے تو کیا تم اس براؤن  
باؤس سے ڈاکٹر عیاس کو پاہر بھی لا سکتے ہو اس کے قادر مولے  
پہنچتے۔ عمران نے کہا۔

۳۰ روپی ہم سرکاری معاملات میں داخلت نہیں کرتے۔ دوسرا  
جہاں سے ہے کی صورت فراہ نہیں، ہو سکتا اور اس کا فارمولا بھی  
تجرباتی طور پر تکام ثابت ہوا ہے اس لئے اسے چھملہ کی مدد دی  
طرف سے کہا گیا۔

مران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اس ساستدان کا ہم کیا ہے۔ ماسٹر آرٹن نے پوچھا۔

ڈاکٹر عیاس۔ عمران نے خواب دیا۔

اگر تم تک ڈاکٹر دو تو جی سطحیات مل سکتی ہیں۔ دوسرا  
طرف سے کہا گیا۔

کب تک مل سکتی ہیں سطحیات۔ عمران نے کہا۔

رقم سے الاؤٹ سے پہنچنے کے ایک گھنٹے بعد۔ دوسرا  
طرف سے کہا گیا۔

اوکے اپنا الاؤٹ تیر اور یہ تک کے پارے میں تفصیلات بیا۔

وہ عمران نے کہا تو دوسرا طرف سے تفصیلات بیا وی گھنٹے تو  
مران نے رسیور رکھ دیا۔

خاصی بھی رقم بھی ہے اس نے۔ بلیک تزویر نے کہا۔

کوئی یہت نہیں وہاں جاتا ہے تو والیں ہو جائے گی اس کی۔  
مران نے کہا تو بلیک تزویر نے سکوتے ہوئے رسیور رکھا۔ تاکہ  
ماسٹر آرٹن کے الاؤٹ سے رقم ترا فیٹ کرے۔ پھر ترقی پائیں لے کر

بعد مران نے ایک پار پھر ماسٹر آرٹن سے رابطہ کیا۔

رقم بھنگ گئی ہو گی جہاںے الاؤٹ میں۔ مران نے کہا۔

وہاں بھنگے اطلس مل گئی ہے شکریہ اور میں نے سطحیات بھی  
حاصل کر لی ہیں۔ ڈاکٹر عیاس کو براؤن باؤس میں رکھا گیا ہے۔

جہاں سے ہے کی صورت فراہ نہیں، ہو سکتا اور اس کا فارمولا بھی  
تجرباتی طور پر تکام ثابت ہوا ہے اس لئے اسے چھملہ کی مدد دی

عمران کسی بھی وقت تم سے رابط کرے گا۔ مزید تفصیلات بھی دہی  
کرنے کا۔ عمران نے کہا اور بغیر کوئی بات سے اس نے رسید  
لکھ دیا۔

عمران صاحب مرا خیال ہے اس بار آپ تکلفائیم کو ساقہ لے جا  
سکے ہیں۔ بلیک زردوٹے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

بی مطلب۔ عمران نے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔  
کوئی ساتھی لیبارٹی تو نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کوئی

ساتھی سکھ رہی کشم، وہاں اور نہ کوئی ترسیت یافت۔ لیکن آپ کے  
ہاں۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عباس نے کوئی پچھلے

ہو۔ لہذا ڈاکٹر عباس سے ملاقات کے بعد ہی فائل بات کی جا سکتی تھیں، وہی۔ بلیک زردوٹے کہا تو عمران بے اختیار ہش پڑا۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کار سیم  
کہاں ایسے حالات پیش آئے ہیں کہ بظاہر درست ہے بلیک زردو۔ لیکن مجھے معلوم ہے  
انٹھایا اور تحری سے نیز رسک کرنے شروع کر دیے۔

جو یا بول دی، ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جو یا کی آئندہ

شناخت ہوگا۔ عمران نے کہا۔

وہ کیے۔ بلیک زردو نے حقیقی حرمت بھرے لجھے میں کہا۔

لا اور یا کچھ حیف سکھ رہی تھی اپنی سیکٹ سروس کو بچانے کے

لیں سر۔ جو یا نے کہا۔ اس بار اس کا الجھ اہمیت مودودی

لے سر سلطان سے محذرت ضرور کی ہے لیکن انہوں نے اس کی اطلاع

کامت ایکریسا کو بھی ضرور دی، ہوگی اور حکومت ایکریسا نے اگر اس

عمران کی سر کردگی میں ایک نیم اکٹھ بھیجا کی ریاست یا تباہی

کے باوجود ڈاکٹر عباس کو وہاں رکھا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ

ہی ہے۔ تاکہ وہاں سے پاکیشیا کے ایک زرعی ساتھداں کو اس

کے ایم زرعی فارمولے سمیت والیں لا جائے۔ تم صدر، سورا

پاکیشیا سیکٹ سروس کے بارے میں معلوم ہے اور اس بات کے

کیپن شکل کو کہہ دو کہ وہ تیار رہیں اور تم نے بھی تیار رہتا ہے۔ بالآخر کہ فارمولہ عملی طور پر ناکام ہے لیکن انہیں یقین ہو گا کہ ڈاکٹر

تو اس بار آپ اس آرٹلٹ کے ذریعے مشن کھل کر ناچلے ہیں تھے۔

بلیک زردو نے شستے ہوئے کہا۔

نہیں میں چیک کر رہا تھا کہ وہاں کی کیا پوزیشن ہے اور تم

طرح آرٹلٹ نے جواب دیا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہاں خاصی

ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

لیکن بتایا تو بھی گیا ہے کہ فارمولہ ناکام ثابت ہوا ہے۔ بلیک

زردو نے کہا۔

ہاں، لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عباس نے کوئی پچھلے

ہو۔ لہذا ڈاکٹر عباس سے ملاقات کے بعد ہی فائل بات کی جا سکتی تھیں، وہی۔ بلیک

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کار سیم

کہاں ایسے حالات پیش آئے ہیں کہ بظاہر درست ہے بلیک زردو۔ لیکن مجھے معلوم ہے

انٹھایا اور تحری سے نیز رسک کرنے شروع کر دیے۔

جو یا بول دی، ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جو یا کی آئندہ

شناخت ہوگا۔ عمران نے کہا۔

وہ کیے۔ بلیک زردو نے حقیقی حرمت بھرے لجھے میں کہا۔

لا اور یا کچھ حیف سکھ رہی تھی اپنی سیکٹ سروس کو بچانے کے

لیں سر۔ جو یا نے کہا۔ اس بار اس کا الجھ اہمیت مودودی

لے سر سلطان سے محذرت ضرور کی ہے لیکن انہوں نے اس کی اطلاع

کامت ایکریسا کو بھی ضرور دی، ہوگی اور حکومت ایکریسا نے اگر اس

عمران کی سر کردگی میں ایک نیم اکٹھ بھیجا کی ریاست یا تباہی

کے باوجود ڈاکٹر عباس کو وہاں رکھا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ

ہی ہے۔ تاکہ وہاں سے پاکیشیا کے ایک زرعی ساتھداں کو اس

کے ایم زرعی فارمولے سمیت والیں لا جائے۔ تم صدر، سورا

پاکیشیا سیکٹ سروس کے بارے میں معلوم ہے اور اس بات کے

آخر کے انداز میں بچے ہوئے کرے میں جنی سی سڑکے یہی  
کری پر ایک بے قد اور بھالی جسم کا دھیروں مر آؤی۔ مٹھا ہوا تھا۔ اس  
کے بال بھورے رنگ کے تھے جن کشیوں کے بالوں کا رنگ خاص  
بنا تھا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹھا ہوا تھا۔ اس کے پرے پوچھری  
بجیدگی کے ساتھ ساتھ خوشی کا نہ تھی بھی بتایاں تھے۔ ایک بیساکی ایک  
بجنسی جس کا نام براؤن نائل تھا۔ لاجپت تھا۔ اس بجنسی کو کوڈیں  
بلی کیا جاتا تھا۔ بجنسی حکومت ایک بیساکی نے گذشت چھ سال سال  
بٹلے قاتم کی تھی۔ ایک بیساکی حتم بجنسیوں سے جن چن کر بخت  
اس میں شامل کئے گئے تھے۔ کیونکہ اس بجنسی کو خصوصی طور پر  
عاليٰ سلیپر کام کرنے کے لئے سیدار کیا گیا تھا اور اسے اہمیتی ختیری بھی  
رکھا گیا تھا۔ سرچین کاتام کر لی ڈکسن تھا۔ وہ بھلے ریڈ بجنسی کا لاجپت  
تھا اور اس کے کارہوں نے اسے ایک بیساکیا کا ہمود بنا دیا تھا اور اس کی

جیسا اسے کامیاب کر لے گا وہ پھر پا کیشیا سکلت سروس سے پہنچ  
کے لئے ڈاکٹر جیسا اور اس ناکام فارموں کو داپس بھجوادیتے۔  
یعنی ایسوں نے ایسا تھیں کیا۔ اس نے اعمال اس کا مطلب ہی ہے  
کہ پا کیشیا سکلت سروس سے نکرانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اس  
نے لائنا ہاں خصوصی انتظامات بھی کئے گئے ہوں گے اور یا تا میں  
کوئی۔ کوئی ایکرے میں سرکاری بجنسی بھی ہمارے استقبال کے  
لئے پہنچ گی۔ — عمران نے کہا۔

— افہ پاں، واقعی آپ بہت اگر اتنی میں اپنے ہیں۔ — بلکہ  
زندگی ایک طویل سائز لیتے ہوئے کہا۔

— سوچتا ہوتا ہے بلکہ زندہ۔ ایسے ہی پا کیشیا سکلت سروس کو  
مر خوب کے پر نہیں لگ گئے کہ سب لوگ اس سے خوف کھاتے ہیں  
ورست دوسرے عکلوں میں بھی اہمیتی تریتی یافت، تجزی اور قائم بحث  
 موجود ہوتے ہیں۔ — عمران نے کہا اور بلکہ زندہ نے اس احوال  
میں سرطاں دیا گئے۔ عمران کی بیانات کی مکمل تائید کر رہا ہے۔

۔ کراو بات۔ کر تل ڈکن نے کہا۔ پیٹی انتظاری طور پر  
چیف سکرٹری کے اندر تھی جبکہ ویسے وہ براہ راست پر یقینی ثابت  
ایکریہیا کے تحت تھی۔ لیکن ایکریہیا کے صدر سے ان کی آج تک بات  
دہونی تھی۔ تمام معاملات چیف سکرٹری سے ہی ہوتے تھے۔  
۔ ہلور سکاپر بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری اور  
باوقاری آواز ستائی دی۔  
۔ کر تل ڈکن بول رہا ہوں سر۔ کر تل ڈکن نے کہا۔ مجھے  
میں ہلاکا ساموڈ بانش پن موجود تھا۔  
۔ کر تل ڈکن آپ پاکیشیا سکلت سروس اور اس کے لئے کام  
کرنے والے بیکٹ عمران سے تو واقع ہوں گے۔ چیف  
سکرٹری نے کہا تو کر تل ڈکن بے اختیار ہو ٹک پڑا۔  
۔ میں سر۔ کر تل ڈکن نے جواب دیا۔  
۔ وہ ایک مشن کے سلسلے میں ایکریہیا آرہے ہیں اور اس پار اعلیٰ  
حکام کی میٹنگ جس کی صدارت جناب صدر صاحب نے کی ہے میں  
یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کا خاتمه کر دیا جائے اور اس کے لئے آپ کی  
بھنسی کا انتساب کیا گیا ہے۔ چیف سکرٹری نے کہا۔  
۔ اس فیصلے پر کسی کو شرمندگی نہیں ہوگی۔ کر تل ڈکن  
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔  
۔ اگر آپ نے ان عزمتوں کا خاتمه کر دیا تو سمجھیں کہ آپ نے  
ایکریہیا کا پریشر پوری دنیا پر قائم کر دیا۔ چیف سکرٹری نے کہا۔

سربراہی میں بیٹھی بے شمار محروم کارناتے عالیٰ سلیمان  
سر انجام دیتے تھے۔ اس نے حکومت ایکریہیا اہم مشترکہ ہی بیٹھی  
لی کو سامنے لاتی تھی۔ کر تل ڈکن کا افسوس ناراک میں تھا اور اسے  
اہمیتی خقیقی رکھا گیا تھا۔ صرف بیٹھی سے متعلقہ افراد ہی اس پارے  
میں جلتے تھے۔ بیٹھی کے بیکٹ نہ صرف اہمیتی تربیت یافتہ تھے بلکہ  
انہیں پانچاحدہ جدید ترین سائنسی آلات کی بھی تربیت دی گئی تھی اور  
بیٹھی اپنے مشترکہ کام کرتے ہوئے اہمیتی جدید ترین آلات استعمال  
کرتے کی بھی عادی تھی۔ سبی وجہ تھی کہ اس بھنسی کا ہر بیکٹ  
کار کردگی میں تجزی اور فحال میا۔ وہ کام جو دوسری بھنسیاں  
ہمتوں میں کرتی تھیں۔ بیٹھی اسے گھنٹوں میں کر لیتی تھی۔ بیٹھی کے  
تحت اصل بھنٹوں کی تعداد صرف دس تھی۔ جس میں دو ہور تھیں۔ بھی  
 شامل تھیں۔ سب پر بیکٹ ہلاکتے تھے۔ جبکہ پورے ایکریہیا  
میں ان کے رابطہ آفس موجود تھے اور اس طرح انہیں نے دوسرے  
مالک میں بھی اپنے ہارن بیکٹ مقرر کئے ہوئے تھے۔ کر تل ڈکن  
اس وقت اپنے افس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں صرف تھا  
کہ سامنے میر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو کر تل ڈکن نے  
ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔  
۔ میں۔ کر تل ڈکن نے کہا۔

۔ چیف سکرٹری لاڑکانہ سکاپر بات کرتا چلتے ہیں پاس۔ دوسری  
طرف سے اس کے افس اسٹٹ کی مود بانش آواز ستائی دی۔

کر علی ذکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے فائل پڑھنے کے بعد اپنی آیجنسی کے ایک خصوصی سیکشن کو اس مشن پر کام کرنے کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس سیکشن کی انچادر ج تو جوان شو میری تھی۔ جو بظاہر اہم تریتی خوبصورت اور قدرت لڑکی تھی۔ لیکن درحقیقت وہ اہم تریتی یافت اور فہم لیکھت تھی۔ شو میری کو ایکریمیا کی بلیک آیجنسی سے بیٹھی میں یا گیا تھا۔ اس کے سیکشن میں دس افراد تھے۔ اسے شو میری یا ایس سیکشن کیا جاتا تھا۔ اس سیکشن نے خاصے اہم مشن اہم تریتی کامیابی سے کمل کئے تھے اور سب سے اہم بیانات یہ تھی کہ شو میری ریاست یا تاکی ہے والی تھی۔ ریاست کے وارا حکومت یا تاکی میں اس کا اگر تھا۔ اس کے والد کے ایکریمیا میں کمی کلب تھے۔ جن کا نام اس کے والد کریسل کے نام پر کریسل کلب رکھا گیا تھا۔ وائٹشن اور ہاراک کے علاوہ ایکریمیا کی تقریباً تمام ریاستوں میں کریسل کلب موجود تھے اور یا تا میں موجود کریسل کلب تو یا تا کا اس سے بڑا اور شوور کلب تھا۔ شو میری نے اپنے سیکشن کے لئے افزاد کا انتخاب بھی خود کیا تھا اور کر علی ذکسن کو معلوم تھا کہ اس نے ایکریمیا کی ٹاپ ایکسپریس میں سے یہ افزاد کو اپنے سیکشن کے لئے منتخب کیا تھا اور اس کا تعلق ریاست یا تا سے ہی تھا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یا تا کا چہ پچھے شو میری اور اس کے سیکشن کا دیکھا بھالا تھا اور اسی لئے کرنل ذکسن نے شو میری کا انتخاب کیا تھا۔ کیونکہ فائل پڑھنے کے بعد اسے مظلوم ہوا تھا کہ پاکیشیا سے انزوا ہوتے والے زرعی ساسائسڈ ان ذاکر

۔ آپ بے گھر ہیں جب وہ لوگ کچھ بھی ہیں۔ بہر حال بیٹھی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کر علی ذکسن نے اہم تریتی یا اہم تریتی میں جو اپ دیتے ہوئے کہا۔

۔ او کے میں فائل بھجوار ہاں ہوں۔ اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔ تم اس پر کام شروع کر دو۔ چیف سکنڈنری نے کہا۔

۔ شوک ہے جب۔ کر علی ذکسن نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً اُوچے گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک تو جوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ جس پر سرخ رنگ کا رین بنڈ ہاں ہوا تھا۔

۔ چیف سکنڈنری آفس سے یہ فائل آئی ہے یا س۔ لڑکی نے فائل کر علی ذکسن کے سامنے پیڑھ کھٹے، ہے اہم تریتی میں دو دباؤ لے لے گئی اور کر علی ذکسن کے اجنبیت میں سر طالنے پر دھڑکی اور دالپیٹ جیلی گئی۔ کر علی ذکسن نے رین کھووا اور فائل کھول کر اسے بدھتا شروع کر دیا۔ فائل میں ٹائپ شدہ چھ صفحات تھے۔ کر علی ذکسن نے اٹھیت ان سے فائل پڑھ کر بند کی اور پھر دھڑکے پیٹھا سر جھاتا ہا۔ اس کے بعد اس نے اتر کام کا رسیور انٹھایا اور جلد نیپر لیکی کر دیئے۔

۔ لک یا س۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک میڈیا بانڈ نسوانی آواتر سانی دی۔

۔ شو میری ہمارا بھی ہوا سے بلوا کر میرے آفس بھجو فوراً۔

کیا ہے۔ یہ لوگ ریسرچ ایریا میں بھنپنے کے لئے اتنا شہر ہنچیں گے اور ہم وہاں اہمیتی آسانی سے ان کا تھامہ کر دیں گے۔ کرتل ڈکن نے کہا۔

”یہ سب سوچتا آپ کا کام ہے۔ مجھے تو اس مشن میں حتیٰ کامیابی پہنچئے۔“ چیف سکرٹری نے کہا۔

”لیکن میں اس سلسلے میں ایک گزارش کرتا چاہتا ہوں۔“ کرتل ڈکن نے کہا۔

”کسی گزارش۔“ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”میں پاکیشانی ایجنسیوں کے خلاف ڈبل حصار قائم کرتا چاہتا ہوں۔ ایک حصار یا تاشہر میں اور دوسرا ریسرچ ایریے میں۔ میں وہاں اپنا علیحدہ سیکشن بھگوانا تا چاہتا ہوں۔ تاکہ اگر کسی بھی طرح یہ بحث یاتا سے وہاں بچت جائیں تو وہاں ان کا تھامہ کیا جاسکے۔“ کرتل ڈکن نے کہا۔

”پھر مجھ سے کیا چلتے ہو۔“ چیف سکرٹری نے کہا۔

”آپ وہاں کی سکورٹی کو واپس بلوالیں اور وہاں کی سکورٹی میرے ہوا لے کر دیں اور وہاں کے انچارج ڈاکٹر کو بھی پدالت کر دیں کہ وہ سب سکورٹی کے سلسلے میں سری ہدایات پر عمل کر لیں۔“ کرتل ڈکن نے کہا۔

”اوکے یہ تھیک رہے گا۔ تم نصف گھنٹے بعد مجھے دوبارہ قون کرتا پڑیں جیسیں تفصیلات پتا دوں گا۔“ چیف سکرٹری نے کہا اور

عیاس کو یاتا کے ریسرچ ایریا کے براومن ہاؤس میں رکھا گیا ہے اور فارمولہ بھی وہیں ہے اور وہاں جانے کے لئے ہر صورت میں یاتا ہنچنا پڑتا ہے۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی الاماں یاتا ہنچیں گے اور پھر وہاں سے وہ ریسرچ ایریا جانے کی کوشش کریں گے اور ان کا تھامہ یاتا میں زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہیں یہ تصور بھی نہ ہو گا کہ یاتا میں ان کے اس اندماز میں استقبال کے لئے کوئی سیکشن موجود ہے۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے اتر کام کا رسیور انھا یا اور یکے بعد دیگرے دو نیز رسیکس کر دیے۔

”لیکن پاس۔“ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”چیف سکرٹری صاحب جہاں بھی ہوں ان سے سیری بات کرو۔“ کرتل ڈکن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد قون کی ٹھنڈی نج اٹھی تو کرتل ڈکن نے رسیور انھا یا۔

”چیف سکرٹری صاحب سے بات کریں جات۔“ دوسری طرف سے پرسنل سکرٹری کی مودودیات آواز سنائی دی۔

”میں کرتل ڈکن بول رہا ہوں جات۔“ کرتل ڈکن نے مودودیات لے چکے ہیں کہا۔

”کرتل ڈکن کیا آپ نے پاکیشانی مشن والی فائل پڑھ لیے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیکن سر اور میں نے یاتا شہر میں اپنا ایک سیکشن بھگوانے کا قیصلہ

کاندھوں پر بڑے ہوئے تھے۔ یہ شومیری تھی۔ جسے دیکھ کر کوئی نہ کہتا تھا کہ یہ مخصوصی لڑکی اپنائی تیر طراز بیعت، سناک قادر اور مارٹل آرٹ کے ساتھ ساتھ نشانہ یادی میں بھی ماہر ہو گی۔  
بہاں آپ نے ایمیر جنگی کال کی ہے۔ خیرست۔ یہ شومیری نے سکراتے ہوئے کہا۔

بہاں بیٹھی۔ اگر ایمیر جنگی کال کے باعث نہ ہیں جسیں جہاں آتے ہیں ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ تو عام حالت میں تو تم پستے بھوپنچو گی۔  
کرع ڈکن نے قدرے طنزی لجھے میں کہا۔  
یہ شہر سے یا ہر تھی پاس۔ کال ملٹی روائت ہو گئی اور مسلسل ڈرائیور ٹک کرتی ہوئی اب جہاں بھی ہوں۔ یہ شومیری نے موذیات لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ یہر حال ہی نے جس ایک خاص مشن کے لئے بلوا یا ہے۔ تم نے پاکیشاں سکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے ایک بیعت عمران کے بارے میں تو سنا ہو گا۔ کرع ڈکن نے کہا۔

یہ پاس۔ یہ شومیری نے جو ٹک کر جواب دیا۔  
وہ یاتا ہے۔ اس بارے میں اور اس بارے میں کہتے کامش پر یقینی ثابت اف الکریمانے تصویب طور پر ہیں دیا ہے۔ کرع ڈکن نے کہا۔

یاتا ہیں مگر کیوں۔ بہاں ان کے آتے کی وجہ۔ یہ شومیری نے

اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرع ڈکن نے رسیور رکھ دیا اور پھر آدمی گھنٹے بعد اس نے دوبارہ چیف سکرٹری سے رابطہ کیا۔

بہاں کے بیتل اچارج ڈاکٹر چارلس ہیں اور انہیں جہارے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر عیاس کے سیکشن اچارج ڈاکٹر رابرٹ ہیں۔ انہیں بھی جہارے بارے میں بتا دیا گیا ہے اور بہاں کے سکورٹی اچارج کر ٹل جا کر ڈکن ہیں اور انہیں بھی ہدایات دے دی گئی ہیں۔ وہ پہونچ بہاں طویل عرصے سے ہیں اس لئے وہ جہاری ماحصلہ میں بہاں کام کریں گے۔ لیکن اس کے باوجود اگر تم چاہو تو انہیں واپس بھجو سکتے ہو۔ چیف سکرٹری نے کہا۔

لیں سر۔ شکریہ سر۔ بہاں کا تیر بھجے کہاں سے معلوم ہو گا۔  
کرع ڈکن نے کہا۔

میرے پی اے سے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو کرع ڈکن نے رسیور رکھ کر اپنی پرستی سکرٹری کو انٹر کام پر کال کر کے کہ دیا کہ وہ چیف سکرٹری کے پی اے سے زندگی ریسرو ہے ایسے یاتا کے ڈاکٹر چارلس کافون تھے معلوم کر کے اسے ہتائے اور پھر اس نے انٹر کام کا رسیور رکھی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک تناسب جسم کی خوبصورت مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے شوخ رنگ کا اسکرٹ بھٹکا ہوا تھا۔ لیٹنڈ بیگ اس کے کانڈے سے لٹکا ہوا تھا۔ ہرے پر خاصی مخصوصیت اور غصکی تھی۔ آنکھیں جلی اور قدرے خوابناک ہی تھیں۔ یاں

کہا۔ ڈگڈی تو اور بھی اچھا ہو گیا۔ تو ستو پا کیشیا سے ایک زریں  
پاسدان جس کاتام ڈاکٹر عباس ہے انداز کر کے وہاں لایا گیا ہے اور  
وہاں اسے براؤن ہاؤس میں رکھا گیا ہے۔ وہ زریں انقلاب کے کسی  
اہم فارمولے پر کام کر رہا ہے جبکہ پا کیشیا سیکرٹ سروس کا ایک  
گروپ اپنے معروف نجیت عمران کی سربراہی میں اس ڈاکٹر عباس اور  
اس کے فارمولے کو داہس حاصل کرنے کے لئے وہاں کسی بھی وقت  
بچنے والا ہے اور اس باران کی ہلاکت کا مشن ہماری بھنسی کو  
تصویں طور پر دیا گیا ہے۔ یاتا میں ان کے خلاف کام کرنے کے لئے  
میں نے شومیری سیکشن کا انتخاب کیا ہے۔ جبکہ تم اور جہارا سیکشن  
زریں ایسے میں سکورٹی کی بجگ لے گاتا کہ اگر پا کیشیا نجیت یاتا سے  
یعنی سلامت زریں ایسے میں بچنے بھی جائیں تو تم ان کا خاتمہ کر سکو۔  
جبکہ سیکرٹری صاحب نے ڈاکٹر چارلس اور وہاں کے سکورٹی  
انچارج کر تھے جاکسن کو احکامات دے دیئے ہیں۔ وہ اب سیری ما تھی  
میں کام کریں گے۔ تم اپنے سیکشن سیست وہاں بچنے جاؤ۔ کرتل  
ڈکسن نے کہا۔ جبکہ شومیری بھی اس دوران فائل پڑھ کر بند کر چکی  
تھی۔

چیف میں کسی صورت اٹھیں یاتا سے باہر نہ نہ کہا جائے دوں  
گی۔ آپ بے لکر ہیں۔ شومیری نے سکراتے ہوئے کہا۔  
تجھے معلوم ہے۔ لیکن پھر بھی احتیاط اسی ریجی ایسے کی سکورٹی

اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو کرتل ڈکسن نے ایک طرف پہلی  
ہوئی فائل انٹھا کر شومیری کی طرف بڑھا دی۔

“اے بڑا لوپھر تم سب کچھ کچھ جاؤ گی۔” کرتل ڈکسن نے  
کہا اور شومیری نے اشیات میں سر بلاتے ہوئے فائل کھولی اور اسے  
پہنچنے میں معروف ہو گئی۔ جبکہ کرتل ڈکسن نے قون کار سیور انٹھا  
اور نسیر پرس کرنے شروع کر دیے۔  
“مارٹی بول رہا ہوں۔” دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز  
ستائی دی۔

“چیف بول رہا ہوں۔” کرتل ڈکسن نے کہا۔  
“لیں سر۔” دوسری طرف سے بولنے والے کا بھر بھر  
مودیات ہو گیا۔

“مارٹی تم فوراً سیرے آفس آ جاؤ۔” کرتل ڈکسن نے کہا اور  
وہ سیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک لےے قد اور دردشی  
جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے کرتل ڈکسن اور شومیری کو سلام  
کیا اور شومیری کے ساتھ ہی دوسری کری پر بیٹھ گیا۔ جبکہ شومیری  
اسی طرح فائل کے مطالعے میں معروف تھی۔

“مارٹی یاتا کے قریب زریں ریجی ریجی ایسے ہے۔ کیا تم وہاں کبھی  
گئے ہو۔” کرتل ڈکسن نے کہا۔

“لیں بس، دو تین بار وہاں جانے کااتفاق ہوا ہے۔ وہاں کے  
انچارج ڈاکٹر چارلس میرے عنیدوں میں سے ہیں۔” مارٹی نے

۔ آپ بے فکر میں چیف آپ کو شرمندگی تھیں ہو گی ۔ ۔ ۔ ٹو سیری  
اور مارٹی دو توں نے یا اعتماد لجئے میں کہا۔  
۔ اولے کے آپ تم دو توں جا سکتے ہو۔ میں ڈاکٹر چارلس کو فون  
کر کے مارٹی کے بارے میں بتا دوں گا۔ کرتل ڈکن نے کہا تو دو توں  
انہ کوئے ہوئے اور پھر سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ضروری ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ یاتا کی بجائے کسی اور رائے  
سے وہاں بیٹھیں یا کسی سرکاری ہیلی کا پڑیں بھی وہاں بیٹھ کر کے ہیں۔  
اس لئے وہاں مارٹی کی موجودگی ضرور ہے۔ ۔ ۔ ۔ کرتل ڈکن نے  
کہا۔

۔ میں یاں صحیح ہے۔ ۔ ۔ ۔ ٹو سیری نے مسکراتے ہوئے  
جواب دیا۔

۔ آپ بے فکر میں چیف میں کرتل جاکن کو بھی جانتا ہوں۔  
میں نے وہاں کاچپ چپ دیکھا ہوا ہے۔ اس لئے وہاں وہ لوگ بیٹھ بھی  
گئے تو دوسرا سانس نالے سکیں گے۔ ۔ ۔ ۔ مارٹی نے کہا۔

۔ یہ اہمی خطرناک ترین بیکٹ ہیں۔ اس لئے انہیں عام بیکٹ  
نہ کھا جائے۔ ۔ ۔ ۔ کرتل ڈکن نے کہا۔

۔ میں چیف، ہم کجھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ٹو سیری اور مارٹی دو توں نے یہ  
جواب دیا۔

۔ تم دو توں اپنا اپنا لاکھ ٹھیک ہتھے کے لئے آزاد ہو۔ میں جباری  
کی کارروائی میں مداخلت نہیں کروں گا۔ لیکن ۔ ۔ ۔ سن لو کہ صدر  
صاحب نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر ڈاکٹر جیس کو داپس لے جایا گیا  
اور یہ لوگ ہلاک نہ ہوئے تو بیٹھی کو ختم کر دیا جائے گا اور  
قانون کے مطابق ڈیکھ آڑ جباری کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے یہ  
مشن نہ صرف تم دو توں اور جبارے سیکشن کی یہ۔ کامش ہے۔ ۔ ۔ ۔  
پوری آنکھی کی بقا کامش بھی ہے۔ ۔ ۔ ۔ کرتل ڈکن نے کہا۔

اوہ، میرا یہ مطلب ہیں تھا عمران صاحب بلکہ میں اس بات پر  
جیران ہو رہا ہوں کہ ایک ذرعی ساتھدان نے آخرالیٰ کیا تھا واد کی  
ہے کہ جس کے لئے اسے ایکر دیا نے انہوا کیا ہے اور اب سیکرت  
سروس اسے برآمد کرنے کا مشن لے کر جا رہی ہے۔ صدر نے

کہا۔

چوہے مار گویاں۔ عمران نے بڑے معصوم سے لجے میں

کہ تو سب بے اختیار انس پڑے۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ بتانا نہیں چلتے۔ صدر نے  
سکراتے ہوئے کہا۔

بھلے اس نے کبھی کچھ بتایا ہے جواب بتائے گا۔ ہر بار چیف اسے  
ہماری گردان پر سوار کر دتا ہے۔ سچائے کہ اس سے تجھات ملے  
گی۔ تصور نے متینتے ہوئے کہا۔

کیا کہ رہے ہو تصور سہوش میں رہ کر بات کیا کرو سمجھے۔ جو یا  
نے یہ لکھت ہرا تے ہوئے لجے میں کہا۔

میں نے خلط تو نہیں کہا۔ چلو تم پوچھ کر دیکھو اوس سے کہ کیا  
میں ہے ہمارا۔ تصور نے اسی طرح تحلاکے ہوئے لجے میں کہا۔  
میں نے بھی خلط نہیں کہا تصور۔ عمران نے سکراتے  
ہوئے کہا۔

کیسے ہو سکتا ہے۔ تم مذاق کر رہے ہو۔ بہر حال اب تمہیں  
وائقی بتانا ہو گا کہ مشن کیا ہے۔ درست میں ساتھیوں سمیت واپس چلی

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکر دیا کی ریاست میکے کو اور یاتا  
کے سرحدی شہر لاوس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ  
سب ایکر میں میک اپ میں تھے۔ پاکیشیا سے وہ کافرستان اور  
کافرستان سے وہ جو یہی ایکر دیا اور پھر ہاں سے ولگشن چکھے تھے اور  
ولگشن سے وہ لاوس کی قلات پر سوار ہو کر ہاں ہنچے تھے۔ اس طرح  
اٹھیں مسلسل سفر کرتے ہوئے دور و دور گئے تھے۔ وہ سب اس  
وقت کمرے میں بیٹھے ہات کافی پینے میں صرف تھے۔

عمران صاحب چیف نے ہتایا تھا کہ ہم نے کسی زندگی  
ساتھدان کو جسے انہوا کیا گیا ہے واپس لے جاتا ہے۔ صدر  
لے کہا۔

تو ہمارا کیا خیال ہے کہ ہمارا چیف خلط بیانی بھی کر سکتا  
ہے۔ عمران نے کہا۔

• چلو میں تو اپنی دم پر نلچتا ہوں اور تم کیا کرتے ہو۔ عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔  
 • بکواس ہند کرو اور ہمیں ہتاو کہ کیا سلسلہ ہے۔ جو یا نے کہا یعنی اس سے بھلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گفتگو اٹھی اور وہ بیے اختیار چوتک پڑے۔  
 • میں مائیکل بول رہا ہوں۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کہا اور ساقہ ہی اس نے لاڈر کا بیٹن بھی پر لک کر دیا۔  
 • میکٹر بول رہا ہوں سڑما مائیکل۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ستائی دی۔  
 • میں کیا پورٹ ہے۔ عمران نے کہا۔  
 • سڑما مائیکل آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے استقبال کے لئے ایکریا کی معروف ترین بحث شومیری اپنے پورے سیکشن سیست جاں موجود ہے اور وہ لوگ پورے یاتا میں آپ لوگوں کو شرک کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سیست سب ہو گک پڑے۔  
 • شومیری کیا کوئی خاتون ہے۔ کس بحثی سے متعلق ہے۔  
 • عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔  
 • آپ کو ہمادیا ہوں۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ سے بات پاہر نہیں لٹکے گی۔ شومیری یاتا کی رہنے والی ہے۔ اس کے والد کا نام کر مثل ہے اور اس وقت پورے ایکریا میں کر مثل گلیوں کا جال

جاؤں گی۔ سور درست کہ رہا ہے اگر تمہیں ہم پر ہی اعتماد ہیں ہے تو ہمارا جہاڑے ساتھ ہے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو یا اس بارہ عمران پر چڑھ دوڑی تھی اور سور کا یگدا ہوا پھرہ یے اختیار کھل المعا تھا۔

• تم اپنے چیف کو فون کر کے پوچھ لو۔ میں نے واقعی غلط نہیں کہا۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چوتک پڑے۔  
 • عمران صاحب کیا یہ فارمولہ ازرقی چوہوں کی ہلاکت کا ہے۔ اچانک کیپشن شکل نے کہا۔

• ظاہر ہے ترمی سائنسدان نے زریں چھوپے مارنے کی گویاں ہی لجاد کرتی ہیں۔ اب روپوش چھوپے تو اس کے ہاتھ آنے سے رہے۔ تو دیے ہی سکلت سروس کے درکن ہوتے ہیں۔ عمران نے منہتاتے ہوئے جواب دیا تو اس بارہ جو یا سیست سب کے ہی مت بگو گے۔  
 • تم، تم ہمیں بھج ہے کہ رہے ہو۔ ہمیں۔ جو یا نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

• چھوپے مل بنا کر اور چھپ کر بہت ہیں اور سکلت سروس بھی کام کرتی ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔  
 • اور تم ہمارے لیڈر ہو۔ جو یا نے پھلاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

• یہ دوہو ہا ہے جو اپنی دم پر ناچنے لگتا ہے۔ سور نے بھٹاکے ہونے لمحے میں کہا اور اس بار سب بے اختیار اس پڑے۔

آپ سے بھی کوئی رابطہ ہو سکتا ہے۔ میکڑو نے کہا۔  
 اگر اس شو میری کو ہماری طرف سے کوئی نقصان پہنچ جائے تو  
 جیسی تو افسوس نہیں ہو گا۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے  
 میکڑو بے اختیار ہنس پڑا۔  
 سرزمائیکل ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ دور سے میری عینہ ضرور  
 ہے اور اب بھی مجھ سے اس کی ملاقات اچھے ماحول میں ہوتی ہے۔  
 یعنی مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پھر وہ خود اپنا برائی ملا سوچ  
 سکتی ہے اور آپ کو معلومات فراہم کرنا میرا بڑیں ہے اور یہیں۔  
 میکڑو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 اُو کے اب شو میری کا حلیہ بتا دو۔ عمران نے مسکراتے  
 ہوئے کہا تو دوسری طرف سے حلیہ بتادیا گیا۔  
 اس کے سیکشن کے افراد کے بارے میں بھی معلومات ہوں گی  
 جیسیں۔ عمران نے کہا۔  
 میری تسلیم کے افراد واقعہ ہیں۔ میکڑو نے جواب دیا۔  
 یعنی ابھی تم نے خود بتایا ہے کہ ان کا تعلق بھی یاتا سے  
 ہے۔ عمران نے کہا۔  
 یہ بات مجھے شو میری نے خود بتائی تھی۔ میکڑو نے جواب  
 دیتے ہوئے کہا۔  
 یہ شو میری صاحبہ کہاں رہتی ہے اور اس کا کوئی فون نہیں

پھیلا ہوا ہے۔ ان سب کی مالکہ دراصل شو میری ہی ہے۔ کیونکہ  
 اپنے والد کی اکلوتی ہیٹھی ہے۔ وہ بیٹے ایکریہماں کی بلیک ہجنسی میں کام  
 کرتی ہی ہے۔ بظاہر مخصوص اور خوبصورت لڑکی ہے۔ لیکن  
 درحقیقت اہمیتی تیز طرار، قعال، قیمن اور نشانہ بازی اور مارشل  
 آرٹ کی بھی ماہر ہے۔ حدود بند سفاک قاتم ہے اور اہمیتی ذہانت سے  
 اپنا جمال شکار کے گرد پھیلاتی ہے۔ شو میری میری دور کی عینہ بھی ہے  
 لیکن ہمارے اور اس کے خاندان کے درمیان گذشت دو سالوں سے  
 رابطہ نہیں ہے۔ لیکن شو میری مجھ سے ملتی رہتی ہے۔ اس نے مجھے اس  
 کے بارے میں علم ہے۔ ایکریہماں ایک خصوصی ہجنسی چحد سال  
 بیٹے قائم کی تھی جس کا تام براون نائگرڈ ہے۔ جسے کوڈیں بیٹی کہا  
 جاتا ہے۔ اس کا چیف کرعل ڈکن ہے۔ کرعل ڈکن بھی بیٹے  
 ریڈ ہجنسی کا چیف رہا ہے۔ اب وہ بیٹی کا انتظام ہے۔ اس کا  
 ہیڈ آفس ناراک میں ہے۔ شو میری بھی ناراک میں رہتی ہے اور بیٹی  
 کی سیکشن چیف ہے اور اس کا سیکشن اہمیتی بھرناک سمجھا جاتا ہے اور  
 اس کے سیکشن کے تمام افراد بھی یاتا کے رہنے والے ہیں۔ میکڑو نے  
 تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
 جیسیں کیے معلوم ہوا کہ وہ ہمارے خلاف کام کر رہی ہے۔  
 عمران نے پوچھا۔

شو میری نے مجھے خود بتایا ہے کہ وہ ہمارا پاکیشی سیکٹ سروس  
 کے خلاف کام کرنے آئی، ہوئی ہے۔ اب اسے تو یہ معلوم نہ تھا کہ میرا

یہ ایک بھیسا ہے سہماں کی بھیساں وسائل اور کارکردگی کے لحاظ  
کے پوری دنیا میں نہروں کمگی جاتی ہیں۔ اسی لئے تو میں سہماں رک  
جیا تھا۔ بہر حال اب میں تمہیں اصل مشن کے بارے میں بتاؤں۔  
کیونکہ بیٹی کے بارے میں کسی حد تک مجھے معلوم ہے کہ یہ یعنی  
نامی شاندار جاہری ہے اور اگر اسے پا کیشیا سیکرٹ سروس کے  
 مقابلے پر لاایا جا رہا ہے تو ظاہر ہے اسے اس قابل سمجھا گیا ہو گا۔  
دوسری اہم بات جو میکنزیوں نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ شو میری اور اس  
کے سیشن کا تعلق یاتا سے ہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یاتا کے  
بیچے سے واقف ہوں گے جبکہ ہم ہمیں بار و بار جاہر ہے ہیں۔  
غمran نے سخنیہ لجھے میں کہا۔

”غمran صاحب ہم نے تو اس ساستدان کو برآمد کرتا ہے اور وہ  
ظاہر ہے یاتا کے کسی ہوشی میں تو نہیں ہو گا کسی ترعی انسی ثبوت  
میں ہی ہو گا۔ کیپشن ٹھکیل نے کہا۔

”ہاں یاتا سے چار سو کلو میٹر کے فاصلے پر وسیع و عریض ایریا ہے۔  
جس کے گرد باقاعدہ چار دیواری ڈال کر اسے محفوظ کیا گیا ہے۔ اس کا  
ایک ہی گیٹ ہے جو اس سڑک پر ہے جو یاتا سے جاتی ہے۔ اس کو  
سڑک ایک گردی پل پر ریروچ ایریا کہا جاتا ہے۔ اس ریروچ ایریے میں کافی  
گمارتیں بھی ہیں اور وسیع و عریض کھیت۔ بھی سہماں سکورٹی کا اہتمامی  
نفت تین اسٹکام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اندر ایک ایسی گمارت ہے  
جسے براومن ہاؤس کہا جاتا ہے۔ یہ باقاعدہ جیل کی طرح بننے والی ہے اور

بتاؤ۔ گمراں نے کہا۔  
”سہماں یاتا میں ان کا آبائی گمر تو تمہاریکن پھر اسے فردخت کر دیا  
گی۔ البتہ اگر آپ کہیں تو میں خصوصی طور پر معلوم کر سکتا ہوں۔  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کب تک معلوم ہو سکے گا۔ گمراں نے پوچھا۔  
”دو چار گھنٹے لگ جائیں گے۔ میکنزیو نے کہا۔  
”اوے معلوم کرو اور یہ بتاؤ کہ یاتا میں تم نے ہمارے لئے کوئی  
بندوبست کیا ہے یا نہیں۔ گمراں نے کہا۔

”ہاں یاتا میں ریڈی سی کالوٹی میں کوئی تیر المبارہ آپ کے لئے  
خصوص ہے۔ اس پر تیروں والا تالا لگا ہوا ہے۔ تیر میں ہمارے ہوں۔  
اس میں دو کاریں بھی ہیں اور دوسرا ضروری سامان بھی۔ میکنزیو  
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاک کھونے کا تیر پتا دیا۔

”اوے کے میں بہر حال جہاری کاں کا منتظر ہوں گا۔ گمراں  
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ میکنزیو کون ہے۔ جو یا نے کہا۔  
”یاتا کے ایک کلب کا مالک اور پیغمبر۔ پیغمبر کا دھنہ کرتا  
ہے۔ گمراں نے جواب دیا۔

”غمran صاحب اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمارے بارے میں  
ایک بھی میں اطلاعات بھلے ہی بھلے پکی ہیں۔ حالانکہ ہم نے بڑا میا چکر کاٹا  
ہے۔ صدر نے کہا۔

پونے والی تحقیق کے بارے میں تفصیل ہادی۔  
اس میں ایسی کیا اہمیت ہے جس کے لئے چیف پاکل، ہورے  
ہیں ہو ہے۔ سورتے منہ ہناتے ہوئے کہا۔  
جس اندازہ نہیں ہے سور کہ انسانوں کے لئے پیدا کی جانے  
والی خوراک کا کتنا حصہ زریع چوپے کھا جاتے ہیں اور آستہ آتے والا  
اور خوراک کے حصول کا دور ہو گا۔ جس ملک اور جس قوم کے پاس  
خوراک جتنی زیادہ ہو گی وہ ملک اور قوم اتنی ہی زیادہ طاقتور اور سب  
ہو گی۔ وہ قومیں جو اپنی خوراک کے لئے دوسروں کی دست نگر ہوں گی  
یا لٹک اور دوسری صفتی پیداوار کے باوجود اتنی طاقتورت ہوں گی کہ  
دوسروں کے تاجائز مطالبات کو روک رکھیں۔ اس لئے تو ایکریہ میانے  
ڈاکٹر عباس اور اس کے فارمولے کو پالکیتی سے اخوا کرایا ہے۔  
اپنی اس سدی کی انتقالی لحاظ ہے۔ درود میکے کو دیے ہی گذم کا  
غم کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے وہاں یاتا کے ریسربچ ایسے ہیں ان کے پاس  
ذہنی زریع سائنسوں کی کمی ہے اور نہ ہی ریسربچ کی۔ عمران نے  
وابدیتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب درست کہ رہے ہیں سور۔ دنیا کی آبادی اہمیتی  
تینی سے بڑھ رہی ہے۔ سائنسدان یماریوں کے خلاف جنگ کر  
اہے ایں۔ اس طرح بھی موت کی شرح کم ہوتی جا رہی ہے اور اس  
سے بھی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس تجزی سے دنیا کی آبادی  
بڑھ رہی ہے۔ آستہ خوراک کا حصول دنیا کا سب سے بڑا سند

اس کے گرد اہمیتی سخت ترین حقوقی استقلالات کے گے ہیں۔ ڈاکٹر  
عباس کو لازماً براؤن ہاؤس میں رکھا گیا ہو گا اور اس کا فارمولہ بھی وہیں  
 موجود ہو گا اور یہ بھی ہتا دوں کہ اگر بھی ٹیٹی نے یاتا میں ہمارے  
استقلال کے لئے سیکشن بھیجا ہے۔ تو لا محالہ اس زرعی ریسربچ ایسے  
ہیں بھی خصوصی حقوقی استقلالات کے ہوں گے۔ عمران نے  
کہا۔

عمران صاحب آپ یہ تو یہاں کہ آخر ایسا کون سافار مولانا ڈاکٹر  
عباس نے لحاظ کیا ہے جس کے لئے اس قدر بھاگ دوں ہو رہی ہے۔  
مقدار نے کہا۔

میں نے بتایا تو ہے کہ ڈاکٹر عباس نے ہو ہے مار گویاں لحاظ کی  
ہیں۔ عمران نے کہا۔

سید حمی طرح تفصیل ہتا۔ جو یا نے یہ لفظ آنکھیں لٹکتے  
ہوئے صستوی لجھے میں کہا۔

اڑے اڑے ابھی صرف گوایوں کا نام ہی سناتے ہیں اور جہاری  
آنکھیں پھٹنے لگی ہیں۔ اگر آزمائیں تو کیا ہو گا۔ عمران نے کہا تو  
سب بے اختیار، میں پڑے۔

جہارا مطلب ہے کہ میں ہو ہیا ہوں۔ کیوں۔ جو یا نے  
اس بار حقیقی فصلیے لجھے میں کہا۔

سور ہتا سکتا ہے کہ تم شیرتی ہو یا اب کیا کیوں۔ پھر حال میں  
تفصیل ہتا ہوں۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹھیکی سیدیا

بڑی سی جیپ کھجتوں کے درمیان دوڑتی ہوئی تیزی سے آگئے بڑی  
پلی جا رہی تھی۔ حدائقہ تک پہنچنے ہوئے کھجتوں میں پختہ اور فراخ  
سرکیس بینی ہوئی تھیں اور ان سڑکوں پر زریں ایسیے کی خصوصیں۔  
دوڑتی ہوئی تکڑا رہی تھیں۔ یہ سب تجرباتی کیست تھے جہاں ریسرچ  
کے لئے یا قائدہ فصلیں، سیریاں اور پہنچدار احتساب پیدا کی جاتی تھیں۔  
ان کے لئے بڑے بڑے بلاک خصوصیں کر دیتے جاتے تھے اور پھر وہاں  
کا گلد ریسرچ کرنے والے سائنسدانوں کی زر نگرانی وہاں کام کرتا رہتا  
تھا۔ جیپ کی دارائیوں کی سیٹ پر باور دی ڈرائیور موجود تھا۔ اس کے  
ساتھ والی سیٹ پر ڈاکٹر روتالا اور عقیقی سیٹ پر ڈاکٹر جیس اور ڈاکٹر  
دائرٹ پیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب اس وقت اس خصوصی بلاک کی  
طرف جا رہے تھے جسے ڈاکٹر جیس کے لئے خصوصی کیا گیا تھا جو نک  
گیری سیٹیاکی کاشت کے لئے خاص نائب کی میٹی چلہے ہوئی ہے اور

ہو گا۔ کمپین شکل نے کہا۔

“مران صاحب زریں ریسرچ ایسیے میں دوسرے ملکوں کے درمیان  
سائنسدان تو آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ اس نے آپ ایسا کوئی جگہ  
چلا میں کہ ہم کسی ملک کے سائنسدانوں کی صورت میں وہاں کاوس  
کر سکیں۔ اس طرح ہم وہاں کے حالات کا جائزہ بھی لے لیں گے اور  
ڈاکٹر جیس سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔” صدر نے کہا۔

“میرے ذہن میں بھی یہ آئی ہے آیا تھا اور اس کے لئے میں نے  
خصوصی کافیں تھیں۔ بھی سیار کرنے تھے۔ یہ میکزوں کی کال کے بو  
اب یہ آئی ہے اور اپ کرتا ہے گا کیونکہ موجودہ حالات میں وہاں ہم  
کی نئے نہیں جانے دیتا۔” مران نے جواب دیا۔

“تو پھر آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے۔” صدر نے کہا۔

“ایک صورت ہو سکتی ہے کہ شوسمیری کی جگہ جو یا لے لے اس  
اس کے ساتھیوں کی جگہ ہم لے لیں۔ اس کے بعد ہم وہاں سکونتی کا  
جانشہ لینے پہنچ جائیں گے۔ پھر آگئے ہو ہو گا دیکھا جائے گا۔” مران  
نے کہا۔

“اگر میں جو یا شوسمیری بن سکیں تو۔” صدر نے کہا۔

“تو کوئی بات نہیں۔ شوسمیری، میں جو یا بن جائے گی۔ میکنہو بنا  
رہا تھا کہ وہ بھی کسی طرح کم نہیں ہے۔” مران نے کہا۔

“ہونہ سے تو اپ تمہاری راں اس پر پہنچنے لگی ہے کیوں۔” جو یا  
نے ہڑاتے ہوئے لجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

اکڑوں پیٹھ کر مٹی کو کافی درستک چھیک کرتا۔ پھر آگے بڑھ جاتا اور پھر  
ڈھیلے انہما انہما کر بازو گھما کر پھینک دیتا۔ اس طرح وہ سڑک سے کافی  
دور بیچ گیا۔ اب سڑک اور اس پر موجود جیپ اسے چھوٹی سی نظر آئی  
تھی۔ ڈاکٹر رابرت اور ڈاکٹر روتالڈ شاید تھک کر جیپ کے اندر پیٹھ  
گئے تھے۔ کیونکہ وہ سڑک پر نظر نہ آ رہے تھے۔ تھوڑی در بعد ڈاکٹر  
عباس اس اوپنی دیوار کے قریب پہنچ کر زین پر اکڑوں پیٹھ گیا۔ لیکن  
اس کی نظریں دیوار پر تھیں۔ دیوار خاصی اوپنی تھی اور اس پر  
خاردار تاروں کا بحال سا پھیلا ہوا تھا اور تقریباً ہر دس فٹ کے بعد  
یاقاude طاقتور مرکری بلب بھی لگے ہوئے تھے۔ اچانک ڈاکٹر عباس  
ایک بلب کے ہولڈر کو دیکھ کر چوتک پڑا۔ یہ ہولڈر ٹوٹا ہوا تھا اور  
خور سے دیکھنے پر ہی دکھاتی رہتا تھا۔ ڈاکٹر عباس نے پیٹھے پیٹھے کوٹ  
کی اندر روئی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جلد لگوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا  
تو اس کے ہاتھ میں ایک ماسکر فلکاپی تھی۔ یہ وہ ماسکر فلکاپی تھی جس  
میں ٹھیک سینیا کا ریسرچ شدہ فارموں میں موجود تھا۔ ڈاکٹر عباس نے آج  
کافی در کام کر کے یہ فلکاپی سیار کی تھی۔ اس میں اس نے غلط ڈایاگرام  
کو درست کر کے فیڈ کیا تھا۔ جبکہ غلط ڈایاگرام والی فلکاپی دیے ہی  
ہوں ہاؤس میں موجود تھی۔ اس فلکاپی کو ڈاکٹر عباس نے خصوصی  
سینٹرل میں پہنچ کیا تھا جس کی وجہ سے مرطوب آب دیا جائی۔  
بارش یا دھوپ کا اثر اس پر نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ساتھ وہ ابھ کروہ ہوا  
اور اس نے یلٹت بارہ کو پوری قوت سے گھمایا اور دوسرے لمحے اس

اس ناٹپ کی مٹی کا بلاک چار دیواری کے قریب واقع تھا۔ یہ بلاک  
پھاس ایکڑ کے رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ تقریباً دو گھنٹوں کی ڈرائیو کے بعد  
جیپ اس بلاک کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ کیونکہ یہ بلاک ڈاکٹر  
رابرت اور ڈاکٹر روتالڈ کے لئے بھی مخصوص تھا اس لئے اس وقت  
اسے ڈاکٹر عباس کو دکھاتے لانے تھے ماکہ اگر ڈاکٹر عباس اسے قبول  
کرے تو پھر باقاعدہ مہمان علیحدہ تسبیبات کرائی جا سکیں۔ جیپ رکھے  
ہی وہ ٹیکنوں جیپ سے اترائے۔ جبکہ ڈرائیور دیے ہی جیپ میں ہملا  
رہا۔

”ڈاکٹر عباس ہم نے اپنے طور پر تو درست بلاک کا انتخاب کیا ہے  
پھر بھی آپ اسے خود چھیک کر لیں۔“ ڈاکٹر رابرت نے کہا۔  
”جی ہاں شکریہ۔“ ڈاکٹر عباس نے گما اور آگے بڑھ گیا جبکہ  
ڈاکٹر رابرت اور ڈاکٹر روتالڈ جس رک گئے تھے۔ ڈاکٹر عباس تھک  
کر کہیں کہیں سے مٹی انہما تھا۔ پھر اس کے ڈھیلے کو اس انداز میں گھما  
کر پھینکتا ہے کہ کٹ کا باولر یا لیمیٹر ہے۔ جب وہ ڈھیلے میں پر گز  
کر ٹوٹ جاتا تو ڈاکٹر عباس آگے بڑھ کر اسے ہوں سے کافی درستک  
دیکھتا ہے۔ یہ شاید مٹی کی پھینکنگ کا کوئی خاص طریقہ تھا۔  
”ڈاکٹر عباس یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔“ ڈاکٹر رابرت کی اوپنی  
آواز ستائی دی۔

” یہ مٹی کی کوئی چھیک کرنے کا خاص پاکیشائی طریقہ ہے۔“  
ڈاکٹر عباس نے مزکر اوپنی آواز میں کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ وہ بار بار

ہے سن رہا ہوں۔ ڈاکٹر عباس کے لمحے میں حیرت تھی۔ وہی۔  
بات تھی بھی درست کیونکہ اس نے واقعی نام پہلی بار سننا تھا۔  
تو آپ کا یا آپ کی ریسرچ کا تعلق حکومت پاکیشیا سے نہیں تھا۔  
آپ نے کوئی رپورٹ نہیں دی تھی وہاں اس فارمولے کے سے  
یہی۔ ڈاکٹر رابرٹ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔  
نہیں میں اسے بھٹے اپنے طور پر مکمل کرنا چاہتا تھا۔ پھر حکومت  
سے پات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی کام ہوا مجھے انہوں کر دیا گیا۔  
ڈاکٹر عباس نے جواب دیا۔

پھر یہ بات پاکیشیا سکرٹ سروس میک کیے بھیج گئی اور انہیں  
اس فارمولے کی تفصیلات کا علم کیے ہو گیا۔ ڈاکٹر رابرٹ نے  
کہا۔

کیا مطلب، میں آپ کی بات سمجھا تھیں ہوں۔ پھر آپ بھل کر  
بات کریں۔ ڈاکٹر عباس نے انجھے ہونے لمحے میں کہا۔  
آپ کی ریاستی اور فارمولے کی واپسی کے لئے پاکیشیا کی سکرٹ  
سروس بھاں بھیڑ پری ہے۔ اس نے حکومت ایکریمیا تے یہاں اور می  
ایریے میں اور یاتا میں باقاعدہ ان کے خاتمے اور انہیں روکنے کے  
انعقادات کے ہیں۔ حکومت کی خصوصی ہبھیسی بیٹی کے ایک سیکشن  
کی بھاں ڈیوٹی نکالی گئی ہے اور دوسرے سیکشن کو یاتا میں تینیں کیا  
گیا ہے۔ ڈرائیور جو ہمارے ساتھ تھا وہ اس ہبھیسی کا آدمی تھا۔ اب  
آپ کی اہتمامی کٹوی حفاظت کی جائے گی۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

کے ہاتھ سے مائیکروفلیپ نکل کر اڑتی ہوئی دیوار پار کر کے دوسری  
طرف جا گری۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر عباس ایک بار پھر بیچے جھکا۔ اور  
اس نے میں کا ایک ڈھیلا اٹھا کر اسے پوری قوت سے بازوں مکھا کر دیوار  
پر مار دیا۔ اس طرح کچھ رہ تک دہ کرتا رہا پھر ہاتھ جھاؤ کر اور کانعوں  
اچکاتے ہوئے مڑا اور تیز تیز قدم المحتاوا اپس جیپ کی طرف ہٹھنے لگا۔  
جب وہ جیپ کے قریب ہے پھر تو ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ جیپ سے  
پاہر آگئے۔

کیا رہا ڈاکٹر عباس۔ ڈاکٹر رابرٹ نے پوچھا۔  
یہ بلاک ہر لحاظ سے درست ہے۔ میں نے ہر ہٹھ سے جھیک کریا  
ہے۔ آپ نے واقعی ہترین بلاک کا انتخاب کیا ہے۔ ڈاکٹر  
عباس نے سکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ کے  
ہجروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ جیپ میں سوار ہو کر  
واپس براؤن ہاؤس کی طرف رہا گئے۔ پھر جب جیپ براؤن ہاؤس کے  
سلسلے ہٹھ گئی تو ڈاکٹر عباس کو ۹۹۵۰ نوں اندر تک پھولنے آئے۔  
یہیں آپ بھی یقیناً تھک گئے ہوں گے۔ ڈاکٹر عباس نے  
کہا تو وہ دو توں سہلاتے ہوئے بیٹھ گئے۔

ڈاکٹر عباس کیا آپ کا کوئی تعلق پاکیشی سکرٹ سروس سے  
ہے۔ اپنیک ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر عباس بے اختیار  
چونکہ پڑے۔ ان کے پھر پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔  
پاکیشیا سکرٹ سروس، وہ کیا ہے۔ میں تو یہ نام بھی بار اپ

بھیختا۔ ڈاکٹر عیاس نے بڑا تھا۔ وہ واقعی اپنے جھٹا رہے تھے۔ کیونکہ جبکہ ان کے ذہن میں جو پلان تھا وہ یہ تھا کہ فارمولہ پاہر پھینک کر وہ پابندی نرم ہونے پر کسی دل کسی طرح بھان سے نکل جائیں گے اور پھر وہ کچھ دن چھپ کر گزار دیں گے۔ اس کے بعد جب ان کی تلاش شتم کر دی جائے گی تو وہ واپس آکر فارمولہ اٹھا کر واپس پا کیشیا بھیج جائیں گے۔ یا کم از کم وشن میں پا کیشیا تی سفارت خاتمے میں جا کر پناہ لے لیں گے۔ لیکن اپنی اہم معلوم تھا کہ عام سکوڑتی سے نکلا ہی مسئلہ ہوتا ہے جبکہ سیکرت ہجتی تو عام سکوڑتی سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے اور واقعی فرار کی کوشش میں اپنی گولی بھی ماری جا سکتی ہے۔ اس لئے اپنی تھیں تھیں۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

تحمیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں مزید محتاط رہوں گا۔ ڈاکٹر عیاس نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ اپنے کووا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر رونالڈ بھی اپنے کووا ہوا تو ان کے انتام میں ڈاکٹر عیاس بھی اپنے کووا ہے۔ پھر وہ دونوں واپس ٹپے گئے تو ڈاکٹر عیاس نے دروازہ بند کیا اور واپس آگر دوبارہ کری پر بیٹھ گرا اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ بات ان کے لئے واقعی حیرت انگیز تھی کہ پا کیشیا سیکرت سروس بھان انہیں اور ان کے فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے بخوبی ہے اور بھان ان کی حفاظت کے لئے باتھوڑے کسی سیکرت ہجتی کو تعینات کیا گیا ہے۔

اگر ڈاکٹر رابرٹ بھلے مجھے یہ بات بتا دیتے تو میں فارمولہ پاہر

حیرت ہے اپنیں کیسے سیرے انہوں کی اطلاع مل گئی۔ جبکہ میرا آبائی قصبہ تو دار الحکومت سے کافی قابلہ پر ہے اور پھر انہیں کیسے اس فارمولے کی تفصیل کا علم ہوا اور انہوں نے کیسے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا۔ یہ سب کچھ سیرے لئے اہمیت انگیز ہے۔ ڈاکٹر عیاس نے کہا۔

یہر حال میں تے یہ بات اس لئے بتائی ہے کہ آپ نے اپنے طور پر بھی محتاط رہتا ہے۔ کیونکہ سینکڑس ۶۰۰ سیلوں کے لوگ سائنسدانوں کی اہمیت اور قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے ایسا ہو کہ آپ کسی وجہ سے مشکوک ہو کر ان کے ہاتھوں نقصان اٹھانے پڑھیں۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

آنکھیں بند کر لیں۔ یہ بات ان کے لئے واقعی حیرت انگیز تھی کہ پا کیشیا سیکرت سروس بھان انہیں اور ان کے فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے بخوبی ہے اور بھان ان کی حفاظت کے لئے باتھوڑے کسی سیکرت ہجتی کو تعینات کیا گیا ہے۔

اگر ڈاکٹر رابرٹ بھلے مجھے یہ بات بتا دیتے تو میں فارمولہ پاہر

ناتی دی تو شومیری چونکہ بڑی۔ کیونکہ جنم کے پاس وہ رسیونگ  
مشین تھی جس کی مدد سے وہ یانا سے باہر ہونے والی فون کاںوں کو  
چیک کرتا تھا جس ایک کوئی تھی میں باقاعدہ اس مشین کو نصب کیا  
گی تھا۔ گو یانا سے باہر کی جانے والی فون کاںیں لاکھوں کی تعداد میں  
ہو سکتی تھیں۔ لیکن اس جدید ترین مشین میں ایسا سمن رکھا گیا تھا  
کہ اس مشین میں اگر چند الفاظ کو قیڈ کر دیا جائے تو پھر جس جس  
کال میں یہ الفاظ استعمال کئے جاتے۔ اے یہ مشین بیپ کر کے  
بندوڑ کر سکتی تھی اور اس جگہ کی نشاندہی بھی کر سکتی تھی۔ شومیری  
نے اس سلسلے میں جو الفاظ مشین میں قیڈ کرنے کے لئے منتخب کئے  
تھے ان میں ذریعی ایریا، فاکٹری عباس، فارمولہ، پرانس اور پاکیشیا کے  
الفاظ شامل تھے۔ اے یقین تھا کہ ان الفاظ کی مدد سے وہ کوئی نہ کوئی  
خاص بات چیک کر لیتے ہیں کامیاب ہو جائے گی اور اب جنم کی کال  
آنے پر وہ اس لئے چونکہ بڑی تھی کہ یقیناً کوئی کال ٹریس ہو گئی ہے۔  
—یہ کوئی خاص بات۔ — شومیری نے کہا۔

میڈم ایک کال ٹریس ہوئی ہے جو ہمارا یانا کے ایک کلب سے  
اس کے مالک سیکنزو نے سرحدی شہر میں واقع ایک ہوٹل میں کی ہے  
اس میں آپ کے پارے میں بھی تفصیلات بتائی گئی ہیں۔ دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

— اوہ، کیا بتایا گیا ہے۔ شومیری نے ہونک چھاتے ہوئے  
کہا۔

شومیری یاتا کی ایک رہائشی کاونٹی کی کوئی تھی کے ایک کمرے میں  
کرسی پر سٹھنی شراب کی چسکیاں لیتے میں صرف تھی۔ اس کا سیکش  
پورے یانا میں پاکیشانی بھنپھوں کو تلاش کرنے میں صرف تھا  
ان کے پاس اہتمامی جدید ترین کیرے تھے جن کی مدد سے وہ بہتر قسم  
کے ملک اپ کو چیک کر سکتے تھے اور اگر انہیں کسی پر شک پڑتا تو وہ  
جدید ترین آلات کی مدد سے دور سے ہی اس کا شکر بھی کر سکتے تھے۔ لی  
فی اہتمامی جدید ترین آلات کو استعمال کرنے میں مشہور تھی۔  
اچانک پاس بڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو شومیری نے  
چونکہ کہا تھا میں پکڑے ہوئے شراب کے جام کو سائیٹ پیٹھی پر رکھا  
اور رہا تھا کہ رسیور اٹھا لیا۔

— میں۔ — شومیری نے رسیور کو کان سے لٹکاتے ہوئے کہا۔  
— جنم بول رہا ہوں میڈم۔ دوسری طرف سے ایک مرد اداہ آواز

یہی بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم بھی فکس کر دتا۔ اس کے بعد تم نے دور سے اس کوٹھی کی اس انداز میں نگرانی کرنی ہے کہ جب میں تمہیں حکم دوں تم نے اس گیس کا سسٹم کو آن کر دتا ہے۔ شو میری نے کہا۔

“یہ میڈم، لیکن وہ لوگ کہاں پہنچیں گے۔ جیگر نے پوچھا۔

“ہو سکتا ہے آج ہی ہنچ جائیں یا دو تین روز مزید بھی لگ سکتے ہیں۔ لیکن تم نے اہتمامی، ہو شیاری سے کام کرتا ہے۔” شو میری نے کہا۔

“یہ میڈم۔” دوسری طرف سے کہا گیا تو شو میری نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے ذہن میں پاکیشی سیکرٹ کے خاتمے کا پورا نقشہ اپھر آیا تھا۔ پھر وہ کچھ درست بھی سوچتی رہی کہ اسے کیا کرنا چاہتے اور کیا نہیں۔ پھر اس نے ایک بار پھر فون کار رسیور اٹھایا اور شہر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

“حیرم بول رہا ہوں۔” رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے حیرم کی آواز سنائی دی۔

“شو میری بول رہی ہوں حیرم۔” شو میری نے کہا۔

“یہ میڈم۔” دوسری طرف سے کہا گیا۔

“جہاں کال رسیو کی گئی ہے اس جگہ اور اس قونٹی کو مارک کیا ہے تم نے۔” شو میری نے کہا۔

“میں آپ کو کال کی بیپ ساتا ہوں۔” دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر پہنچ لمحوں بعد بیپ چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور پھر آدمیوں میکڑو اور ماٹیکل کے درمیان تفصیلی باتیں جیت ہوتی رہی اور شو میری خاموش بھی یہ سب سنتی رہی۔ اس کے پھرے پر یہکے عکسے کے تاثرات اپھر آئے تھے۔

“آپ نے بیپ سن لی میڈم۔” بیپ ختم ہوتے پر حیرم کی آواز سنائی دی۔

“ہاں میرے تصور میں بھی یہ بات تھی کہ میکڑو کا رابطہ ان لوگوں سے ہو سکتا ہے۔ بہر حال تم اپنا کام جاری رکھو اور اب میں میکڑو کے اخلاق بھی قید کر دو۔” شو میری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دیا اور پھر ٹون آتے پر اس نے تیزی سے نہر پریس کرنے شروع کر دیے۔

“جیگر بول رہا ہوں۔” رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردات آواز سنائی دی۔

“شو میری بول رہی ہوں۔” شو میری نے کہا۔

“یہ میڈم۔” دوسری طرف سے بولنے والے کا بھر بھر مسونہ باندھ ہو گیا۔

“یہی کا لوٹی کوٹھی نہ راٹھارہ پاکیشی ایمیشنوں کے لئے یا ترکی گئی ہے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں ہنچ جاؤ۔ ابھی کوٹھی تعالیٰ ہی ہے۔” تم نے اس کے اندر ایکس دی پوائنٹ لصب کرنا ہے اور ساتھ

ہوٹل سی ویو کے کمرہ نہر ایک سو آٹھ میں ایک آہمی مائیکل ٹھہرا ہوا ہے۔ اس کے دوسرا ساتھی بھی ساتھ ہیں۔ جن کی تعداد کا مجھے یہم نہیں ہے۔ تم نے اپنیں اس انداز میں چیک کرنا ہے کہ اپنیں اس کا احساس ہے، تو سکے۔ ان کی تعداد اور ان کے جیلنے مخلوم کر کے مجھے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی سلسل نگرانی کرتی ہے اور جب وہ کسی بھی ذریعے سے یانا روانہ ہوں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔ شو میری نے کہا۔

یہ میڈم دوسری طرف سے کہا گیا۔

یہ سن لو کہ یہ لوگ ملک اپ میں ہوں گے۔ ویسے یہ پاکیشانی میں اور ان کا تعلق سیکرت سروس سے ہے اور یہ دیبا کے اہتمامی خطرناک سیکرت لیجٹ کچھے جاتے ہیں۔ اس نے تھاری معمولی سی غفلت ہیں اور تھارے آدمیوں کو نقصان بھی ہہچھا سکتی ہے۔ شو میری نے کہا۔

آپ بے فکر رہیں میڈم۔ تمام کام اہتمامی احتیاط سے ہو گا۔ رون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

میں یانا میں موجود ہوں۔ میرا فون نہر نوٹ کر لو اور مجھے ساتھ ساتھ اطلاع دیتے رہنا۔ شو میری نے کہا اور ساتھی اپنا قون نہر بتا دیا۔

اوکے میڈم۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شو میری نے اسیور کھو دیا۔

لک سیڈم، سرحدی شہر کے ہوٹل سی ویو میں کال کی گئی اور پر کال اس ہوٹل کے کمرہ نہر ایک سو آٹھ میں ڈائرکٹ کی گئی۔ جیرم نے جواب دیا۔

ہہاں سے اس سرحدی شہر کا رابطہ نہر کیا ہے۔ شو میری نے پوچھا تو جیرم نے نہر بتا دیا۔ شو میری نے کریڈل دیا دیا اور ایک بار پھر نوں آتے پر اس نے نہر پر میں کرنے شروع کر دیتے۔

ڈارک کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مرد ان آواز ستائی دی۔

روفن سے بات کرائیں میں شو میری بول رہی ہوں۔ شو میری نے کہا۔

ہو لڑ کریں۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔  
ہسلو روفن بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک اور مرد ان آواز ستائی دی۔

شو میری بول رہی ہوں روفن۔ شو میری نے کہا۔  
اوہ آپ، حکم فرمائیں۔ دوسری طرف سے ہونک کر لکا گیا۔

تھارے نے ایک کام نکل آیا ہے۔ شو میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ تو میری خوش قسمتی ہے میڈم کہ آپ مجھے یاد رکھتی ہیں۔ فرمائیں۔ روفن نے سرت بھرے مجھے میں کہا۔

راہل ہو گے۔ کوئی ان کی صوریات کے لاظا سے منابع تھی۔  
اندر دو کاریں بھی موجود تھیں اور اسلیے وغیرہ تھی۔ پوری کوئی کا  
راہنمائی کر رہا سب سنگ روم میں اکر بیٹھ گئے۔

اب کیا پروگرم ہے عمران صاحب۔ کیا اس شو میری کو تلاش  
کرتا ہے۔ صدر نے کہا۔

یاں، جب تک شو میری اور اس کا گروپ راستے سے نہیں بنتے گا  
بم رہی ایسے میں کارروائی کر سکتیں گے۔ عمران نے کہا اور  
پھر اس سے بھلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ناماؤس سی بو  
عمران کی ناک سے نکلی اور اس نے لاشعوری طور پر سائنس روکتے  
کی کوشش کی یہیں بے سود۔ اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریکی میں  
ڈوب گیا جیسے کبھی کاشٹر بند ہوتا ہے۔ پھر تاریکی میں جس طرح  
یہ چلتے ہیں اسی طرح اس کے دین میں بھی روشنی کے نقطے نکودار  
ہوتے اور پھر یہ نقطے پھیلتے چلے گئے اور پھر جیسے ہی عمران کی آنکھیں  
کسی اس نے بے اختیار انھیں کی کوشش کی۔ یہیں دوسرے لمحے اس  
کے ذہن کو جھکا سا نگاہ کیونکہ اس کا جسم صرف معمولی سی حرکت کر سکا  
تھا۔ اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ایک نظر میں دیکھ دیا کہ  
اک ایک بڑے سے کمرے میں لکڑی کی کرسی پر سٹھا ہے اور رسی کی مدد  
سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھا گیا ہے۔ اس نے گردن  
غمائی تو اس کے ہونٹ پھینگ گئے کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس  
کے دامیں یا میں اسی پوریش میں بندھے ہوئے موجود تھے اور ایک

عمران اپنے ساتھیوں سمت سرحدی شہر سے لوکل فلات کے  
ڈریجے یا تا ایس پورٹ ہمچا۔ میکڑو یا وہود کو شش کے شو میری کا رابط  
تھیر محلوم تک رکھا۔ اس نے عمران نے خود ہی یا تا ہمچ کر اس کے  
خلاف کام کرنے کا قیصہ کیا تھا اور اس فیصلے کے تحت وہ یا تا ہمچ تھے  
ایس پورٹ سے باہر آگر انہیں نے یہیں لیں اور انہیں سی ویو کا لوٹی  
جانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی در بعد وہ سی ویو کا لوٹی ہمچ کے تھے۔ یہیں  
انہیں نے کا لوٹی کے بھلے بھوک پر ہی چھوڑ دی تھیں اور پھر ان  
یکھیوں کے والپس چلے جانے کے بعد وہ پیدل ہی آگئے بڑھتے چلے گے  
اور تھوڑی سی کوشش کے بعد انہیں نے کوئی تھیر الہارہ تلاش کر  
لی۔ متوسط ناٹپ کی کوئی تھی۔ پھر انک پر تھروں والا تالا وہود تھا۔  
میکڑو نے چونکہ اسے تالا کھونے کا خصوصی تھیر بتا دیا تھا۔ اس نے  
عمران نے آسانی سے تالا کھول لیا اور پھر چھوٹا پھانک کھول کر وہ انہوں

سکراتے ہوئے جواب دیا۔  
لیکن اس شو میری نے ہمیں بے ہوش کرنے کا تکلف کیوں کیا  
ہے۔ صدر نے کہا۔

پاکیشیا سیکرت سروس سے ہاتھیں کرتے کا انداز حاصل کرنے  
کے لئے عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے  
اور پھر اس سے ہٹلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کرے کا دروازہ کھلا اور  
ایک تو جوان اور خوبصورت ایکریسمن لڑکی اندر داخل ہوتی۔ اس کے  
ہمراپ پر فاتحات سکراہت تھی۔ اس نے جیسا اور جیکٹ مجھی ہوتی  
تھی۔ اس کے یچھے دہلے پر قدار بھاری جسموں کے آدمی تھے۔ جن کے  
باخون میں مشین گنسیں تھیں۔ لڑکی عمران اور اس کے ساتھیوں کے  
سلسلے کچھ فاصلے پر موجود کری پڑے فاتحات انداز میں بیٹھ گئی۔ جکہ  
دونوں مشین گن بردار اس کے یچھے بڑے چوکتے انداز میں کھڑے  
تھے۔

تم میں سے عمران کون ہے یادوسرے لفکوں میں مائیکل کون  
ہے۔ اس لڑکی نے سکراتے ہوئے کہا تو عمران پوچھ پڑا۔  
ہٹلے اپنا تعارف کراؤ تو ماکہ لینے کے قرست کا اصول قائم رہے۔

عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔  
”اوہ، تو تم ہو مائیکل۔ میں نے ہماری آواز ہچان لی ہے۔ میرا  
نام شو میری ہے۔ وہی شو میری جس کا تفصیلی تعارف میکنزوٹے جسیں  
ਨون پر کرایا تھا۔“ لڑکی نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

لبے قد کا آدمی سب سے آخر میں موجود جو لیا کے بازوں میں انجکشن لگا  
تھا۔ عمران کے دائیں طرف صدر تھا جب کہ بائیں طرف تھیں  
کیپشن شکل اور آخر میں جو لیا موجود تھی اور ان کے جسموں میں ہر کس  
کے آثار بتایاں تھے۔

ہم کس کی قید میں ہیں مژا۔ عمران نے اس آدمی سے  
مطلب ہو کر کہا جو لیا کے بازوں میں انجکشن لگا کر اب مژا رہا تھا۔  
میڈم شو میری کی قید میں۔ اس آدمی نے سرو بجھے میں  
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم المحتاط ہر دنی دروازے کی  
طرف ہڑھ گیا اور عمران نے اپنے عقب میں موجود دونوں ہاتھوں کا  
ساتھیوں سے مکلنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ لیکن رسیاں اس انداز  
میں باندھی گئی تھیں کہ پا جو دشمن کو شش کے عمران کے بازوں  
پوزیشن میں نہ آسکے کہ وہ ناٹھوں میں موجود بلیڈوں کو استعمال گر  
سکے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے اور عمران  
نے جب اسیں بتایا کہ وہ شو میری کی قید میں ہیں تو ان کے ہمراپ  
سے گئے۔

اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ہبھاں سرحدی شہر سے ہی  
ہماری نگرانی شروع کر دی گئی تھی۔ جو بھاں تک ہوتی رہی اور سمجھے  
اس کا احساس رہی نہیں ہو سکا۔ صدر نے کہا۔  
”ہبھاں لگتا تو ایسی ہی ہے۔“ بہر حال اسیں اس شو میری کو تلاش نہیں  
کرنا پڑا۔ فی الحال تو ہبھی ہمارے لئے بڑا فائدہ ہے۔“ عمران نے

- ان کی کرسیوں کے عقب میں جا کر چکیک کرو۔ انہوں نے ریاں تو نہیں کھول لیں اور پھر فہیں کھوئے ہو کر ان کی نگرانی کرو۔ شومیری نے حکماں لجھے میں کہا۔

- میں میڈم۔ ہارپر نے کہا اور تیز تیز قدم المحتاتا ہوا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں چھپ گیا اور پھر اس نے ایک ایک کی پاتا عدہ چیننگ کی۔

- نہیں میڈم ریاں نہیں کھولی گئیں۔ ہارپر نے چیننگ کے بعد اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

- پھر ہے لوگ اس تھرٹھن کیوں ہیں۔ ہر حال ہو شیار رہتا اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو گولی مار دیتا۔ شومیری نے کہا۔

- میں میڈم۔ ہارپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- ہمیلے نظر اور صحیح حرکت میں فرق ہتا وہ شومیری۔ تاکہ ایسا ہے ہو کہ ہم اپنی طرف سے صحیح حرکت کریں اور یہ ہارپر صاحب اسے نظر بھجو لیں۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

- تمہارا اطمینان ہمارا ہے کہ تم کوئی عاص خپکر چلانے میں کامیاب ہو گے ہو۔ اس نے اپنے مزید باتیں پھیلتے ہندے۔ شوریٰ انہیں گولی مار دو۔ شومیری نے یلکٹ چھتے ہوئے کہا اور اس کے عقب میں موجود آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پاتھ میں پکڑی، ہوتی مشین گن سیدھی کر لی۔

- رُک جاؤ۔ ہمیلے میں چند باتیں تمہاری چھیف سے کر لوں۔ اس

- تو کیا میکڑو نے حق مہینہ داری نجاتے ہوئے جیسی ہمارے بارے میں اطلاع دی ہے۔ عمران نے طویل سائس لیتے ہوئے کہا۔

- تیسیں ہماری شظیم بیٹی اہمی جدید ترین مشینی استعمال کرتی ہے۔ ہماری مشینی نے جہارے اور میکڑو کے دریاں ہونے والی کال چکیک کر لی تھی اور پھر اس کال کی یہ پنجے سنائی گئی۔ جس کے بعد میں نے سرحدی شہر کے ایک آدمی کو کال کر کے جہاری نگرانی کے لئے جہارے ہوئی بیکھوار دیا۔ اس طرح جہاری تھوا اور جہارے طیبے میرے پاس چھپ گئے اور پھر جب تم لوگ دیاں سے روانہ ہوئے تب بھی بھجے اخلاق مل گئی۔ اس کو تھی کے بارے میں بھی اس کال کی وجہ سے بھجے علم ہو گیا تھا اور ایک پورٹ سے بھی جہاری نگرانی کی گئی اور جب تم اس کو تھی میں بھنپھے تو جیسے بے ہوش کر کے ہمایاں میرے پیشہ پوست پر لا لایا گیا۔ شومیری نے سلس بوجے ہوئے کہا۔

- تم نے تھواہ تھواہ اتنی تھیف کی۔ اگر تم دیے ہی تھیں ملاقات کی دعوت دے دیتیں تو تم سب براہ راست جہارے پاس چھپ جاتے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

- ہارپر۔ شومیری نے یلکٹ اپنی آواز میں کہا۔

- میں میڈم۔ عقب میں موجود ایک آدمی نے پونک کر موجو بات لجھے میں کہا۔

- ہمارا فارمولہ تم رکھ لو اور ساتھیان ہمارے ہوائے کر دو یا  
دوسری صورت میں ساتھیان تم رکھ لو اور فارمولہ بھیں دے دو۔  
 عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن ٹھما کر اپنے  
ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر شو میری کی طرف دیکھنے لگا۔  
- کیا تم اتفاق ہو۔ تانسیں بھیں کیا ضرورت ہے ایک پس ماندہ  
ملک سے سودا بازی کرنے کی۔ شورٹی۔ شو میری نے یہ لفڑی پختے  
ہوئے کہا یہکہ اس سے جعل کے اس کافرہ مکمل ہوتا۔ عمران کی ٹھانگ  
نے جعل کی سی تیزی سے جھٹکا آکھایا اور اس کے ساتھ ہی شورٹی جو گن  
لے اس کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ جھٹکا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر  
جا گرا۔ اس کے پاتھ سے مشین گن نکل کر ایک سائیڈ پر جا گری تھی  
اور پھر اس سے پہلے کہ شو میری یا ان کے عقب میں موجود ہمار پر کچھ  
سکھتا عمران نے اپنی کری کو پشت کی طرف جھٹکا دیا اور ایک  
دھماکے سے وہ کری سیست پشت کے بل زمین پر گرا۔ وہ سرے لجے  
اس کی دونوں ٹانگیں جعل کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھیں اور ہمار پر جو جعل  
کی تیزی سے امڑا کر عمران بے چھلانگ لگا چکا تھا جھٹکا ہوا اچھل کر ہوا  
ہیں الاتما ہوا ایک جھٹکے سے اسحتی روٹی شو میری سے نکلا یا اور دونوں  
جھٹکے ہوئے بچھے گرے ہی تھے کہ عذر، سور اور کیپشن سکھیں  
کر سیوں سیت اچھلے ہوئے آگے بڑھ اور انھنے کی کوشش کرتے  
ہوئے شورٹی، ہمار پر اور شو میری پر جا گرے۔ جبکہ عمران کی کری ایک  
دھماکے سے بچھے گرنے کی وجہ سے نوٹ گئی تھی اور اس کے جسم کے

کے بعد جو چاہے کرتے رہنا۔ عمران نے یہ لفڑی اہتمائی سمجھیا ہے  
میں کہا تو شو میری نے ہاتھ اٹھا کر شورٹی کو فائز کرنے سے روک دید  
- تم کیا باتیں کرنا چاہیے ہو۔ میں نے تو ساتھا کہ پاکیشیاں سکریٹ  
سروس اہتمائی خطرناک تسلیم ہے اور پوری دیبا کی بھنسیاں اس سے  
خوفزدہ رہتی ہیں۔ یہکہ تم تو حقیر چوہوں کی طرح پکڑے گئے ہو۔ میں  
نے جھیں اس لئے بے بوش کر کے ہوش دلایا ہے کہ میں دیکھ  
چاہتی تھی کہ تم کیوں اس قدر خطرناک مشہور ہو۔ شو میری سے  
منہ بنتا ہے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اس پر ہوا۔  
- جھیں کسی نے غلط بیاتیا ہے شو میری کہ ہم خطرناک ہیں۔ ہم تو  
بڑے امن پسند لوگ ہیں۔ اصل میں ہم تم سے ملاقات کرنا چاہتے  
تھے لیکن ہم نے سوچا کہ جب تم خود ہی ہم سے ملاقات کی خواہش مرح  
ہو تو ہمیں کیا ضرورت ہے مارا مارا پھرے کی۔ بہر حال اب وہ باتیں  
سن لو۔ اس کے بعد جو تمہارا حقی چاہے کرتی رہتا۔ عمران نے  
سمجھیا ہے لیکن میں کہا۔

کیا یا تیں۔ شو میری نے چونک کر کہا۔  
- تم حکومت ایکریما کی سرکاری بھیت ہو۔ اس لئے ہمیں  
ایکریما کا مقاد عین ہو گا۔ جبکہ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اس لئے ہمیں  
پاکیشیا کا مقاد عین ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ مقاداں نکرانے  
پا تیں اور ہم آپس میں سودا بازی کر لیں۔ عمران نے کہا۔  
- کسی سودا بازی۔ شو میری نے چونک کر کہا۔

میں وہ کھلے دروازے سے پاہر جاگری۔ کیپشن ٹکلی نے اس پر بھی فائز کھولا تھا لیکن اس کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں سے شومیری بال یاں نجع نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ عمران نے آزاد ہوتے ہی دیاں پڑی ہوئی دوسری مشین گن جھٹپتی اور مرکر تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیکن تمہوزی دیر بعد وہ واپس آگیا۔ شومیری ناتب ہو چکی تھی۔ یہ ایک زرعی فارم بناء نما عمارت تھی جس کا کمری کا ہذا سا پھانٹک کھلاہوا تھا اور دور دھول اونچی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ شومیری کسی کار میں سوار ہو کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ عمران حیران تھا کہ شومیری نے اپنے طور پر ان پر فائز تھیں کھولا تھا۔ اس کی وجہ شایدی اس کا اعتماد تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ دو مشین گن سے سلسلہ آدمی موبیوں ہیں۔ اس نے اس نے اسلسلہ ساتھ رکھا ہی نہیں ہو گا۔ عمران جب واپس کرے میں ہبھچا تو اس کے سارے ساتھی رسمیوں سے نجات حاصل کر چکے تھے۔ جو یہا کو بھی کھول دیا گیا تھا۔ گو جو یہا نے اس قاتم میں حصہ دیا تھا لیکن سب جانتے تھے کہ ہورت ہونے کے ناطے وہ اس انداز میں جدو چمدش کر سکتی تھی۔ جس انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے کی تھی۔ اس نے وہ بے حس و حرکت یہٹھی رہی تھی۔ کیا ہوا عمران صاحب۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی صدر نے پوچھا۔

گردو جو دریاں یا لکھت ڈھیلی پر گئی تھیں۔ لیکن ظاہر ہے ان ڈھیلی رسمیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہر حال وقت چلہے تھا۔ اس لئے ہمار پر کو اچھائے کے بعد وہ دیوانہ وار ان رسمیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا تھا۔ اوس صدر کیپشن ٹکلی اور سورتینوں کو شومیری اور اس کے ساتھیوں نے ایک طرف اچھال دیا تھا۔ کیپشن ٹکلی جہاں گرا تھا وہاں ایک مشین گن موجود تھی اور کیپشن ٹکلی کی بھی کرسی نیچے کرنے کی وجہ سے نوٹ کی تھی۔ اس نے دریاں ڈھیلی پر گئی تھیں۔ صدر اور سورتین تو نیچے گئے ہی ایک بار اچھل کر کر رسمیوں سیت شورٹی اور ہمار پر سے نکلا گئے تھے لیکن کیپشن ٹکلی نے امتحن کر دوبارہ چھلانگ لگاتے کی۔ بجاے ٹکلی کی تیزی سے ڈھیلی رسمیوں میں سے با تھوں کو پاہر نکلا اور مشین گن جھپٹنے میں کامیاب ہو گیا۔ جنک صدر اور سورتین کو ایک بار پھر کر رسمیوں سیت ایک طرف اچھال دیا گیا تھا اور شورٹی اور ہمار پر دو نوں ٹکلی کی تیزی سے اٹھے ہی تھے کہ سیت سیت کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی پچھئے ہوئے دوبارہ فرش پر جا گئے۔ یہ فائز نگ کیپشن ٹکلی کی طرف سے ہوئی تھی۔ وہ بدستور ٹوٹی ہوئی کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا جو اس عالم کے پاؤں پر شورتی اور ہمار پر دو نوں ٹکلی کی تیزی سے انداز میں فائز نگ کر دیا تھا اور اس عالم کے پاؤں پر شورتی اور ہمار پر دو نوں گولیوں کا نہادہ بن چکے تھے۔ جنک اسی لمحے میں رسمیوں سے آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر اسی لمحے میں ٹکلی کو ندلتی ہے اسی طرح شومیری نے چھلانگ لگاتی اور پلک جھپٹنے

وارد کریانا پڑے گے۔ دونوں مشین گئیں ابھوں نے کھیتوں میں ہی پیٹک دی تھیں۔ یاتا پڑھ کر عمران نے ایک پہلک فون بوتھے میں داخل ہو کر سکے ڈالا اور پھر میکڑو کے نمبر پر لیں کر دیے۔  
- میکڑو بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی میکڑو کی آواز  
تائی دی۔

- ماسیکل بول رہا ہوں میکڑو۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے فنر ٹور پر ساری بات بتا دی۔

- ادہ دردی ہے، اس کا مطلب ہے کہ کسی جدید مشیری کے ذریعے میرا فون شیپ کیا گیا ہے۔ میکڑو نے کہا۔

- باں سیرا خیال ہے کہ وہ صرف فارلن کالیں چنک کر سکتے ہیں اُنکل کالیں نہیں۔ اس نے اب تم ہمیں کسی اور رہائش گاہ کا پتہ بتا دی۔ جس کے بارے میں تمہاری ذات کے علاوہ کسی کو علم نہ ہو اور ساتھی اس شو میری کا کوئی ادہ یا کوئی ایسی بُپ جس کی مدد سے ہم سے نہیں کر سکیں۔ عمران نے کہا۔

- آپ سو اگاہن کا لونی کی کوئی بھی نمبر ایک سو ایک پڑھ جائیں۔ وہاں بڑا ادی را بہت موجود ہے میں اسے کال کر کے آپ کے بارے میں بتا دھاں۔ آپ اسے ڈے رائٹ کا کوڈ بتائیں گے تو وہ کوئی آپ کے ایسے کر دے گا۔ وہ میرا اہتمامی پا اعتماد آدمی ہے۔ اگر آپ اسے وہاں لٹا چاہیں تو ہے فکر ہو کر اس پر اعتماد کر سکتے ہیں اور اگر نہ رکھتا ہیں تو بے شک بھیج دیں۔ میں شو میری کے بارے میں کوئی اطلاع

- وہ کار لے کر نکل گئی ہے اور اب تم نے فوری طور پر یہ جگہ چھوڑنی ہے۔ ورد کسی بھی لمحے اس کے ساتھی بھاں رینڈ کر سکتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

- اتنی جلدی وہ کیے نکل گئی۔ جو یہاں نے قدرے مسحکوں لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

- خواتین جب پھر تی دکھانے پر آتی ہیں تو پھر چھلاوہ بھی ان کی پھرتی پر شرمندہ ہو جاتا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو سب سے اختیار مسکرا دیے۔

- عمران صاحب اپس کوٹھی میں تو ہم واپس ہیں جا سکتے۔ پھر کہاں جاتا ہے۔ صدقہ نے کہا۔

- ابھی تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم کہاں موجود ہیں بھاں سے پاہر نکلیں گے تو پھر سوچیں گے۔ عمران نے کہا اور پھر پحمد لہوں بجھوڑے سب اس عمارت سے پاہر آگئے تو دور دور تک پھیلے ہوئے کھیت انہیں نظر آتے گے۔

- اسی سڑک پر گئی ہے شو میری۔ اب ہمیں اس سے بچ کر آئے بڑھنا ہے۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب سڑک سے بٹ کر کھیتوں میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک بڑی سڑک پر بچنے لگے جہاں ایک سنگ میل دیکھ کر اسیں معلوم ہوا کہ وہ یاتا سے تقریباً ستر کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ تھوڑی ویر بعد انہیں یاتا جاتی ہوئی ایک بس مل گئی اور وہ سب اس بس میں

رایرت نے جواب دیا۔  
”تم مجھے اس ایسے کی بیج ونی اور اندر ونی صورتحال کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔“ عمران نے کہا۔  
”وہاں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کی تفصیل ہمائی جائے سیکڑوں ایکڑ پر پھیلے ہوئے اس لری ایسے کے گرد اونچی چار دیواری ہے۔ جس پر خاردار تاروں کا چال پختھا ہوا ہے۔ جس میں تقریباً ہر دس فٹ کے فاصلے پر مرکری بلب لگے ہوئے ہیں۔ جو ساری رات جلتے ہستے ہیں۔ چاروں کونوں پر باقاعدہ نگرانی کے لئے اونچی بیانی ہوئی ہیں۔ جن پر ہر دار موجود ہوتے ہیں۔ دو اعلیٰ کے لئے ایک ہی مرکڑی گیٹ ہے جس پر باقاعدہ چیک پوسٹ بینی ہوئی ہے۔ جہاں ہر آتے اور جاتے والوں کی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے۔ رایرت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اندر کیا بتاہو۔“ عمران نے پوچھا۔

”اندر دس بڑی بڑی عمارتیں ہیں۔ جن میں ریسرچ بھی ہوتی ہے اور آفسر بھی ہتے ہوئے ہیں۔ یا تو ہر طرف تجرباتی کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے ہیں۔“ رایرت نے جواب دیا۔

”براؤن پاؤس بھی ہے وہاں۔“ عمران نے کہا تو رایرت بیک پڑا۔

”یک صریح علیحدہ عمارت ہے اور بند رہتی ہے۔ اس کے پاہر کا نکدہ پہرا ہوتا ہے۔ سہماں ان لوگوں کو رکھا جاتا ہے جن کے

ملتے ہی آپ کو وہاں قون پر بیتا دوں گا۔“ سیکڑوں نے کہا۔

”اب سیرا نام مائیکل نہیں، ہو گا۔ چار منگ ہو گا صرف چار منگ پر نہ چار منگ نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسپر رکھا اور قون بوتھ سے باہر آگیا۔ تھوڑی در بعد وہ سب اس کوٹھی میں پہنچ چکے تھے۔ کوٹھی واقعی عمران کے مطلب کی تھی۔ اس میں ایک کار اور ایک لینڈرور بڑی جیپ بھی موجود تھی۔

”چہار نام رایرت ہے۔“ عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔ ”سب اپ سٹاگ رومن میں بیٹھے ہوئے تھے۔“

”لیں سر۔“ رایرت نے جواب دیا۔  
”تم یاتا کے رہنے والے ہو یا کہیں باہر سے آئے ہو۔“ عمران نے پوچھا۔

”تھی میرے آپا زاد جداد بھی ہمیں کے رہنے والے تھے۔“ رایرت نے جواب دیا۔

”تم نے لری یاد کیجا ہوا ہے۔“ عمران نے کہا۔  
”لیں سر، میں وہاں دو سال تک کام بھی کرتا ہا ہوں۔“ رایرت نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار ہونک پڑے۔  
”کیا کام کرتے رہے ہو۔“ عمران نے ہونک کر پوچھا۔

”حاب وہاں کھیتوں میں بطور ایپلپر کام کرتا ہا ہوں۔“ میکن وہاں ایک آدمی سے میرا جعلگدا ہو گیا تھا اس نے مجھے فارغ کر دیا گیا۔

یارے میں کوئی خطرہ ہو کہ وہ فرار ہو سکتے ہیں۔ رایرت نے کہا۔

”مطلوب یہ ہے کہ یہ ذریعی ایریے کی جملہ ہے۔ عمران نے کہا۔

”نہیں جب حمل تو نہیں ہے سہماں بھی ساتھدان یہی کام کرتے ہیں اور وہ پاہر بھی آتے جاتے رہتے ہیں لیکن ان کی نگرانی پر حد سخت ہوتی ہے۔ اندر بھی اور باہر بھی گارڈز ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ رایرت نے جواب دیا۔

”اب میری بات خود سے سن لو پھر سوچ کر جواب دتا۔ اگر تم نے کوئی قابل عمل حل ہتا دیا تو جسیں ایک لاکھ ڈالر انعام بھی مل سکتا ہے۔ عمران نے کہا تو رایرت بے اختیار اچھل پڑا۔

”ایک لاکھ ڈالر۔ رایرت نے ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

”ہاں ایک لاکھ ڈالر۔ عمران نے کہا۔

”پھر حکم دیں جتاب۔ ایک لاکھ ڈالر سے تو میری لندگی ہی بدلتے گی۔ رایرت نے اہتمانی صرفت بھرے لمحے میں کہا۔

”براقون ہاؤس میں پاکیشیا کے ایک ساتھدان کو اعفو اکر کے رکھا گیا ہے اور وہاں اس سے اس کے ایک ذریعی فارموں لے پر کام کرایا جا رہا ہے۔ ہم نے اس ساتھدان کو اس فارموں لے سمیت باہر لٹکانا پر تمہارا ذکر ہے کہ یہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا۔

”سوری سر میں کیسے ہتھ سکتا ہوں۔ وہاں تو اہتمانی سخت نگرانی اور جینگ کی جاتی ہے۔ رایرت نے قدرے مایوسا شے لمحے میں کہا۔

”کیا تم کچھ بڑھے ہوئے ہو۔ عمران نے کہا۔

”ہاں تمہوزا سا کیوں۔ رایرت نے پھونک کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تو سفید کاغذ اور بال پواست لے آؤ اور جہاں بیٹھ کر کاغذ پر ذریعی بیسے کا اندر دنی نقشہ بناؤ۔ جہاں جہاں ہمارتیں اور براؤں ہاؤس ہے جہاں نشانات لگاؤ اور جہاں مرکزی گیٹ ہے وہ بھی بناؤ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ سے ایک بڑا نوٹ کمال کر رایرت کی طرف بڑھا دیا۔

”اوہ شکریہ جتاب۔ رایرت نے صرفت بھرے لمحے میں کہا

”پھر وہ کمرے سے پاہر چلا گیا۔

”ٹھٹھ میری اور اس کے گروپ کا کیا ہو گا۔ جو یا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی پوری توجہ ذریعی ایریے پر رکھنی پڑتے ہے۔ یہ لوگ اہمیں ٹریکس کرتے رہیں۔ وہاں ہم جہاں خواہ نخواہ نت فسائع کرتے رہ جائیں گے۔ عمران نے کہا۔

”لیکن وہاں ہم جائیں گے کیسے۔ کیا تم نے کوئی بندویسٹ کیا جو یا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر سے کسی ایسے آدمی کو اعفو کرنا ہو گا جہاں کے فون ٹھرزا اور لوگوں کو اپنی طرح جاتا ہو۔ عمران

-جو اندر کے فون نیز اور انچارج ساجبان کے ناموں سے واقف ہو۔ عمران نے کہا۔

-ہاں ایسا آدمی مل سکتا ہے۔ اس کا نام براٹو ہے۔ وہ وہاں آفس پر شدید ہے۔ ارجی ایسے کے انچارج ڈاکٹر چارلس کے آفس کا پر شدید ہے۔ وہ ہمارے اس لئے دو ہفتوں کی چھٹی ہے۔ اسے دیے جی ہر قسم کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اسے تھوڑی سی رقم دے دیں تو وہ آپ کے کام آستا ہے۔ ایم نے جواب دیا۔

-ٹھیک ہے اس کا پتہ بتاؤ اور اسے فون کر کے کہ دو کہ وہ چار منگ سے تعاون کرے۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ڈی ٹائی گیا اور عمران نے اس کے کہ کر رسیور رکھ دیا۔

-عمران صاحب اس شوسمی اور اس کے گردپ کا تھا تھے بے حد ضروری ہے۔ وہ ہمارا عقب محفوظ نہیں رہے گا اور ہم پہنچ سکتے ہیں۔ صدر نے کہا۔

-ٹھیک ہے پھر ایسا ہے کہ تم، کیپشن ہنری اور سورمل کران کے خلاف کام کرو۔ گولڈ کالونی کی کوششی نیز تحری فور میں شوسمی کے گردپ نے باقاعدہ مشیری تصب کر رکھی ہے۔ میں اس دوران ہو یا کے ساتھ جا کر براؤ سے ملتا ہوں۔ شاید ارجی ایسے کے بارے میں کوئی کام کی بات سلمت آجائے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر واہوا اس کے انھتے ہی باتی ساتھی بھی اٹھ کرے ہوئے۔ سورمل کا پھرہ خاص طور پر چک کر انھما تھا۔

نے کہا۔ اسی لمحے رابرٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بلا سامنے کا غذا اور ایک یال پوست موندو تھا۔

-بتاؤ نقش۔ عمران نے کہا تو رابرٹ نے کافر کو صبح پر رکھ کر نقش بتانا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش یعنی اس دیکھتے رہے۔

-جہاب میں ایسا ہی بتا سکتا ہوں۔ رابرٹ نے کہا تو عمران کا غذہ پر چھک گیا۔ پھر اس نے مختلف سوالات کر کے مرکزی گیٹ سے براون ہاؤس کا فاصلہ اور دیگر عمارتوں سے اس کے قاطے کے پارے میں محلومات حاصل کیں اور پھر ایک اور نوٹ دے کر اس نے رابرٹ کو کافی بتانے کا کہ کر بھیج دیا۔ اسی لمحے قون کی گھستی نجاح اٹھی تو عمران نے ہاتھ پر ڈھا کر رسیور انھما ہی۔

-لیکن چار منگ بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

-ایم بول رہا ہوں چار منگ۔ آپ کی مطلوب پارٹی نے گولڈ کالونی میں کوششی نیز تحری فور میں مشیری تصب کی ہوئی ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے۔ میکنے نے کہا۔

-میں ارجی ایسے کے کسی ایسے آدمی سے ملاقات کرتا چاہتا ہوں جواب بھی وہاں کا سرگرد ہے۔ کیا ایسا ہوتا ہمکن ہے۔ عمران نے کہا۔

-کس ناٹ پ کا آدمی۔ دوسری طرف سے چونک کر پہ چھا گیا۔

آدی جس طرح مارے گئے تھے اس سے وہ واقعی خوفزدہ ہو گئی تھی۔  
اس نے اس نے دہاں سے نکلنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ واقعی فائزگ  
سے بال بال بچی تھی ورنہ اس کی لاش بھی وہیں پڑی ہوتی۔ داپس آکر  
اس نے سیکشن کے افراد کو دہاں بھیجا تھا لیکن دہاں سے اسے ریورٹ  
ملی کہ پاکیشائی بحث دہاں سے غائب ہو چکے ہیں۔ تو وہ بچھے گئی کہ  
وہ داپس یانا بخیج چکے ہوں گے۔ اس نے اب اس نے جیگر کو دوبارہ  
انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا تھا لیکن جیگر کی طرف سے کوئی کالہی نہ  
آرہی تھی۔ اس نے وہ اہتمامی غصے اور بے چینی کے عالم میں ٹھہر لی  
تھی۔ اب وہ پوری قوت سے ان بھٹکتوں پر ٹوٹ پڑتا چاہتی تھی۔ وہیے  
اسے اب اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ لوگ واقعی اہتمامی خطرناک بحث  
ہیں۔ کیونکہ وہ تصور بھی شکر سکتی تھی کہ اس اندازے میں بھی یہ لوگ  
بعد وہ جمد کر سکتے ہیں۔ ابھی وہ کرے میں ٹھہر لی تھی کہ میز پر پڑے  
ہوئے ٹون کی گھنٹی تجھ اٹھی اور شویری نے جلدی سے ہاتھ پڑھا کر  
رسور اٹھایا۔

”یہ شویری بول لی ہوں۔“ شویری نے تیز لمحے میں کہا۔  
”جیگر بول رہا ہوں میڈم۔“ دوسری طرف سے جیگر کی آواز  
ٹھانی دی۔

”کیا ریورٹ ہے جیگر۔ جلدی سا۔“ شویری نے تیز لمحے میں کہا  
”میڈم پاؤ جو دلماش کے ان لوگوں کا چہ نہیں چل سکا اور جہاں  
مک میرا طیال ہے میں ان کا رابطہ صرف میکرو سے ہی ہے۔“

شویری بچری ہوئی شرتی کے انداز میں کرے میں ٹھہر لی  
تھی۔ اس کا بھرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے ٹون  
کی طرف دیکھتی اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتی۔ وہ پاکیشائی بھٹکتوں کو  
ان کی رہائش گاہ سے بے ہوش کرے اسیں یاتا سے باہر ایک زندگی  
قارم پر لے گئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ آرام سے انہیں بلاک  
کر کے ان کی لاشیں دہاں محفوظ کر لے گی۔ کیونکہ شہر میں پولس  
مداخلت کر سکتی تھی۔ اس نے اس نے اس درہ قارم کا انتساب کی  
تھا۔ اس نے یہ خصوصی پوانت اسی مقصد کے لئے خاص طور پر  
حاصل کیا تھا اور جب پاکیشائی بھٹکتوں کو دہاں پہنچایا گیا تو شویری  
خود بھی دہاں پہنچ گئی۔ اس کے دو آدی دہاں ہو چکے تھے۔ اس نے ”  
مطمئن“ تھی۔ پھر پاکیشائی بحث ہندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان  
پاکیشائی بھٹکتوں نے بندھے ہوئے کے باوجود جس حریت انگریز انداز  
میں جدو جمد کی تھی اور ان کے ہاتھوں اس کے دو ٹوں تربیت یافت

کہ اس سب کے پادتوں و اس کے آدمی بندھے ہوئے آدمیوں کے  
پاتھوں بلاک ہو گئے اور اسے بھی بڑا لوں کی طرح جان بچا کر بھاگنا  
پڑا۔ اس نے اس کے دل میں انتقام کا جغہ۔ شعلے کی طرح جل المحتاجا۔  
پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد لوں کی گھنٹی نجاح اٹھی تو اس نے پاتھ بڑھا کر  
رسیور اٹھایا۔

”یہ شومیری بول رہی ہوں۔“ شومیری نے تیز لمحے میں کہا۔  
”جیگر بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے جیگر کی  
مودیاں آواز سنائی دی۔

”یہ کیا رپورٹ ہے۔“ شومیری نے تیز لمحے میں کہا۔  
”سیکڑوں نے بتایا ہے کہ اس نے ان بھینشوں کو سواکاں کا لوثی کی  
کوئی نبھی نمبر ایک سوا ایک دی ہے اور وہ وہاں موجود ہیں۔“ جیگر  
نے کہا۔

”پھر۔“ شومیری نے تیز لمحے میں کہا۔  
”پھر میں اپنے گرد پ سیست دیاں گیا۔ یہیں کوئی پر سرف ایک  
ستگی آدمی موجود ہے۔ جس کا نام رابرت ہے۔ وہ سیکڑوں کا آدمی ہے  
اس نے بتایا ہے کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت تو تریجی ایسے  
کی طرف گئے ہیں جنکے تین مرد کہیں اور گئے ہیں۔ جس کا اسے علم  
نہیں ہے۔“ جیگر نے کہا۔

”سیکڑوں نے انہیں اطلاع دے دی ہو۔“ شومیری نے کہا۔  
”نہیں میڈم اس نے اہمیت تشویش کے بعد زیان کھو لی تھی۔ اس

اس نے لا محلہ اہمیوں نے اس سے کوئی دوسری رہائش گاہ حاصل کی  
ہو گئی۔ جیگر نے کہا۔  
”پھر تم نے سیکڑوں سے معلوم کرنا تھا۔“ شومیری نے تیز لمحے  
میں کہا۔

”وہ آدمی آسائی سے زیان نہیں کھو لے گا۔ اس نے لا محلہ اس کی  
زیان کھلوانی پڑے گی اور وہ آپ کا عینہ ہے۔“ جیگر نے کہا۔  
”نا نہیں، میں کے دوران ایسی باتیں نہیں سمجھی جاتیں۔ میں  
نے ہر صورت میں ان پا کیشیاتی بھینشوں کا خاتمہ کرنا ہے۔“ تم سیکڑوں  
سے معلوم کرو۔ چاہے جس طرح بھی معلوم ہو۔ مجھے ہر صورت میں  
ان پا کیشیاتی بھینشوں کا پتہ چلے۔ میں ان کی ایک ایک رگ میں  
مشین گن کا پورا پرست اتمارنا چاہتی ہو۔“ شومیری نے پتھے  
ہونے لگے میں کہا۔

”یہ میڈم، اب آپ نے اجازت دے دی ہے اب میں معلوم کر  
لوں گا۔“ جیگر نے کہا۔

”جلدی معلوم کر کے مجھے ہتاو۔“ شومیری نے تیز لمحے میں کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اب کری پہ بخچے گئی  
تھی۔ یہیں اس کا پتہ ساہہ او کھاتی دے رہا تھا۔ اس کے سیکش کے  
دو افراد بلاک ہو چکے تھے اور اسے اس کا بے حد غم تھا کیونکہ اس نے  
اپنے سیکش کے ایک ایک آدمی کا انتخاب بے حد چکا۔ میں کے بعد کیا  
تھا اور انہیں اہمیت سنت ٹریننگ بھی دلوائی تھی۔ اسے اصل غم یہ تھا

غمran اور جویا کار میں سواریاتا کی ایک سو سط نائب کی کامونی  
میں داخل ہوئے اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد انہوں نے کوئی نمبر  
بازاری کو تلاش کریا اس کے ستون پر رانو کی تمپلیٹ موجود تھی۔  
غمran نے کاروگیٹ کے سامنے روکی اور پھر تجھے اتر کر اس نے ستون پر  
موجو کاں بیل کا بشن پر لیکر کر دیا۔ بعد پھاٹک کھلا اور ایک  
نو جوان باہر آگیا۔

تھی۔ تو جوان نے حیرت پھرے انداز میں غمran اور کار میں  
بیٹھی ہوئی جویا کو دیکھتے ہوئے کہا۔  
میرا نام چاد سنگ ہے اور یہ سب سی ساتھی مار گرتے ہیں۔ ہم نے  
رانو سے ملتا ہے اور ہمیں خودے کلب کے مالک میکرتو نے بھیجا  
ہے۔ غمran نے ترم بچے میں کہا۔  
ذینی تو یہماریں۔ تو جوان نے کہا۔

لے دہ بلاک ہو گیا ہے۔ جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
اور وہ رابرٹ اس کی کیا پوری ہے۔ شومیری نے کہا۔  
اے بھی بلاک کر دیا گیا ہے۔ جیگر نے جواب دیا۔  
اوکے، انہوں نے بہر حال دایک تو آتا ہے۔ تم ایک بار  
کوئی تھی کے اندر ایکس دیو پو است اور ہے، ہوش کر دیتے والی کس کا  
سم قفس کر دو۔ شومیری نے کہا۔  
کیا اسیں دوبارہ ہے، ہوش کرنا ہے میڈم۔ جیگر نے  
کیونکہ اہمیتی حیرت پھرے لجھے میں کہا۔

ہاں یہ اہمیتی خطرناک لوگ ہیں۔ اس لئے جملے کی صورت میں  
نئے بھی سکتے ہیں۔ اس لئے بھلے ان کا ہے، ہوش، ہوتا ضروری ہے۔ جب  
یہ ہے، ہوش، ہو جائیں تو پھر اندر داخل ہو کر تم نے ان کا تھاتر کرنے  
ہے۔ ان کی ایک ایک رگ میں گویاں اتار دتا یعنی پھرے پکایاں۔  
تاکہ ان کی لاشیں ہجھاتی ہاں کسی۔ شومیری نے کہا۔  
لیکن میڈم۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

جب یہ بلاک ہو جائیں تو مجھے ہمارا کال کرنا پھر میں اکڑاں کی  
لاشیں دیکھوں گی۔ شومیری نے کہا۔  
آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی میڈم۔ جیگر نے کہا تو شومیری  
نے رسمور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پرالمیٹان کے تاثرات اہم  
آئے تھے۔ کیونکہ اب اسے یقین تھا کہ یہ پاکیشیانی لہشت ہر صورت  
میں بلاک ہو جائیں گے۔

- کوئی بات نہیں ہم ان کی مزاج پر سی بھی کر لیں گے اور اس ملاقات سے اُہیں فائدہ ہی ہوگا۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

- صحیک ہے سی پھانک کھوتا ہوں آپ کار اندر لے آئیں۔ تو جوان نے کہا اور واپس مز گیا۔ تھوڑی در بعد پھانک کھل گیا اور عمران جو اس دوران کا ریس پیٹھ چکا تھا کار کو اندر لے گیا۔

- آئیے جتاب۔ تو جوان نے جو پھانک بند کر کے واپس آگئا تھا عمران اور جو یا سے کہا۔ جو کار پورچ میں روک کر تیجے اتر چکے تھے۔ تھوڑی در بعد وہ ایک چھوٹے سے ڈرائیک روم میں بیٹھ گئے۔ جس کا فرنچ متوسط انداز کا تھا یہ سیکن۔ یہ حال صاف سترا ضرور تھا۔

- آپ تشریف رکھیں میں ڈیندی کو اطلاع دتا ہوں۔ تو جوان نے کہا اور واپس مز گیا۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور تو جوان باتھوں میں مشروب کی بوٹیں پکڑے اندر داخل ہوا۔

- ڈیندی آرہے ہیں۔ تو جوان نے بوٹیں عمران اور جو یا کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر واپس مز گیا۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک اوچی عمارتی آہستہ چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

- میرا نام براؤ ہے۔ آنے والے نے کہا اور پھر جلدی سے صوف پر بیٹھ کر ہاتھی نگ گیا۔

- ہمیں افسوس ہے کہ آپ کو شکیں دی۔ عمران نے کہا۔ کوئی بات نہیں آپ ہم ان ہیں اور پھر آپ کو میکزو نے بھیجا

ہے۔ وہ سی اسہر بیان ہے۔ براؤ نے کہا۔

- ہمیں میکزو نے بتایا تھا کہ آپ تری ہیسے میں بطور پر شدید کام کرتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

جی ہاں، ان دونوں یہماری کی وجہ سے میں تھی پر ہوں اور شاید ابھی مزید تھیں لیکن یہماری طول پکڑتی یہماری ہے۔ براؤ نے قدر سے مایوسا کیجئے میں کہا۔

- آپ کو کیا یہماری ہے۔ جس کا صحیح علاج نہیں ہو سکا۔ عمران نے کہا۔

- میرے دماغ میں رسوی ہے اور ایسی جگہ پر ہے کہ جہاں آپ ریشن بے حد خطرناک ہو سکتا ہے۔ بخوبی آپ ریشن و نشان کے بڑے سپتال میں ہو سکتا ہے۔ لیکن دیاں کے اخراجات میرے لیں میں نہیں ہیں اور ہمارا جگہ سو شل سکورٹی کے تحت علاج یا تاب میں ہی کرتا ہے۔ اس لئے میں بھجو رہو گیا ہوں۔ براؤ نے جواب دیا۔

- و نشان میں آپ ریشن پر کتنے اخراجات آتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

- خاصی بڑی رقم پڑتے۔ تقریباً وس لاکھ ڈالر۔ یہ حال آپ چھوڑیں اس سکلے کو اور یہ بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ براؤ نے کہا تو عمران نے جواب دیتے کی۔ بجائے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک ہوٹی ہی گذی نکالی اور اہم کر اس نے یہ گذی براؤ کے سامنے رکھ دی۔

بے ہمran نے کہا۔  
پاکیشیانی ساتھیان۔ مگر آپ تو ایکری ہیں۔  
بے ہم یوں کہا۔

ہماری تنقیم ہین الاقوامی ہے اور ہمارا کام معلومات میا کرنا ہے۔ ہم رقم دے کر معلومات حاصل کرتے ہیں اور پھر اپنی بارٹی کو پہنچاتے ہیں۔ ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ان معلومات کی حد سے اپنا کام خود کرتے ہیں اور یہ رقم بھی آپ کو ان معلومات کی نیا پرستی ہے۔ یہ اور یہ کہ عام حالات میں ہم اس طرح کی معلومات کے لئے وہ سپندروہیز اور فرق کرتے ہیں۔ آپ کو اس نے خصوصی رقم دی یا رہی ہے تاکہ آپ اپنا علاج کر سکیں۔ غرائب نے کہا تو ہر انوئے ہے انتیار ایک طویل سائس یا۔

اب کی سہر بانی ہے، ستاپ اپ تے واقعی محیر احسان کیا ہے۔  
اب میرا اپریشن نھیں طرز سے ہو جائے گا۔ برائونے نوں  
کی گذی اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کو  
استحائلی تفصیل سے ترمیٰ ایسے کے بارے میں بتاؤ دیا۔

مسٹر برانو کیا براؤن پاؤس میں موجودہ اکٹھر میاس سے کسی طرح  
فون پر بات ہو سکتی ہے۔ جس کا عالم دوسروں کو نہ ہو۔ عمران  
لے گھا تو برانو جلد لمحے چاموٹش جسخار بنا۔

آپ نے پھونکے بھوپال احسان کیا ہے اس لئے میں = کام کر سکتا  
ہوں۔ میرا ایک دوست براؤن ہاؤس کی انکس چینج کا انتشار ج ہے۔ میں

یہ کیا ہے۔ براؤ نے احتیاطی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔  
یہ پھاس لاکھ ڈالر ہیں۔ آپ رکھ لیں اور آپریشن کرائیں۔  
مگر ان نے کہا۔

اوہ نہیں اتنی بڑی رقم میں دالپس کیسے کر سکوں گا  
یرانو  
نے، وہ تھچاتے ہوئے کہا۔  
= ہماری طرف سے آپ کے لئے تحد ہے اور میں  
خداوند کہا۔

اوہ، اوہ مگر کیوں۔ آپ سے تو میری بھلی ملاقات ہو رہی ہے۔ یہ انوکی حیثت لمحہ ہے لمحہ بڑستیِ عادی تھی۔

محترم رانو ہمیں سیکھنے سایا تھا کہ علاج کے لئے آپ کو رقم  
کی قدر دتے ہے۔ اس نے ہم یہ رقم ساتھ لے آئے ہیں۔ میں آپ سے  
کوئی بات چھپاتا نہیں چاہتا۔ اس نے اصل بات جانتا ہوں کہ ہم  
ہمیں آپ سے اور گئی ایسے کے بارے میں پتوں معلومات حاصل کرتے  
آئے ہیں۔ آپ چاہے بتائیں چاہے نہ بتائیں یہ آپ کی مردمی ہے۔  
سر حال یہ رقم آپ کی رہے گی۔ گمراں نے کہا۔

کسی معلومات میں نکھلتیں۔ جو تو نے اور لیا ہے تھے ان  
بوتے ہوئے کہا۔

اکیک پا کیشیانی سامسداں کو اخنوکر کے ذریعی ایہیے کے براؤن یاؤں میں ہمچیا گیا ہے۔ اس کا ذریعی فارمو لا بھی ساتھی لے آیا گیا ہے اور ہم نے اس سامسداں اور اس فارمو لے کو واپس حاصل کرنا

براؤن ہاؤس میں ایک پاکیشیانی ساتھیانہ ہے ڈاکٹر عباس  
اس سے صراحت دوست کسی زریعی مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہے۔ اس  
محلج بھی علاج کے لئے رقم مل جائے گی۔ براؤن نے کہا۔  
اوہ اپھایات کرنے میں کوئی عرج تھیں ہے۔ کون بات کرے  
ہے دوسری طرف سے کہا گیا۔  
تم اس سے رابطہ کراؤ۔ براؤن نے کہا۔  
اچھا سو لڈ کرو۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
کیا بات ایکس چینخ سے شفی ہو سکتی ہے۔ عمران نے کہا۔  
ہاں، لیکن جب بات شروع ہو جائے تو تم ڈاکٹر عباس سے کہنا  
کہ وہ سیٹ کے تیچے موجود سفید رنگ کا بیٹھن پر لس کروے پھر ایکس  
چینخ آف ہو جائے گی۔ براؤن نے کہا۔  
ہسلو میں ڈاکٹر عباس ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے  
ہیں۔ جلد لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بخاری سی آواز سنائی  
ہی تو عمران نے براؤن کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔  
ڈاکٹر صاحب آپ ہسلے فون سیٹ کے تیچے موجود سفید رنگ کا  
بیٹھن پر لس کروں پھر آپ سے کھل کر یا تیس ہوں گی۔ عمران  
نے سنبھیہ لمحے میں کہا۔  
اوہ اپھا۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
ہسلو میں نے بیٹھن پر لس کر دیا ہے۔ آپ کون ہیں ڈاکٹر  
عباس کی آواز سنائی دی۔

اس سے بات کرتا ہوں۔ براؤن نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے  
فون کار سیور اٹھا کر اس سے تیزی سے نہ پر لس کرنے شروع کر دیے۔  
لاڈوڈر کا بیٹھن بھی پر لس کر دیں۔ عمران نے کہا تو براؤن نے  
اشبات میں سر بلاتے ہوئے بیٹھن پر لس کر دیا۔  
میں براؤن بول رہا ہوں سر ایک کرم براؤن ہاؤس میں البرٹ سے  
بات کراؤ۔ براؤن نے دوسری طرف سے لس کا لفظ سنتے ہی کہا۔  
اوہ آپ، آپ آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ دوسری طرف  
سے چونک کر اور بے تلقفانہ لمحے میں کہا گیا۔  
آپ جلدی صحیک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ دلشن کے بڑے سپتال  
میں آپریشن کے انعامات ہو گئے ہیں۔ براؤن نے کہا۔  
اوہ اچھا۔ صریحی تو دعا ہے کہ آپ جلد صحت یا بہو جائیں میں  
بات کر آتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
ہسلو البرٹ بول رہا ہوں۔ جلد لمحوں بعد ایک اور مردہ  
آواز سنائی دی۔  
براؤن بول رہا ہوں البرٹ۔ براؤن نے کہا۔  
اوہ، اوہ براؤن تم۔ کیے ہو۔ دوسری طرف سے چونک کر  
کہا گیا۔  
صحیک ہوں۔ کیا تم میرا ایک کام کر سکتے ہو۔ براؤن نے  
کہا۔  
کیوں نہیں، بتاؤ کیا مسئلے ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

215  
بھیک دیا ہے۔ یہ فارمولہ آپ کو وہاں سے ملے گا جہاں بدبک کا ہولڈر  
وہاں ہوا ہے۔ آپ یہ فارمولہ حاصل کر کے پہلے پاکیشی اجتہاد میں۔ تاکہ  
ایک تو یہ پاکیشی کے کام آنکے اور دوسرا منصہ نام سے رجسٹر ہو سکے  
اے میں زندہ رہوں یا نہ رہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن

پر مولہ پاکیشی کے کام آتا چاہے۔ ڈاکٹر عیاس نے کہا۔  
آپ نے کب اسے پیچھا کاہے۔ عمران نے چونکہ کروچا۔  
وورور بھلے۔ میرا خیال تھا کہ فارمولے کی چینگز زیادہ ہو گی اور  
اگر وہ جسے پاس ہو گا تو میری اتنی چینگز ہو گی اور میں کسی نہ  
کسی طرح یا ہر نکل جاؤں گا۔ ڈاکٹر عیاس نے کہا۔  
یہیں بھر فارمولے کے وہاں آپ کیے کام کر رہے ہوں گے اور  
میں معلوم ہوا تھا کہ فارمولہ مغلی مخور پر غلط ہے۔ جسے درست کرایا  
بناۓ۔ عمران نے کہا۔

ہاں فارمولے میں ایک جگہ تھے خود قلعی ہو گئی تھی۔ جسے  
میں آسانی سے تحریک کر سکتا تھا۔ لیکن میں نے اس کے لئے چھ ماہ کی  
بہت لے لی۔ سہماں میں نے فارمولے کی دوسری کالپی سیارہ کی اور اس  
لہے لے میں سایہہ قلعی کو درست کر دیا اور تھہارے میں نے یا ہر  
بھیک دیا۔ جبکہ اس لفظ فارمولے کو درست کرنے کے لئے میں  
ہمار آئت آئت کام کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر عیاس نے جواب دیے  
وہ لے کہا۔

تحریک ہے آپ بے فکر میں ہم جلدی آپ کو وہاں سے نکال

216  
السلام و علیکم درست اللہ در کاظمہ ڈاکٹر صاحب۔ میں علی عمران  
بول رہا ہوں۔ عمران نے پاکیشی اجتہاد میں کہا تو ہر انویجہ کر  
کر اور حیرت بھرے اعداز میں عمران کو دیکھنے لگا۔ لیکن وہ منہ سے کچھ  
نہ بولا تھا۔

و علیکم السلام۔ مم، مگر کیا مطلب۔ آپ کون میں اور کہاں سے  
بول رہے ہیں۔ ڈاکٹر عیاس نے اہمی حیرت بھرتے ہوئے میں  
کہا۔

میں یا نا سے بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ حکومت نے آپ کی اور  
آپ کے فارمولے کی واپسی کے نئے ہمیں بھیجا ہے۔ میں نے ایک  
دوست کی معرفت آپ سے فون پر رابطہ کیا ہے۔ آپ بھیجے یہ تائیں  
کہ فارمولہ کہاں ہے۔ تاکہ جب ہم آپ کو لیئے آئیں تو فارمولہ بھی  
ساختہ لے سکیں۔ کیونکہ قابلہ کہ وہاں اس وقت ہنگامی عالات  
ہوں گے۔ عمران نے کہا۔

آپ کا تعلق پاکیشی سکریٹ سروس سے ہے۔ درجنی  
طرف سے کہا گیا۔

جی ہاں۔ عمران نے جواب دیا۔  
تجھے بتایا گیا تھا کہ پاکیشی اجتہاد میں گے ہیں۔ اس نے  
کہاں میری نگرانی اہمیت کر دی گئی ہے۔ پہر حال ہمیں بات تھی  
میں یہ بتا دوں کہ فارمولہ ہو کہ ما سیکر و قلائی میں ہے اور اسے میں نے  
خصوصی ہمکنگ کر کے زندگی ایسے کے نقی طرف دیوار کے لیے

ہوں شاید وہ کوئی ایسا راست بتا سکے۔ جس سے ہم چیک پوسٹ پر موجود افراد کی نگاہوں سے بچ کر ترقی ایسی یہ کے عقب میں پہنچ جائیں۔ عمران نے کہا اور پھر ایک فون بوتھ کے ساتھ اس نے کار روک دی اور پہنچے اتر کر وہ بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ ہاں پھونکہ زیادہ تر کارڈز والے فون بوتھ تھے اس نے عمران نے دو تین بڑی مالیت والے کارڈز خرید کر جیب میں رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک کارڈ تھال کر وہنی سیٹ میں ڈالا اور پھر جب بلب جل اٹھا تو اس نے رسیور اٹھا کر نہ ریس کرتے شروع کر دیئے۔

”ذوے الہ“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک توانی آوارستانی ای۔

”میکزو سے بات کرو اسیں چار منگ بول رہا ہوں۔“ عمران کہا۔

”آپ جنگ آرمنڈ سے بات کر لیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہمیں میں آرمنڈ بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد ایک مرد اسٹانی دی۔

”چار منگ بول رہا ہوں۔“ میکزو سے بات کرنی ہے۔ عمران نے کہا۔

”اوہ آپ جتاب، میکزو کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایسا آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل

لیں گے اند حافظ۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ”آپ پاکیشائی ہیں۔“ براتو نے اہمیتی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں یعنی مجھے پاکیشائی زبان آتی ہے اور ڈاکٹر عباس سے اگر پاکیشائی زبان نہ بولی جاتی تو وہ کبھی ہم پر اعتماد نہ کر سکتا تھا جو عمران نے ایکریمین زبان میں کہا۔

”اوہ حیرت ہے۔ آپ تو اس طرح رواتی سے بول رہے تھے جسے آپ واقعی پاکیشائی ہوں۔“ یعنی کیا آپ کا سندھ حل ہو گیا یا نہیں۔“ براتو نے کہا۔

”ہاں، ہماری تسلی ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر عباس ابھی زندہ ہے۔“ ہم تفصیلی رپورٹ دے سکیں گے۔ آپ کی مہربانی ہاں ایک بات اور اگر زندگی ایسے سے آپ کے دوست اس بات چیت کے بارے میں آپ سے پوچھیں تو آپ ہمیز اپنی صرف یہ تھاںیں کہ کسی لارڈ مسٹنے پر بات چیت ہوئی ہے۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں میں سب سنبھال لوں گا۔“ براتو نے ہمیشہ ہوئے کہا اور پھر عمران اور جو یہاں سے اجازات لے کر لارڈ روم سے باہر آگئے اور پھر تھوڑی درجہ ان کی کارڈ بھی کوٹھی سے باہر گئی۔

”اب کیا کرتا ہے۔“ جو یا نے کہا۔“ میں کسی پہلک فون بوتھ سے میکزو کو کال کر کے بات کرنا

جواب دیا۔  
آپ نے فلم دیکھی ہے۔ آپ ان کے علیے ہمادیں تاکہ میں میکڑو  
کی روح کو سکون آئچا سکوں۔ عمران نے کہا۔

یہ سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر علیے ہمادیے گئے۔  
ٹھیک ہے۔ جلدی آپ سے دوبارہ ملاقات ہوگی۔ عمران  
نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ باہر نکالا اور اسے جیب میں ڈال  
کر دھڑا اور واپس کار میں اکٹر بیٹھ گیا۔

جواب دیا۔  
کیا ہوا تم بے حد سخیوہ لگ رہے ہو۔

کیا تو عمران نے اسے تفصیل ہمادی۔  
اوہ ویری بیٹھ اس کا مطلب ہے کہ یہ تھنا شومیری کے آدمی ہوں  
گئے اور وہ کوئی پر بھی بھتیجے ہوں گے۔ جواب دیا۔

یاں اب ہیطے ان لوگوں اور شومیری کا تھامہ ہو گا پھر آگے کام  
ہو گا۔ عمران نے احتیاتی سرو لجئے میں کہا۔

صندل، چور اور کیمپن شکلیں گے ہوئے تو ہیں۔ جواب دیا۔  
کہا۔

یاں کوئی پر بھی یہ لوگ لا زماں موجود ہوں گے اور یقیناً اہوں  
لے دہاں ہیطے کی طرح ویو پو است اور ہے ہوش کر دینے والی کسی کا  
سم قلس کر دیا ہو گا۔ عمران نے کہا اور کار کو سواگان کالوں  
کی طرف موڑ دیا۔

کیا تم واپس کوئی چارہ ہے ہو۔ جواب دیا۔ پوچھا۔

چیف میکڑو کے پاس دو آدمی آئے اور پھر اہوں نے جیف میک  
کو قابو میں کر کے ان پر تشدید کیا۔ وہ چیف سے پاکیشائی ہمادیوں  
یارے میں پوچھ رہے تھے جیف نے ہمادیے سے انکار کر دیا۔ پھر  
ان کے بے پناہ تشدید کی وجہ سے آخر کار چیف نے زیان کھول دی۔  
اہوں نے آپ کو چار منگ کے نام سے آپ نے اہوں قون کیا تھا۔  
اہوں نے آپ کو سو اگان کالوں کی کوئی تیر ایک سو ایک دی۔  
جس پر وہ چیف کو ہلاک کر کے واپس چلے گے۔ آرٹلٹ نے جوں  
دیا۔

آپ کو یہ ساری باتیں کیے معلوم ہوئی ہیں۔ عمران۔  
ہوت چلاتے ہوئے کہا۔

چیف کے افس میں خفیہ کیہے اور یہ پریکار اتنی ہیں۔  
خود بخدا آن ہوتے ہیں۔ جب چیف کی ہلاکت کی بھرپورے ملی تو ہی۔  
چینگ کی تو یہ ساری باتیں حلستے اس۔ آرٹلٹ نے جواب دیا۔  
آپ نے معلوم کیا کہ وہ کون لوگ تھے۔ عمران نے  
پوچھا۔

وہ اپنے انداز سے سرکاری اور تربیت یافت دیکھتے تھے۔ اس  
لئے ہم خاموش ہو گئے ہیں۔ مزید کیا کر سکتے ہیں۔ آرٹلٹ۔

کر دیا اور پھر داپس برآمدے کی طرف بڑھنے لگا جہاں جو بیان کیوں تھی۔  
”ہمارے ساتھی تو نہیں آئے ابھی۔“ جو بیان نے کہا۔

”ابھی انہیں در لے گی۔“ عمران نے جواب دیا۔ اس کی تجذبہ  
نکلے برآمدے کا بیرونی جاہزہ لے رہی تھیں۔ پھر وہ اندر داخل ہوئے  
اور جیسے ہی سٹنگ روم میں پہنچے تو عمران نے ہوتے تجذبے کیونکہ  
اس کی تجزیہ نظرؤں تے دہاں کھوکی کے اوپر ہے ہوئے کارنس کی اوت  
میں دیوبوائست اور یہ ہوش کر دیتے والی لیں کا سمٹ پھیک کر لیا  
تھا۔

”اب ان کا اختیار کیا جائے یا۔“ جو بیان نے کہا۔  
”میرا خیال ہے کہ میں سیکڑوں کو قون کر لوں۔“ عمران نے  
کہا اور پھر وہ فون کی طرف بڑھا یہی تھا کہ اچانک کھوکی کے قریب سے  
سردی کی تجزیہ آواز ستائی دی اور عمران بے اختیار لڑکھوا تاہوائیچے قالین پر  
گزیا۔ اسے گرتے دیکھ کر جو بیان نے بھی گرتے کی اداکاری کی اور وہ  
بھی کری سیت نیچے قالین پر گزی۔ عمران اس انداز میں گرا تھا کہ  
اس کی نکلنے سٹنگ روم کے دروازے کی طرف یہی تھیں۔ سحد لمحوں  
بعد اسے قدموں کی آواز ستائی دیں اور پھر دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

”ان کا تو خاتمہ کر دیں پھر جب ان کے ساتھی آئیں گے تو انہیں  
بھی پے ہوش کر کے ہلاک کروں گے۔“ اندر آتے والوں میں  
سے ایک نے دوسرا سے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ باتھ سے  
پکڑے ہوئے مشین پسل کو سیدھا کرتا۔ عمران بیکھت کسی کھلے

”ہاں۔“ عمران نے جواب دیا اور جو بیان نے ایجاد کیں تھے  
دیا۔ تھوڑی در بعد عمران نے کار ایک مارکیٹ کے آفیز میں موجود  
پارکنگ میں روک دی۔

”میں آ رہا ہوں۔“ عمران نے جواب سے کہا اور تجھے اتر کر  
تجزیہ قدم انجاماتاہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک بڑے میڈیا کل  
سٹور سے ان گولیوں کا یکٹ خریدا جسیں استعمال کرنے کے بعد بے  
ہوش کرنے والی کسی اثر نہیں کرتی اور پھر داپس کار میں بیٹھ کر اس  
نے یکٹ کھوکھا کر دو گولیاں جو بیان کو دیں کہ وہ انہیں نگل لے اور وہ  
گولیاں اس نے اپنے مت میں ڈال لیں۔ پھر تھوڑی در بعد ان کی کہا  
کوئی تھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ عمران تجھے اتنا تو اس نے چھوڑا  
پھانٹک کھلاہوا ایکھا۔ اس نے پھانٹک کو دھکیل کر کھولا اور اندر جا کر  
اس نے خود ہی بلا پھانٹک کھولا اور پھر آجے آکر وہ فرار یونگ بیٹھ  
بیٹھ گیا اور کار اندر لے گیا۔

”وہ رابرٹ کہاں گیا ہے۔“ جو بیان نے حج اور گرینوچ جا  
شاید کچھ طریقہ اور کے لئے مارکیٹ گیا ہوا۔“ عمران نے  
جو بیان کو منحصروں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔“ جو بیان نے اس کا اشارہ کچھتے ہوئے الٹیسی  
بھرے لئے میں کہا۔ عمران نے پوری سیس کارروائی اور پھر تجھے اتر کر  
تجزیہ قدم انجاماتاہ پھانٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بلا پھانٹک  
لکھا اور پھر چھوٹا پھانٹک لاک کرنے کی بجائے اس نے اسے صرف

کو شش ہی کر سکتا تھا۔ رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے اٹھنے سکتا تھا۔

”جہار انام کیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تم، تم تو بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر۔ کیا مطلب؟“ اس آدمی نے چونک کر کہا۔ اس کے پھرے پر اہمیتی حیرت کے تاثرات تھے۔

”میرے دہن میں ایسا آک رکا ہوا ہے کہ جب میں چاہوں بے ہوش ہو جاؤں اور جیپ چاہوں، ہوش میں آجائاؤں۔ تم یہ بات چھوڑو۔“ میرے سوالوں کے جواب وہ۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔ ”میرا انام مارٹی ہے۔“ اس آدمی نے جواب دیا لیکن عمران اس کے لمحے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ تجویث بول رہا ہے۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمیں جہار انام یاد دلاتا پڑے گا۔“ عمران نے کوت کی مخصوص جیب سے تیز دھار خیبر نکلتے ہوئے کہا۔

”میں درست کہ رہا ہوں۔“ اس آدمی نے ہوش چھاتے ہوئے کہا۔

”کس پارٹی سے جہار اتعلق ہے۔“ عمران نے کہا۔

”بلڈ باؤنڈ گروپ سے۔“ مارٹی نے جواب دیا۔

”تو میری توہی خوبصورت لڑکی ہے تم نے اسے بلڈ باؤنڈ کیے بتا دیا۔“ عمران نے کہا تو مارٹی بے اختیار اچھل پڑا۔

”تم، تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔“ مارٹی نے کہا۔

ہوئے سپرینگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ دو توں چھینے ہوئے ایک دوسرے نکل اکر بیچ جا گئے۔ جو یا بھی بھلی کی سی تیزی سے ایز کر ان کے سروں پر ہیٹھ گئی اور پھر پحمد لمحوں بعد وہ دونوں ہی بی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”ان کا کوئی ساتھی باہر بھی ہو گا۔“ جو یا نے کہا۔

”ہاں ہو سکتا ہے۔“ تم پاہر جا کر اوٹ میں ہو کر نگرانی کرو میں ان سے پوچھ پچھ کر رہا ہوں۔“ عمران نے کہا تو جو یا نے ان بے ہوش پڑے آدمیوں میں سے ایک کا مشین پسل اٹھایا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران بھی کمرے سے باہر آیا اور پھر سوہنے سے اس نے رسیوں کے دو ہنڈل انھائے اور اسیں لا کر اس نے ایک ایک کر کے دونوں آدمیوں کو کر رسیوں پر بھٹا کر رسیوں کی مدد سے باتندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے ان کی رسیوں کی تلاشی لی تو ایک آدمی کی جیسے دیوپواست کا ار سیور جو سو بائل فون جتنا تھا انکل آیا تو عمران کو گیا کہ ان دونوں کے علاوہ باہر اور کوئی نہیں ہے۔ عمران نے رسمی کو ایک طرف میں بر کھا اور اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دی۔ جس کی جیب سے وہ رسیور لٹھا تھا۔ تھد لمحوں بعد جس اس کے جسم میں مکت کے آثار نمودار ہوئے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور بیچھے بیٹ کر دو کریں پر بیٹھ گیا۔ پحمد لمحوں بعد اس آدمی نے کہا ہے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھی اس نے لاشوری طور پر انھیں کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے وہ صرف

چڑھ جس تیزی سے نارمل ہو رہا تھا۔ اس سے زیادہ تیزی سے مگنے ہوتا  
چلا گیا۔ اب اس کے منہ سے بیچنے نکل رہی تھی۔ لیکن اس کا سامنہ پہنچنے  
کے لئے کھلا ضرور تھا۔ لیکن بیچ شاید اس کے لگے میں ہی تھرین کر  
انک اگئی تھی۔ اس کا جسم اب اس طرح کا پر رہا تھا جیسے اس کے  
جسم سے لاکھوں دلیل کا ایکڑ کر کٹ گزر رہا ہو۔ اس کی آنکھیں ابھر  
کر پھٹ سی گئی تھیں۔

- کیا نام ہے تمہارا بولو۔ عمران نے تیزی سے قرب لگاتے  
ہوئے کہا اور مارٹی کا کاپتا ہوا جسم لٹکت جیسے تھرا سا گیا اور عمران  
سمجھ گیا کہ وہ شعور کی بجائے اب لاشعوری کیفیت میں داخل ہو چکا  
ہے۔

- میرا نام تھیگر ہے۔ تھیگر۔ مارٹی نے اسی طرح رک  
رک کر جواب دیا جیسے انعام اس کے منہ کے اندر چیز ہو کر اور  
لڑک تڑھک کر پایہ رکھے ہوں۔

شوسری سے تمہارا کیا تھق ہے۔ عمران نے کہا۔  
وہ سیکشن ہیف ہے۔ میں اس کا ما تھت ہوں۔ تھیگر نے  
جواب دیا اور پر عمران کے سوالوں کے جوابیات میں اس نے پوری  
تفصیل بتا دی کہ کس طرح انہوں نے سیکشن پر تشدد کر کے اس سے  
لوٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور کس طرح جہاں  
انہوں نے دیوبوائش اور یہ ہوش کر دیتے والی گسک کا سمن تھب  
کیا تھا۔

- میں درست کہہ رہا ہوں اور اب تم اپنا اصل نام بھی بتاؤ  
گے۔ عمران نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے بھٹک کر  
مارٹی کی کوتی جواب دیتا۔ عمران کا بازو گھوما اور کرہ مارٹی کے سلق سے  
ٹکلنے والی تیزی سے گونج اٹھا۔ لیکن اس تیزی کی بارگشت ابھی موجود تھی  
کہ عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور ایک بار پھر کرے میں مارٹی کی تیزی  
گونج اٹھی۔ اس کی تاک کا دوسرا نتھا بھی آؤٹے سے زیادہ کٹ چکا  
تھا۔

- اب تم سب کچھ بتاؤ گے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ  
ہی اس نے مارٹی کی پیشانی پر ابھر آتے والی نیلے رنگ کی موٹی سی  
رنگ پر انٹلی کے ہک سے قرب لگاتی تو کمرہ مارٹی کے سلق سے نکلے  
والی اقتت تاک تیزی سے گونج اٹھا۔ اس کا بورا جسم پھٹکنے کا تھا۔ تھیگر  
بھری طرح سخت ہو گیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے میں عمران لٹکت ہو گک پڑا۔

جب اس نے مارٹی کے ہمراہ کوتیزی سے پر گھون ہوتے دیکھا۔ یوں  
گھوس ہو رہا تھا جیسے کسی سلوٹ پڑے ہوئے کپڑے پر دسٹری دکھ کر  
اسے آگے لے جایا جائے تو تیچے کپڑا بغیر سلوٹ کے ہو جاتا ہے۔ اسی  
طرح اس کے ہمراہ پر موجود شکنیں تیزی سے صاف ہوتی ہیا رہی  
تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ مارٹی واقعی اچھانی تربیت یافت آؤچی ہے اور  
اس نے تشدد سے پچنے کے لئے ذہن کو یعنک کرنا شروع کر دیا ہے۔  
لہذا اس نے بھلی کی سی تیزی سے زیادہ قوت سے اس کی پیشانی پر  
موجود رنگ پر دوسرا نتھ مغرب نگادی اور اس قرب کا اثر یہ ہوا کہ مارٹی کا

لے بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی اس نے ہاتھ موڑا اور  
دوسرے لمحے دوسری کری پر ہندھے لیکن بے ہوش آدمی کا بھی خاتمہ  
ہو گیا۔  
اسی لمحے جو یا اندر داخل ہوتی۔ وہ شاید فائزگ کی آواز سن کر آتی  
تھی۔

کیا ہوا۔ جو یا نے کہا۔  
سہی دو آدمی تھے۔ ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ عمران نے مشین  
پسل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔  
تفصیلات پوچھی ہیں تم نے ان سے۔ جو یا نے کہا۔  
ہاں۔ عمران نے کہا اور جیگر کی ہتائی ہوتی یا تیں دوہرا  
دیں۔

ہمارے ساتھی نجاتے کیا کرتے پھر رہے ہوں گے۔ ان سے  
رابطہ ہوتا چلتے۔ جو یا نے کہا۔  
وہ گولڈ کا لوٹی گئے ہیں۔ میں نے معلوم کر دیا ہے۔ گولڈ کا لوٹی  
کے اڑے کے اتصارچ کو شومیری کے ہیڈ کوارٹر کا عالم ہے۔ اس لئے وہ  
ضرور اس کے سر پر بیٹھ جائیں گے۔ عمران نے کہا اور اس کے  
ساتھی اس نے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے تبر پر لس کرنے  
شروع کر دیئے۔  
مذوے کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز ستائی  
دی۔

تم نے ہمارے ساتھیوں کی واپسی کا انتظار کیوں نہیں کیا تھا۔

عمران نے پوچھا۔  
تھیں میکڑوں کی موت کا عالم ہو جاتا اور تم فرار ہو جاتے۔ جیگر  
نے جواب دیا۔

شوہیری اب کہاں ہے۔ عمران نے پوچھا۔  
وہ ہالٹن کا لوٹی کی کوئی نمبر جو بیس میں ہے۔ اس کوٹھی کو اس  
نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔ جیگر نے جواب دیا۔

اور گولڈ کا لوٹی کی کوئی تیزی تحری قور میں جہاں مشینی  
نصب ہے۔ وہاں کون ہے۔ عمران نے پوچھا۔

وہ چینگٹگ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کا اتصارچ رابرٹ ہے۔ جیگر نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا رابرٹ کو معلوم ہے کہ شومیری کا ہیڈ کوارٹر کہاں  
ہے۔ عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ جیگر نے جواب دیا۔  
شوہیری کا فون نمبر کیا ہے۔ عمران نے پوچھا تو جیگر نے  
فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے جیب سے مشین پسل نکلا اور دوسرے  
لمحے اس نے بت کی طرح ساکت بنتے ہوئے جیگر کے پستان پر گولیاں  
بر سانا شروع کر دیں۔ بعد لمحوں بعد جیگر ٹھٹم ہو چکا تھا۔

مجھوڑی تھی جیگر اب پوٹکہ تم ذہنی طور پر درست ہو سکتے تھے  
اس لئے تمہاری موت تمہارے لپٹے فائدے میں ہے۔ عمران

صحیح۔ آرٹلڈ نے جونک کر کیا۔  
جہیں اگر یہ لاشیں چاہیں تو انہوں نو ورنہ ہم انہیں بھائی سے دوڑ  
کی دران جگہ پر پھینک دیں گے۔ عمران نے کہا۔  
اوہ، آپ ایسا ہی کریں جتاب۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔ کیونکہ  
سرکاری آدمیوں کی ہلاکت ہمارے لئے بڑا منکر ہے۔ آرٹلڈ  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں نے تھیں اس لئے اخلاق دی ہے کہ تم نے طنز  
کے کہا تھا کہ سیکڑو ہماری وجہ سے مارا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔  
میں نے واقعی یہ بات کی تھی جتاب آئیں ایم سوری جتاب۔ اس  
وقت سیکڑو کی گفتگو میں تھی۔ آرٹلڈ نے کہا۔  
پہر حال تم بے فکر ہو۔ اب سیکڑو کی جگہ ہم نے تھیں دے دی  
ہے اور سیکڑو کو ملنے والی خصوصی رقمتوں اب تھیں ملا کریں  
گی۔ عمران نے کہا۔

آپ کی مہربانی ہو گی جتاب۔ دوسری طرف سے اس بار  
مرت بھرے لپجھے میں کہا گیا۔

تمہارے لگبھیں کوئی ایسا آدمی ہے جو ہمیں اور ہمیں کے  
عقاب میں اس طرح لے جائے کہ ہم اور ہمیں کے میں گیٹ کے  
سلسلے سے نکل دیں۔ عمران نے کہا۔

تھی بہاں اور ہمیں کے عقیقی طرف ایک گاؤں ہے ہامرو۔ وہاں  
کافی ہے والا ایک آدمی ماسٹر ہمارے پاس سپرواہ کرے۔ وہ اس سارے

سیخیز آرٹلڈ سے بات کراؤ۔ میں چار منگ بول رہا ہوں۔ عمران  
نے سچیہ لپجھے میں کہا۔  
”ہوولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ہیلو آرٹلڈ بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد آرٹلڈ کی آواز سنائی  
دی۔

چار منگ بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔  
”میں سرفہرست ہو۔“ دوسری طرف سے حیرت بھرے لپجھے میں  
کہا گیا۔

”سیکڑو کے دونوں قاتل اس وقت میرے سامنے لاٹھوں کی  
صورت میں پڑے ہوئے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ، اوہ کون ہیں وہ۔ آپ نے انہیں کیسے ٹریس کر دیا۔“ آرٹلڈ  
نے اہمانتی حیرت بھرے لپجھے میں کہا۔

”سیکڑو سے انہیوں نے سو اگان کا لوٹی کی کوئی گئی کے بارے میں  
معلومات حاصل کی تھیں۔ اس لئے ہم سماں آئے تو وہ صباں ہم پر چڑھا  
دوڑے۔ لیکن ہم نے انہیں ہٹاک کر دیا۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ، اوہ جتاب آپ نے واقعی حیرت انگریز کام کیا ہے۔ لیکن یہ  
لوگ کون ہیں۔“ آرٹلڈ نے کہا۔

”ان کا تھق ایک سرکاری ٹکٹیسی بیٹی سے ہے اور یہ اس کے  
شوہری یکشن کے دیکھتی ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”سرکاری لپکٹ۔“ اوہ، پھر آپ ان لاٹھوں کا آپ کیا کریں

توں صدر اور کپشن ٹکلیں کار میں سوار گولڈ کالوں کی طرف  
بڑھے چلے جائے تھے۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر سور تھا جیکہ صدر اور  
کپشن ٹکلیں دو توں عقیقی سیٹ پر موجود تھے۔  
”یہ ان کا مشینی اڈہ ہے تو لا محالہ بیان اہمیتی جدیدی سائنسی  
حالتی استقلامات ہوں گے۔ اچانک عقیقی سیٹ پر پہنچنے والے  
کپشن ٹکلیں نے کہا۔  
”ہوتے رہیں اور تم دو توں سن لو۔ اب کوئی منصوبہ بندی نہیں  
کی جائے گی۔ صدر کے بولنے سے ہمیں یہ سور نے بگڑے  
ہئے لجئے میں کہا۔  
”تو تم کیا اس کوٹھی کو میرانوں سے اڑانا چاہتے ہو۔“ صدر  
نے سکراتے ہوئے کہا۔  
”ہاں ہونا تو ایسا ہی چلہتے۔“ سور نے ہونک چلاتے ہوئے

علاقوں کو جاتا ہے۔ میں اسے آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں۔“ ارتلنے  
کہا۔

”اوکے۔ اسے بھیج دو۔“ عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔  
”اب ہمیں وہاں جاتا ہو گا قارمو لا یعنی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں  
ہمارے ساتھی آجائیں پھر ہم وہاں جائیں۔“ جو یا نے کہا۔  
”ویکھو یہ آدمی ماسٹر آجائے۔ اس سے معلومات حاصل کر لیں۔“  
پھر آگے کی سوچیں گے۔ فی الحال ہمیں محفوظ ہیں۔“ عمران نے  
کہا اور جو یا نے اشیاء میں سرطا دیا۔

کہا۔

”یکن اس کی اطلاع شو میری تک پہنچ جائے گی اور ویے بھی ہر نہیں معلوم کہ شو میری کہاں ہے۔ صدر نے کہا۔

”تمہارا مطلب کیا ہے۔“ سورتے کہا۔

”تم نے وہاں سے شو میری کا تپ معلوم کرتا ہے کیونکہ جب عزیز شو میری ہلاک ہیں، ہوگی اس وقت تک، تم ایسے ہی یاتا میں الجی رہیں گے۔“ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیا ہم ان کی متین کریں گے۔“ سورتے تھلکے ہوئے لیجے میں کہا۔

”بھیں گڑلاں سے اندر چاتا ہو گا۔ پھر وہاں ہے، ہوش کر دیتے والی گس قاتر کی جائے گی۔ اس کے بعد ان سے شو میری کا کنٹرم پر معلوم کر کے انہیں ہلاک کر کے وہاں سے باہر آ جائیں گے۔“ صدر نے لاخ غسل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیوں کیا باہر سے ہم ہے، ہوش کرنے والی گس قاتر نہیں گر سکتے۔“ سورتے حیثت بھرے لیجے میں کہا۔

”وہاں لفڑنا ساسنی حنادلی اقدامات ہوں گے۔ اس نے اگر رہ راست قاتر کیا گیا تو معاملات ہمارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں۔“ صدر نے جواب دیا۔

”تم یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں ان کا تھا تر بھی کر دوں گا اور یہ سے شو میری کا تپ بھی معلوم کر لوں گا۔“ سورتے کہا۔

237

”ہیں سوری یہ اہمیت تریت یافتے لوگ ہیں۔ عام مجرم یا غلطے نہیں ہیں۔ اس نے ہم نے جو کچھ بھی کرتا ہے سوچ کیجھ کر کرنا کہا۔ صدر نے کہا۔

”سیں کہہ رہا ہوں کہ تم سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔“ سورتے اہمیت تھلکے ہوئے لیجے میں کہا۔

”جب سوری کہ رہا ہے تو واقعی ہیں اس کے انداز میں کام کرتا ہے۔ کیپشن شکل نے سوری کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو صدر پوچک کر کیپشن شکل کو دیکھنے لگا۔

”یہ تم کہہ رہے ہو۔“ صدر نے حیثت بھرے لیجے میں کہا۔

”یاں وہ لوگ تریت یافتے ہیں تو ان کے سورایکشن درست نہیں ہوتے ہو گا۔ ورنہ، ہو سکتا ہے کہ اہوں نے گڑلاں میں بھی انتظامات کر رکھے ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گڑلاں کو بھی وہ چیک کر رہے ہوں اور ہم زیادہ احتیاط کے چکر میں نقصان بھی اٹھا سکتے ہیں۔“ جب

”ایک اور بیچر کسی پلاسٹک کے ان پر دھاوا بولا جائے گا تو پھر ان کو سمجھنے کا بھی ہو قع دمل سکے گا۔“ کیپشن شکل نے تفصیل سے بت کرتے ہوئے کہا اور صدر نے تو بے اختیار ایک طویل سائنس یا جنک سور کا پتھرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔

”شکر یہ کیپشن شکل تم واقعی ہر پہلو پر سوچتے ہو۔“ سورتے اس بار صدر بے اختیار کھلکھلا کر نہیں پڑا۔

”اوکے، اگر تم دونوں کی رائے ہی ہے تو ایسے ہی ہی۔“ یکن کچھ

بائے کا اور اس کے بعد ہم اندر داخل ہو کر جو سامنے آئے گا الہ دیں  
ع۔ سور نے بڑے صرف بھرے بھجے میں کہا۔  
لیکن اس سے ہبھلے کہ ہم کوٹھی سے واپس نکلیں پولیس پہنچ جائے  
گی اور ایک بار پولیس پہنچ گئی تو پھر ہمارا ان کی گرفت سے نکلا  
ناممکن ہو جائے گا۔ صفر نے جواب دیا۔  
پولیس کے آنے میں بہر حال وقت لگے گا۔ جب تک ہم کارروائی  
کمل کر لیں گے۔ سور نے کہا۔

- تھوڑی سی تبدیلی کر لو کہ میرا نکون سے پھانک اڑانے کی بجائے  
ہم ہبھلے کال یہل دے کر کسی آدمی کو باہر بیلا سیں گے اور پھر اس آدمی  
کو باہر روک کر اندر ہم بے ہوش کر دینے والی لیکن فائز کر دیں گے۔  
اس کے بعد مزید کارروائی کریں گے۔ صفر نے کہا۔

لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ دیاں استھانی سخت حفاظتی  
انتظامات ہو سکتے ہیں۔ کیا بے ہوش کر دینے والی لیکن ان انتظامات  
کو بھی ساکت کر دے گی۔ سور نے کہا تو صفر اور کیپشن  
ٹھیک ہے اختیار پڑے۔

یہ بات نہیں ایسے انتظامات آٹویٹک نہیں ہوتے۔ انہیں  
یا قاعدہ آپسٹ کیا جاتا ہے۔ اس نے میں نے پھانک کھلواتے کی بات  
کی ہے کہ ہم بغیر دیوار پھاندے اندر جا سکیں گے۔ کیونکہ بیر ونی  
دیواروں پر ایسے انتظامات ہوتے ہیں جو خود بخوبی کام کرتے ہیں۔ لیکن  
پھانک سے اندر آپسٹ کئے جانے والے انتظامات ہو سکتے ہیں۔

نکچے پلاتا گ ت تو بہر حال کرنی ہی ہوگی۔ صفر نے کہا  
تم یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ سور نے سکر اکر کپڑا  
اوکے چھوڑ دیا۔ دیے بھی ڈرائیور تم ہو۔ ہم تو سوار یا لیں  
چاہے ہمیں جنت میں لے جاؤ چاہے آسم میں۔ صفر نے کہا  
بے فکر ہو آسم میں نہیں جانے دوں گا۔ یا تی جہاں  
اعمال ہیں کہ تم جنت میں جاتے ہو یا نہیں۔ سور نے کہا  
دیا تو صفر ایک بار پھر پڑا۔  
اگر میرے اعمال تیک نہ ہوں گے۔ تو پھر تم مجھے ہم  
جانے سے کیے روک دو گے۔ صفر نے لطف یعنی کے  
میں کہا۔

- چہاری چک سی چلا جاؤں گا۔ سور نے جواب دیا تو کہا  
ایک بار پھر تھی کی آوازیں گونغ انھی۔ اس بار کیپشن ٹھیک ہے  
اختیار پڑا تھا۔  
اور اگر چہارے اپنے اعمال بھی صحیح ہے جسے ہوئے تو  
صفر نے کہا۔

تو پھر چہاری قست۔ سور نے جواب دیا اور پھر پڑا  
ہنس پڑا۔ تھوڑی در بعد کار گولڈ کالوٹی میں داخل ہوئی تو چھوٹی  
چوکنے ہو کر چیزوں کے اور سور نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔  
میراں لیکن انھا کر کوت کے اندر چھپا لو۔ میں کار اس  
کے گیٹ کے سامنے روکوں گا اور پھر میرا نکون سے ہبھلے پھانک

گون ہے۔ ڈور فون سے ایک بھاری سی صردان آواز سنائی

دی۔ پولیس اپکڑ جو رف۔ صدر نے جواب دیا۔  
پولیس۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ دوسری طرف سے حیرت  
بھرے لئے میں پوچھا گیا۔

چند ضروری معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کسی ذمے دار آدمی کو  
باہر بھیج دیں۔ صدر نے کہا۔

اوکے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
لٹک کی آواز کے ساتھ ڈور فون آف ہو گیا اور وہ تینوں چوکنا ہو کر  
کھوئے ہو گئے۔ تمہاری در بحد پھانٹ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی جسے  
ہی باہر آیا کہ سوراخی کی تحریک سے اس کی ساتھی سے ہو کر اندر  
داخل ہو گیا۔

ارے۔ ارے۔ اس آدمی نے مژکر پے اختیار کیا ہی تھا کہ  
صدر نے اسے زور سے دھکا دیا اور وہ بھی دوڑتا ہوا سور کے یونچے اندر  
چلا گیا۔ پھر کتے ہی وہ بوکھلانے ہوئے انداز میں مژنے ہی لٹکا تھا کہ  
صدر کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور وہ آدمی ہوا میں اڑتا ہوا  
تلکابازی کھا کر ایک دھماکے سے زمین پر آگرا۔ جبکہ صدر کے یونچے  
اندر آتے ہوئے کیپشن ٹھکلے نے پھانٹ بند کر دیا تھا۔ اس دوران  
سور ہے، ہوش کر دینے والی گیس کے چھ کیپول کوٹھی میں فائز کر  
چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں نے بھی سانس روک لئے تھے

صدر نے وصاحت کرتے ہوئے کہا۔

تم واقعی عقلمند آدمی ہو۔ پہر حال ٹھیک ہے۔ آؤ۔ سور نے  
سے اترتے ہوئے کہا۔

پے ہوش کر دینے والی گیس کا پسل لے یا ہے تم نے۔ صدر  
نے سور نے کہا۔

ہاں میری جیب میں موجود ہے آؤ۔ سور نے کہا اور پھر  
تینوں کار سے اتر کر اسے لاک کر کے اس طرح آگے بڑھنے لگے۔ جسے  
بھاں کے رہتے والے ہوں اور ایسے ہی شلنے لٹک ہوں۔ تمہاری در بھو  
اپنے ہوں نے اپنی مطلوبہ کوٹھی چھیک کر لی۔ یہ ایک چھوٹے سائز کی  
کوٹھی تھی اور ایک متزل تھی۔ البتہ اس کا طرز تعمیر حدید انداز کا تھا  
ہر اون رنگ کا پھانٹ بند تھا۔ وہ تینوں اسی طرح شلنے ہوئے آگے  
بڑھتے چلے گئے۔ البتہ کن انکھیوں سے وہ اسی کوٹھی کا جائزہ لے رہے  
تھے۔

کوئی خاص انتظامات تو نظر نہیں آرہے۔ سور نے کہا۔

ہاں لگتا ہے کہ انہیں یقین ہو گا کہ بھاں کے یادے میں کافی  
ہیں جاتا۔ آؤ پھر کارروائی شروع کریں۔ صدر نے کہا اور اس  
کے ساتھ ہی وہ مژک کر اس کر کے کوٹھی والی سائیڈ پر آگئے۔

کیپشن ٹھکلے اور سور بھی اس کے یونچے تھے۔ کوٹھی کے پھانٹ  
کے سامنے آکر سور نے کال بیل کا ہٹن پر لیں کر دیا۔ بعد میں بھو  
دیوار پر موجود ڈور فون سے انکلی ہی لٹک کی آواز سنائی دی۔

بچ پاہی تھیں۔ کیونکہ رسیاں کافی اوپنجی کر کے باندھی گئی تھیں۔ اس کا احساس ہوتے ہی صدر نے دونوں یاڑوں کو اس انداز میں عکت دینی شروع کر دی جسے دونوں یاڑوں ایک دوسرے سے رکو رہا ہو۔ اور ایسا کرتے ہی رسی یچے کو اتنا شروع ہو گئی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد اس کی انگلیاں گائٹھ بک جائے میں کامیاب ہو گئیں۔ اسی لمحے تھوڑا اور کیپشن میکل بھی امتحن کر یہی تھے کی کوشش میں لگ گئے اور پھر ابھی وہ دیوار سے پشت لگا کر یہی تھے کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو مشین گتوں سے سچ افراد اندر داخل ہوئے اور دروازے کی سائیڈ میں بڑے چوکتے انداز میں کھڑے ہو گئے چند لمحوں بعد ایک لمبے قدم اور درڑشی جسم کا ایک بھی اندر داخل ہوا۔ اس نے چست پاس ہن رکھا تھا۔ اس کے پھرے پر سفاکی اور بھریلا پن نایاں تھا۔ اس کے یچے ایک اور آدمی تھا۔ جس کا قدم درمیان اور جسم قدرے بیماری تھا۔ وہ اپنے پھرے اور انداز سے فیلڈ بجت کی بجائے انجیسٹر و کھاتی دستا تھا۔ وہ دونوں آگے بڑھ کر صدر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھوئے ہو گئے۔

”تو تم ہو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ۔“ لمبے قد والے نے ہر آنے کے سے انداز میں کہا۔

”تم ہمیں اپنا تعارف کرو جا کہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ تم کون ہو۔“ صدر نے منہ بنتا تھا ہوئے کہا۔

”میرا نام دار سکی ہے اور میں بیٹی کے ایکشن گروپ کا چیف ہوں میں باندھا گیا تھا کہ اس کی انگلیاں پاہنود کو شش کے گائٹھ ملک۔“

اور تھوڑی اسی حالت میں دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا گیا اور پھر اس نے اندر وہی طرف بھی مزید چار کیپسول فائر کر دیے اور پھر وہ میں رک گیا۔ صدر اور کیپشن میکل بھی سانس روکے ہوئے آگے بڑھے چلے گے۔ پھر چند مث ب بعد جب ان کے لئے سانس روکنا بالکل ہی دو بھر ہو گی تو انہوں نے آہستہ سے سانس لیا۔ لیکن جب اہیں کیس کی بو گھوسنے ہوئی تو انہوں نے کھل کر سانس لینا شروع کر دیا۔

”آواہ اٹیتان سے کارروائی کریں۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہر آمدے کی سیڑھیاں پڑھ کر اندر جانچنے ہی تھے کہ یکفت چھٹ سے چلک کی آواز ستائی دی اور اس کے ساتھ ہی صدر کو یوں گھوس ہوا جسیے کسی نے اس پر رسیاہ چادر ڈال کر اسے مکمل طور پر ڈھانپ دیا ہو۔ اس نے جھٹکے سے یہ ٹیکالی چادر ہٹانے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے دہ بے اختیار ہو نکل پڑا کیونکہ ہر آمدے میں ہوتے گی بجائے ایک بڑے سے کمرے میں فرش پر ڈھانا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں اور اس کے دلوں پر بھی دسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی اسی حالت میں پڑے ہوئے تھے اور کیپشن میکل بھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزار رہے تھے۔ صدر کو شش کر کے امتحن کر بیٹھ گیا اس نے پشت دیوار سے ٹکادی بھی اور پھر اس نے اپنی انگلیوں کو مولا کر گلائیوں میں بندھی ہوئی دی کی گائٹھ ملکش کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن اس کو اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ اس کی انگلیاں پاہنود کو شش کے گائٹھ ملک۔

نے جواب دیا۔  
“تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ ہمارا تعلق فارن سیکشن سے ہے جبکہ  
میں بتایا گیا ہے کہ تم پاکیشیا سیکٹ سروس کے اصل لوگ ہو اور  
ہمارا انجارج دیبا کا سب سے مشہور اور خطرناک بیویت عمران  
ہمارا انجارج دیبا کا سب سے کہا۔

وارسکی نے کہا۔  
“عمران واقعی پاکیشیا سے آیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت  
پر اگر بھی ہے۔ لیکن ہمارا تعلق ایک پیشیا سے ہی ہے۔” صدر  
نے جواب دیا۔

اوہ پھر تو جہیں زندہ رکھتا تھا قات ہے۔ میں نے تو جہیں اس  
لئے بوش دلا دیا تھا کہ تم میں سے ایک عمران ہو گا۔ وارسکی نے  
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جنگلے سے انہ کھوا ہوا دوسرے لمحے  
اس کے پاس میں مشین پیش نظر آئے رکا۔ وہ واقعی بے حد پھر جیلا تھا۔  
اتھی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ جب تم نے شویسی کو ہماری  
گرفتاری کی اطلاع ہی نہیں دی تو پھر درس سے کیا فرق پڑتا ہے۔” صدر  
نے سکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وارسکی نے اختیار  
ہونک پڑا۔

“جہیں کیسے معلوم ہے یہ بات۔” وارسکی نے حیرانگی سے  
کہا۔

“الٹینان سے مات سنو تو بتاؤ۔” تم تو ہوا کے گھوڑے پر سوار  
ہو۔ کیا تم نے بھلے کبھی کسی پر پیش کی فائزگ نہیں کی یا پھر جہیں

اور یہ مارٹی ہے۔ ہیڈ کوارٹر مشیزی کا انجارج۔ اس آدمی نے  
اسی طرح اہتمائی سرد بجھے میں اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کرتے  
ہوئے کہا۔

آپ یہ بھیں۔ مارٹی نے وارسکی سے کہا۔

“ہاں تم بھی یہ سٹو مارٹی۔” وارسکی نے کہا اور پھر وہ دونوں  
دہاں موجود کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ جبکہ دونوں مشین گن برداران کے  
عقب میں اکر بڑے چوکے انداز میں کھوئے ہو گئے۔

کیا ہمارا تعلق شویسی سیکشن سے ہے یا تم کسی اور سیکشن کے  
چیف ہو۔” صدر نے کہا۔

بھلے تم جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرو اور پھر آئی  
بات ہو گی۔” وارسکی نے اسی طرح سرد بجھے میں کہا۔

“میرا نام جانن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مارٹل اور رائٹ۔  
اوہ یہ بھی سن لو کہ ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سیکٹ سروس سے  
ہے۔” صدر نے کہا۔

کیا مطلب۔ کیا پاکیشیا نے فیر مغل بھتل کر رکھے ہیں۔ وارسکی  
نے اس پادریت بھرے بجھے میں کہا۔

سیکٹ سروس بے حد سیچ ادارہ ہوتا ہے۔ اس کے پے شمار  
سیکشن ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر ملک کی سیکٹ سروس ہر بڑے ملک  
میں اپنے فارن سیکشن بھی قائم کرتی ہے اور لا اکمال ہاں کے بینے  
والے مقامی لوگ ہی اس سیکشن میں بھرتی کئے چاتے ہیں۔” صدر

پلا آیا۔ پھر ابھی ہم دونوں مشین روم میں ہی موجود تھے کہ تم نے  
کال بیل کا پیش پریس کر دیا اور مارٹی نے مشیری کی مدد سے چینکنگ کی  
تو تم یعنوں نظر آتے۔ پھر سب کچھ ہمارے سامنے ہی ہوا۔ لیکن جہیں  
مارٹی کی ہمارت کا عالم تھا۔ مارٹی نے بے ہوش کر دیئے والی گیس  
کے اثرات مخصوص مشیری کی مدد سے ختم کر دیئے تھے۔ اس نے  
کوئی بے ہوش نہ ہوا تھا۔ پھر جب تم برآمدے میں پہنچنے تو جہیں بے  
ہوش کر کے ہیں اس کرے میں لا یا گیا اور مارٹی نے تمہارے پھرے  
واش کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن سپر میک اپ واشر کے استعمال کے  
باوجود تمہارے پھرے واش نہ ہوئے تو مارٹی نے فیصلہ کیا کہ جہیں  
شو میری کو اطلاع دیئے بغیر بلاک کر دیا جائے لیکن میں نے اسے کہا کہ  
جہیں ہوش والا یا جائے اور تم سے بات جیت کی جائے۔ ہو سکتا ہے  
کہ تم میں سے کوئی عمران ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو معلوم ہو سکے کہ  
عمران واقعی بلاک ہو گیا ہے۔ وارسکی نے تفصیل سے بات  
کرتے ہوئے کہا۔

”جب میک اپ واش نہیں ہوئے تو پھر عمران ہم میں کیسے ہو  
سکتا تھا۔“ صدر نے کہا۔  
”عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے میک اپ کے ایسے  
مرکبات لے جادے ہوئے ہیں جو کسی میک اپ واشر سے واش نہیں ہو  
سکتے۔“ وارسکی نے جواب دیا۔  
”لیکن اگر بعد میں شو میری کو یہ اطلاع مل گئی تو پھر تمہارے اس

اس کا شوق ہے۔“ صدر نے کہا۔

”اب تک لاکھوں ہیں تو ہزاروں افراد میرے مشین پیش کا  
نشانہ بن چکے ہیں۔“ سر حال بتاؤ کیا بات کرتا چاہتے ہو تم۔“ وارسکی  
نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشین پیش دوبارہ اس کی جیب  
میں غائب ہو چکا تھا۔

”تم نے شو میری کو اطلاع کیوں نہیں دی۔“ صدر نے کہا۔  
”تم نے یہ بات کس بیان پر کہی ہے کہ ہم نے میڈم کو اطلاع  
نہیں دی۔“ وارسکی نے کہا۔

”تم نے خود بتایا ہے کہ تم بیٹی کے ایکشن سیکشن کے چیف ہو۔  
جیکہ یہ مارٹی شو میری سیکشن کا آدمی ہے اور شو میری خود سیکشن چیف  
ہے اور یہ بات میرے لئے ابتدائی حریت کا باعث ہے کہ مارٹی نے  
اپنے سیکشن کی چیف شو میری کو ہمارے بارے میں اطلاع دیتے کی  
بیجانے جہیں کیوں اطلاع دی ہے۔“ صدر نے کہا۔ جیکہ اس  
دوران وہ ہاتھ کھوں کر اپنے بازوؤں کو روی کی گرفت سے آزاد کر چکا  
تھا۔ لیکن اس کے دونوں بازوؤں کے عقب میں ہی تھے۔ اب اس کی  
دو ہوں نائلکس رسی سے ہندھی ہونی تھیں اور دونوں نائلکس ہندھی  
ہونے کی وجہ سے سامنے کی طرف سیدھی موجود تھیں۔ جیکہ کمپیوٹر  
سکیل اور سورجی اس کے انداز میں خاموش ہٹنے ہوئے تھے۔

”تمہارے پھرے واش نہیں ہو سکے اور یہ مارٹی ہو سکے میراگر  
ہے اور میں اپنے ذاتی کام سے بانا آیا تھا۔ اس نے مارٹی سے ملٹھیاں

آزاد کر جکے تھے اور اس کے ساتھی وارسکی اور مارٹی دونوں ائمہ کر کرے ہوئے ہی تھے کہ صدر اور اس کے ساتھی یکٹ ایک جھٹکے سے صرف ائمہ کر کرے ہو گئے بلکہ وہ ایسے پرندوں کی طرح جو لمبی اڑان کے لئے اچانک اوپر کو اٹھتے ہیں یکٹ اڑتے ہوئے وارسکی، مارٹی اور اس کے ساتھیوں سے جانکرائے اور کمرہ ان کے حلق سے نکلنے والی چینوں اور دھماکوں سے گونج اٹھا۔ لیکن وارسکی اور دونوں سلسلے افراد اس انداز میں اٹھے جسے ان کے جسموں میں پرستگ لگے ہوئے ہوں لیکن پھونک صدر اور اس کے ساتھیوں کی دونوں نانگیں بھی تک بندھی ہوئی تھیں اس لئے وہ اس قدر تیزی سے نہ ائمہ کے اور دوسرے لمحے میں پیش کی تحریریت کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ میں اسی سے افراد کے ہاتھوں سے تو میں گئیں تکل کر دور جا گری تھیں۔ اس لئے ان کے ہاتھ خالی تھے لیکن وارسکی نے اٹھتے ہوئے اہمیٰ پھرتی سے میں پیش جیب سے نکال یا اٹھا اور یہ فائزگ میں پیش کی تھی اور یہ فائزگ صدر پر ہوئی تھی۔ لیکن صدر کو شاید ہٹلے سے اس کا اندازہ تھا اس لئے جسے ہی وارسکی اٹھا تھا صدر کی دونوں بندھی ہوئی نانگیں کسی گروہ کی طرح ہوا میں اچھلیں اور اس نے میں اسی لمحے ایک جھٹکے سے بندھی ہوئی نانگیں وارسکی کے بازو پر مار دیں۔ سب وہ شریگر دیانتے ہی والا تھا۔ اس ضرب سے اس کا ہاتھ خود بخود اور ایمہ گیا اور ڈائرکٹ فائزگ ہوا تھی فائزگ میں سرطا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی اپنے ہاتھ رسمیوں کی گرفت سے

کرن کا کیا ہو گا۔ صدر نے کہا۔

”اطلاع کیا مطلب۔ تمہاری لاشیں اس کے پاس بھی جائیں گی۔ میں تو صرف عمران سے ملنے کا خواہ مند تھا اور بس۔ وارسکی نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”وارسکی اسیں معلوم تو ہو گا کہ عمران کہاں ہے۔ اچانک خاموش ہٹکے ہوئے مارٹی نے کہا۔

”معلوم ہو گا بھی تو یہ نہیں بتائیں گے۔ اس لئے وقت نمائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان لوگوں کی موت کے بعد عمران اکیلارہ جائے گا۔ اسے آسانی سے کہیں بھی گھیرا جا سکتا ہے۔ وارسکی نے کہا۔

”لیکن ان سے یہ بات تو پوچھی چلے کہ اسیں بھاں کے بارے میں کتنے بتایا ہے۔ مارٹی نے کہا۔

”تم نے جو کچھ بتایا تھا اس سے میں نے درست تجزیہ کرتے ہوئے جیسی بتا دیا تھا کہ میکنزی نے اسیں اس بارے میں اطلاع دی ہوگی۔ وارسکی نے جواب دیا۔

”اوکے صحیح ہے پھر مزید وقت نمائع کرنے کا کیا فائدہ۔ مارٹی نے کہا۔

”تم صحیح کہ رہے ہو۔ وارسکی نے کہا۔ صدر نے ایک نظر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو ان دونوں نے شخصوں انداز میں سرطا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی اپنے ہاتھ رسیوں کی گرفت سے

ہیں گئے تھے میں رکے رہے تھے۔ تھوڑی در بعد صدر بھی واپس آئیا۔

یہ تہ خانہ ہے اور ساتھ والے ہال میں واقعی انتہائی جدید  
مشیری نصب ہے۔ دہاں چار افراد موجود تھے میں نے ان کا تھاں کر

دیا۔ اب بھاں اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ صدر نے کہا۔

یہنں اصل سند تو اس شو میری کا تھا۔ اس کا تپ کیے چلے  
کیپشن تکمیل نے کہا۔

میں نے کوشش تو کی تھی مارٹی کو بچانے کی لیکن پوریشہن ہی  
اسی تھی۔ سور نے قدرے شرمندہ سے بچے میں کہا۔

کوئی بات نہیں میں سمجھتا ہوں۔ ویسے تم نے بروقت فائزگ

کی ہے درد معاملات اٹ بھی سکتے تھے۔ صدر نے جواب دیا۔

یہ اخیال ہے کہ شو میری کے بارے میں بھاں کوئی سکھیو  
بیرون موجود ہو گا۔ کیپشن تکمیل نے کہا۔

ہاں آؤ دہاں میں روم میں پڑتے ہیں۔ صدر نے کہا۔

اس مشیری کو بھی حسنا پڑا۔ کیپشن تکمیل نے  
کہا۔

ہاں آؤ۔ صدر نے کہا اور دونوں دروازے کی طرف بڑھ  
گئے۔

سے نکل گیا تھا۔ اوہ راس سے بھلے کہ دونوں مشین گن بردار اپنی  
مشین لگیں اٹھاتے کیپشن تکمیل اور سور اچھل کر ان کے قریب بیٹھے  
اور دوسرے الجھے کمرہ ان کی جنون اور دسمماں کوں سے ایک بار پھر گونے  
اٹھا۔ کیپشن تکمیل اور سور نے ان دونوں کو اٹھا کر واڑی اور اٹھے  
ہوئے مارٹی پر پوری قوت سے بھینک دیا تھا اور پھر راس سے بھلے کہ  
ستھملے سور کے ہاتھ مشین گن لگ گئی اور راس کے ساتھ ہی کرو  
رسٹ رسٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی جنون سے گونج اٹھا۔

مارٹی کو مت مارنا۔ صدر نے چھ کر کہا۔ لیکن اس کے

چھتے سے بھلے ہی مارٹی مشین گن کی گولیوں کا نشانہ بن چکا تھا۔ کیونکہ

وہ چاروں اس وقت اکٹھے ہی تیچے سے اٹھتے کی کوشش میں مصروف  
تھے بہت لوگوں بعد جب وہ چاروں ساکت ہو گئے تو سور نے فائزگ

بند کر دی تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس یا اور پھر جھنک

کر اس نے پیروں میں یندھی ہوئی رہی کی گا تجو کھول کر دو توں پیروں

کو آزاد کیا۔ پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اور سکلی کا مشین پیش تھا  
اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا چلا گیا۔ جلدی سور اور کیپشن

تکمیل نے بھی سب سے بھلے اپنے پیچے دوں کو رہیوں سے آزاد کرایا۔

مارٹی نج جاتا تو اچھا تھا۔ کیپشن تکمیل نے دوسرا مشین  
گن کو اٹھا کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں لیکن پوریشہن ایسی تھی کہ اسے بچانے کا مطلب اپنی مت  
تھا۔ سور نے کہا اور کیپشن تکمیل نے سر ملا دیا۔ وہ دونوں یاہر

ہوں گے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
ہسلو مارٹی بول رہا ہوں شومیری۔ چند لمحوں بعد ایک  
مردانہ آواز سنائی دی۔ ہجھے ہے حدیے تکلفات تھا۔ کیونکہ مارٹی اور  
شومیری میں گھرے تعلقات تھے۔  
بچنے گئے ہو زرعی ایسے میں۔ شومیری نے مسکراتے  
ہوئے کہا۔

ہاں، تم سناؤ کیا، ہو رہا ہے۔ یانا میں ان پا کیشیاںی اجتنبوں کا کچھ  
پڑھایا نہیں۔ مارٹی نے کہا۔  
پڑھا گیا ہے۔ ہم نے انہیں گھیر بھی بیا تھا۔ لیکن وہ تکل جانے  
میں کامیاب ہو گئے۔ اب دوبارہ انہیں گھیرا جا رہا ہے۔ شومیری  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اے۔ وہ کیسے۔ تمہارے جال سے کیسے تکل سکتا ہے  
کوئی۔ مارٹی نے احتیاطی حرمت پھرے لجھے میں کہا تو شومیری بے  
انتصار کھلا کر ہنس پڑی۔

ہے تو ایسا ہی لیکن تھانے یہ لوگ کس طرح تکل گئے۔ بہر حال  
بھی ان کے گرد گھیرا موجود ہے اور بظہری وہ دوبارہ اس گھیرے  
میں پھنس جائیں گے۔ شومیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

میری تو خواہش ہے کہ تم انہیں چھوڑو تاکہ یہ لوگ ہمہاں بچنے  
باشیں اور میں ان کا خاتمہ کر سکوں۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم سے زندہ  
ناکر دھمکاں پھٹکھی نہ سکیں گے۔ مارٹی نے کہا۔

شومیری اپنے آفس میں موجود تھی۔ جیگر کی ٹرانسیسیزر کاں اسے مل  
چکی تھی کہ اس کو نہی کے اندر روپوپاٹ اور بے ہوش کر دینے والی  
لکیں کا ستم بھی قلس کر دیا گیا ہے۔ لیکن ایسیں تک کوئی میں کوئی  
نہیں آیا اور اس کاں کو بھی کافی وقت گور چکا تھا۔ لیکن اس کے بعد  
دوبارہ جیگر کی کاں شاہی تھی۔ جیکہ مارٹی کی طرف سے بھی چیکنگ کی  
کوئی پورٹ نہ ملی تھی۔ اچانک اسے ٹھیک آیا کہ مارٹی اپنے سیکش  
سیست زرعی ایسے میں بطور سکورٹی آفیسر چارچ سنجھاں چکا ہوا۔  
اس نے اس سے رابطہ کرنا چاہئے۔ اس نے قون کا رسیور انٹھایا اور  
تیزی سے نہی پریس کرنے شروع کر دیئے۔

لیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔  
چیف سکورٹی آفیسر مارٹی سے بات کراؤ۔ میں شومیری بول رہی  
ہوں۔ شومیری نے تیز اور تھکماٹ لجھے میں کہا۔

کوہاں بھیج دیا۔ شومیری نے حراج ہو کر پوچھا۔  
جہاں تک میرا خیال ہے سیکٹ سروس کو اپنے طور پر اخلاق علی  
اور وہ اپنے طور پر کام کر رہی ہے۔ اس کا کوئی تعلق ڈاکٹر عباس سے  
نہیں ہے۔ مارٹی نے کہا۔

ویے کیا جب تک پاکیشیانی بحث ہلاک ہو جائیں گے تم  
دیں زریق ایسے میں پائند ہو کر رہ جاؤ گے۔ یانا آجاو کچھ جشن وغیرہ  
برپا کریا جائے۔ شومیری نے کہا۔  
نہیں اس وقت ہم ذیولی پریس شومیری۔ البتہ جیسے ہی تم یا میں  
انہیں ہلاک کر دیں گے اس کے بعد مل کر ایمانی شاندار جشن منائیں  
گے۔ مارٹی نے جواب دیا۔

اوکے تحقیک ہے۔ میں جلدی ہمیں خوشخبری سناؤں گی۔ تب  
تک گذ بائی۔ شومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے  
رسیور رکھا کہ اچانک کرے کے دروازے کے باہر اس کے کھلاسا  
محوس ہوا اور وہ چونک کر دروازے کی طرف دیکھ ہی رہی تھی کہ  
اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی کوئی چیز  
اڑتی ہوئی تحقیک اس کے سامنے رین پر گری اور شومیری کو یوں  
محوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں یہ لفظ ایم بم پھٹ پڑا ہو اور اس  
کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

شومیری کو شش توہی ہو گی۔ دیکھواب آگے کیا ہوتا ہے۔ ویسے  
بساو کہ وہ پاکیشیانی سائنسدان تو تحقیک کام کر رہا ہے یا نہیں۔  
شومیری نے کہا۔

ہاں مگر تم نے خاص طور پر یہ بات کیوں پوچھی ہے۔ مارٹی  
نے چونک کر کہا۔

اس نے کہ اصل بیشاد توہی ہے۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا تو  
محاذ ہی ختم ہو جائے گا۔ شومیری نے کہا۔  
اس سے ان لوگوں کا رابطہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے وہ ایک  
کام کرنے کے لئے مجبور ہے۔ مارٹی نے کہا۔

کی مطلب، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کے بعد پاکیشیانی  
بحث ہماں بنتے ہوئے ہیں۔ شومیری نے حریت پھرے کئے  
میں کہا۔

میں نے اس کا تفصیلی انٹرو ہائی تکٹے کے بیش نظر دیا۔  
اس کا کوئی رابطہ حکومت سے تھا ہی نہیں۔ اس نے اس کے دینے  
کی گوشے میں اس بات کا تصور تک محدود نہیں ہے کہ حکومت  
پاکیشیاں کی رہائی کے لئے بھی کچھ کر سکتی ہے۔ البتہ ہماں کے ایک  
سائنسدان ڈاکٹر رابرٹ نے ان سے اس طبقے میں بات کی تھی  
اس نے ان کی بات پر سرے سے تین ہی نہیں کیا تھا۔ مارٹی  
نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

اگر ایسی بات ہے تو پھر کیسے حکومت پاکیشیانے سیکٹ ہوں

ایکش ہو سکتا ہے۔ سور نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔  
”ہم نے اس شو میری کو ہر حالت میں زندہ پکڑنا ہے۔ تاکہ اس  
کے سیکھن کے باقی بچ جانے والے افراد کو بھی ٹریس کر کے ان کا  
خاتمہ کیا جائے اور اس کے ذریعے زرعی ایسی سے فارمولے اور  
ساتھدان کی واپسی کا کوتی کلیونکالا جائے۔ صدر نے اہتمانی  
سبزیدہ لبجے میں کہا۔

”چھارا مطلب ہے کہ بھلے گیس اندر قاتر کی جائے۔ سور  
نے براسانت بنتے ہوئے کہا۔

”ہم عقی طرف سے اندر جائیں گے ورنہ اگر بھاں بھلے کی  
طرح ہے، ہوش کر دیتے والی گیس کے اثرات ختم کرتے والی کوتی  
شین موجود ہوئی تو وہ صرف پتوںک پڑیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ  
اس پار ہمیں ہے، ہوش کر کے اسی حالت میں ہی گویوں سے اڑا دیا  
جائے۔ اس لئے عام طریقے سے اندر جائیں گے اور پھر کارروائی کریں  
جے۔ صدر نے کہا اور سور اور کیپشن ٹکلیں دونوں نے اشیات  
میں سرطا دیئے اور پھر تھوڑی دریخدا وہ اس کو بھی کے عقی طرف بچ  
گئے۔ کوئی کی چار دیواری زیادہ اوپھی نہ تھی۔ اس لئے سور آسانی سے  
اسے پھاند کر اندر اتر گیا اور پھر اس نے عقی طرف موجود دروازہ اندر  
سے کھول دیا تو صدر اور کیپشن ٹکلیں بھی اندر داخل ہو گئے۔ کوئی  
میں چھائی، ہوئی خاموشی، تارہی تھی کہ کوئی خالی ہے لیکن اس کے  
باوجود وہ اہتمانی احتیاط سے چلتے ہوئے سائیڈ راہداری سے فرست پر بچ

صدر سور اور کیپشن ٹکلیں کی کار ایک کوئی کے گیٹ سے کافی  
آگے ایک پارکنگ میں موجود تھی۔ مارٹی والے اٹے سے انہیں  
مارٹی کی ذاتی ذاتی مل گئی تھی اور اس ذاتی میں اس نے شو میری  
کے ہمیڈ کو اڑکا چکا۔ اور اس کا فون تیر اور ساتھ ہی ٹرائیسٹر کو کھاتے  
بھی لکھی، ہوئی تھی۔ صدر کا خیال تھا کہ بھلے دہاں فون کر کے کھرم  
کر لیا جائے۔ لیکن کیپشن ٹکلیں اور سور دونوں نے اس کی مخالفت کر  
دی۔ کیونکہ دونوں کا خیال تھا کہ اگر شو میری کو ٹکا پلا گیا تو اس  
ہاتھ آنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس لئے اگر اس پر اچانک چھاپ پارا جائے  
تو پھر معاملات کنٹرول میں آسکتے ہیں اور صدر کو بھی ان کی بیات میں  
وزن ہجوس ہوا تھا۔ اس لئے اس نے مزید تصدیق کی تھی اور مارٹی کے  
اٹے سے ٹکل کر دہ کار میں سوار ہو کر اس کا لوٹی میں پہنچ گئے تھے۔  
”بھاں تو وہ سیزری کا چکر نہیں ہے اس لئے بھاں تو ذاتی کہ

ہوئے مزگتے۔ جبکہ صدر کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے ایک نظر  
میں کمرے کا جائزہ لیا اور پھر اس نے میز کی درازیں کھول کھول کر  
چیک کرنا شروع کر دیں۔ جس کے پیچے یہ عورت کرسی پر بیٹھی ہوتی  
تھی۔ لیکن درازیں بھی خالی تھیں۔ عام سے سادہ پیرزادتہ وہاں  
موجود تھے۔ میز کے بعد صدر نے ایک طرف موجود الماری کی تلاشی  
لئی شروع کر دی۔ لیکن وہاں سے بھی اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ  
ملا۔ سکر تھی، اسکے لمحے سور اندرونی داخل ہوا۔

مل سی سی - اسی نے سورا اندرونی اس بوسے پر  
پوری کوئی خانی ہے - اس عورت کے علاوہ ہبھاں اور کوئی  
نہیں ہے - البتہ بعد گیراج میں تینے ماڈل کی ایک کار موجود  
ہے۔ سورتے اندر و داخل ہوتے ہوئے کہا۔

- کیشن ٹکلیں کہاں ہے۔ صدر نے کہا۔  
- وہ پاہر موجود ہے۔ تھوڑے جواب دیا۔

اے انھا کر کسی دوسرے کمرے میں لے چلو۔ اب اس سے پوچھے  
گھوکرنی ہو گی۔ پھر ہی معلوم ہو گا کہ یہ کون ہے۔ حقدار نے  
کھا۔

کیا تحریرت ہے۔ میں پوچھ گئے کہ لیتے ہیں۔ تحریر نے کہا۔

اگر یہ شو میری ہے سور تو ہو سکتا ہے کہ اس کرے میں کوئی  
خصوصی انتظامات ہوں۔ صدر نے کہا۔

• لیکن اگر اس کی عدم موجودگی میں قوں آگیا تو پھر۔ تصور

گئے۔ کافی درستک دہاں اوٹ میں رک کر وہ آہت لیتے رہے یعنی جب کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو وہ آگے بڑھ گئے اور پھر مڑ کر برآمدے میں داخل ہو گئے۔ کوئی تھی واقعی خالی پڑی ہوئی تھی۔ یعنی اس کے باوجود وہ بہر حال محاط تھے۔ اچانک وہ تینوں شخص کر رک گئے کیونکہ ایک تھوڑے سے کھلے ہوئے دروازے سے انہیں کسی عورت کے یاتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ عورت کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔ صقدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور جیب سے اس نے ایک کیپول نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس وقت تک وہ خاموش اور بے حس و حرکت کھڑے رہے جب تک بولنے والی نے بیات چیت ختم نہ کر دی۔ پھر سے ہی اس نے رسیور رکھا۔ صقدر نے دروازے کو زور سے اندر دھکیلا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بالوں گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کیپول نھیک اس عورت کے سامنے زمین پر گر کر پھٹنا اور دوسرے ہی لمحے وہ عورت بخت ڈھیلی، ہو کر کسی پر ہی ڈھلک گئی۔ صقدر تھی بہت گیا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک لیا تھا جنم لمحوں بعد اس نے آہت سے سانس لیا اور پھر جب اسے تھوس ہوا کہ کیس کے اثرات ختم ہو گئے۔ اس نے زور زور سے سانس لیتا شروع کر دیا۔

"میرا خیال ہے بھی شو میری ہے اور حس اکٹلی راتی ہے۔ پھر بھی تم دونوں باقی کو بھی کی تکاشی لے لو اور خاص طور پر تہ خاتون کو جھیک کرنا۔" صدر نے کہا اور تصور اور کیپشن ٹکلیں سر بدلتے

اس نے دیاں موجود ہنگ میں پانی بیا اور واپس آگیا۔ سور اس دوران  
اس لڑکی کو یادھ کر فارغ ہو چکا تھا۔ پھر صدر نے سور کی مدد سے  
ہنگ میں موجود پانی کو اس لڑکی کامٹ کھول کر اس کے حلق میں  
انڈیلنا شروع کر دیا۔ جب چند گھوٹ پانی اس لڑکی کے حلق سے نجھے  
ہو گئے تو صدر نے ہنگ ہٹا کر ایک طرف رکھ دیا۔  
“اب یہ خود ہی ہوش میں آجائے گی۔” صدر نے کہا اور  
سمنے کری پر بیٹھ گیا۔ جب کہ سور بھی سائیڈ پر موجود کری پر بیٹھ  
گیا۔ چند لمحوں بعد اس لڑکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور  
آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشخوری طور پر انٹھتے کی کوشش کی۔ لیکن  
ظاہر ہے رسی سے بندھی ہوتے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر ہی رہ  
گئی۔

“یہ کیا۔ کیا سطل۔ تم۔ تم کون ہو۔” لڑکی نے پوری  
طرح ہوش میں آتے ہی اہمی حیرت پھرے لجھے میں کہا۔  
“میڈم شومیری جیسی بھائیں اس طرح اکٹھے نہیں رہتا چلتے  
تھا۔” صدر نے نرم لجھے میں کہا تو لڑکی چونک پڑی۔  
“کیا، کیا کہ رہے ہو۔ تم کون ہو اور مجھے کیسے جانتے ہو۔” لڑکی  
نے حیرت پھرے لجھے میں کہا۔  
“تم بیٹی کی سیکشن چیف ہو۔ جیسیں کون تھیں جانتا۔” صدر  
نے کہا۔  
“اوہ۔ اوہ تم اس حد ہنگ جاتے ہو۔ لیکن تم ہو کون۔” شومیری

نے کہا۔  
“تھی الحال قون کا رسیور علیحدہ رکھ دیں گے۔” صدر نے کہا تو  
سور سر ملاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس لڑکی کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر لا دا  
اور اس کمرے سے باہر چلا گیا تو صدر نے قون کا رسیور اٹھا کر ایک  
سائیڈ پر رکھ دیا اور وہ خود بھی سور کے بیچے کمرے سے باہر آگیا۔ سائیڈ  
پر ایک کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں جا ہوا تھا۔ سور نے اس لڑکی کو  
اس کمرے میں لا کر ایک کری پر ڈال دیا۔

“میں رسی ڈھونڈ کر لاتا ہوں۔ سہاں سور ہے شایعہ اس میں موجود  
ہو۔” سور نے کہا اور صدر کے سر ملاتے پر وہ تیزی سے مزکر  
کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی در بحد وہ واپس آیا تو اس کے پا جھیں  
رسی کا بندھل موجود تھا۔

• خصوصی انداز سے باندھنا کیونکہ اگر یہ واقعی شومیری ہے تو پھر  
یہ اہمی تریتی یافتہ ہو گی۔ صدر نے کہا۔

“تم فکر مت کرو۔ یہ کتنی بھی تریتی یافتہ کیوں نہ۔ سب یہ  
بندھی ہوئی رسی کھول سکے گی۔” سور نے ہواب دیا۔

“وہ تو میں جانتا ہوں۔ تھماری بندھی ہوئی رسی سے ہم ان  
صاحب آج تک نہیں تکل سکے تو یہ کیسے تکل سکے گی۔” صدر  
نے ہستے ہوئے کہا تو سور بے اختیار کھلکھلا کر پس پڑا۔

“میں پانی لے کر آتا ہوں۔ تاکہ اسے ہوش دالا جا سکے۔” صدر  
نے کہا اور سائیڈ پر موجود پاچھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

- وہاں کیا تمہارے آدمی ہنچ چکے ہیں۔ لیکن کے۔  
 حیرت کا انہمار صدر کی طرف سے تھا۔  
 میں جہیں مزید کچھ نہیں بتاتا چاہتی اور سنو اگر تم زندہ رہنا  
 چاہتے ہو تو مجھ سے سودا کرو مجھے چھوڑ دو۔ میں جہیں زندہ چھوڑ دینے  
 کے احکامات دے دوں گی۔ ورنہ میرے آدمی جہیں بہر حال زندہ نہ  
 چھوڑ سکے۔ شو میری نے کہا۔  
 "مارشل۔" صدر نے سورہ سے کہا۔  
 "میں۔" سورہ نے چونک کر کہا۔  
 "وہاں کوئی پروفون کرو۔ شاید وہاں اپنا کوئی ساتھی موجود ہو۔  
 اگر موجود ہو تو اسے کوڈ میں بتا دتا کہ وہاں چینگٹک ہو رہی  
 ہے۔ صدر نے کہا تو سورہ سر ملاتا ہوا انھ کر کرے سے باہر چلا  
 گیا۔  
 "تمہارا نام کیا ہے۔" شو میری نے کہا۔  
 "جا اسن۔" صدر نے جواب دیا۔  
 "لیکن تمہارے نام تو پاکیشیائی ہونا چلہے پھر۔" شو میری  
 نے حیران ہو کر کہا۔  
 "ہمارا تعلق فارن سیکشن سے ہے اور ہم واقعی ایکریمین  
 ہیں۔" صدر نے جواب دیا۔  
 "لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ پاکیشیائی سکرٹ سروس کا اگر روپ آیا  
 ہوا ہے۔ جس کا سربراہ عمران ہے۔" شو میری نے کہا۔

کی حیرت لکھ پہ لکھ بڑھتی جا رہی تھی۔  
 "ہم تو یہ بھی جانتے ہیں کہ گولڈ کالونی کی ایک کوئی میں تم تے  
 باقاعدہ مشیری نصب کر رکھی ہے اور اس احتیاطی جدید ترین مشینی  
 سے تم یا ناس میں پاکیشیائی سمجھنے کو حیک کر رہی ہو اور مارٹی وہاں کا  
 انتخابیں ہے۔" صدر نے کہا۔  
 "اوہ دری بیٹ۔" رسلی دری بیٹ۔ تو تم ہو وہ پاکیشیائی بیکٹ  
 دری بیٹ۔" شو میری نے کہا تو اس پار صدر جو نک پڑا۔  
 "تم نے یہ بات کیے کہہ دی کہ ہم پاکیشیائی بیکٹ میں۔" صدر  
 نے کہا۔  
 "چینگٹک پاکیشیائی سمجھنے کی جا رہی ہے۔ اس نے ان کے  
 علاوہ اور کسی کو اس کے بارے میں محلوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا تم  
 واقعی پاکیشیائی بیکٹ ہو۔" شو میری نے کہا۔  
 "ہاں۔ اب یہ بتاتے ہیں کوئی ہرج نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ  
 تمہاری گولڈ کالونی والی کوئی پر ہم بھٹے ہی ریٹ کر کے وہاں موجود  
 مشیری جباہ کر چکے ہیں اور تمہارے آدمی مارٹی اور اس کے ساتھ وہاں  
 موجود تمہارے تمام آدمی بھی ہلاک ہو چکے ہیں۔" صدر نے کہا۔  
 "لیکن تم وہاں تک ہنچ کیے۔ کیا تم اپنی بہائش گاہ پر گئے  
 تھے۔" شو میری نے کہا تو صدر نے انتخابیں نک پڑا۔  
 "نہیں، کیوں۔" صدر نے کہا۔  
 "اوہ اسی لئے ابھی تک زندہ ہو۔" شو میری نے کہا۔

”وہی ویری ہے۔“ شومیری نے کہا۔ اسی لمحے سور اندر داخل ہوا۔  
” عمران صاحب وہاں موجود تھے۔ اس کے دو آدمی وہاں پہنچتے تھے۔  
جسیں عمران صاحب نے ہلاک کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک کا نام  
بیکھر تھا۔ اس نے انہیں وہاں کے بارے میں بتا دیا تھا۔ وہ وہاں آ  
پئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کے آنے تک اسے زندہ رکھا  
دیتے۔ میں باہر جا رہا ہوں۔“ سور نے کہا اور تیزیز قدم اٹھاتا  
کرے سے باہر چلا گیا۔

” اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی پاکیشیاتی ہو۔“ سور کے  
اپنے جاتے ہی شومیری نے کہا۔  
” ہم پونک پاکیشیا کے فارن بجٹت ہیں۔ اس لئے اکثر ہمارا وہاں  
ناجاہات رہتا ہے۔ اس لئے ہم وہاں کی زبان صرف سمجھتے ہی یا لکھ بول  
میں لیتے ہیں۔“ صدر نے جواب دیا۔

”اب تم مجھ سے کیا چلتے ہو۔“ شومیری نے بعد لمحے خاموش  
ہنے کے بعد کہا۔

” ہو کچھ میرے ساتھی نے بتایا ہے۔ وہ ہماری کنجھ میں بیٹھتا ہے۔  
لیا ہوا۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
” ہمارے ساتھی نے عمران کا نام لیا ہے۔ بس مجھے تو اتنا معلوم  
ہوا۔“ شومیری نے کہا۔

” اس نے بتایا ہے کہ ہمارے دو آدمی وہاں ہماری رہائش گاہ پر  
لئے اور وہاں وہ عمران صاحب کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے اور عمران

” عمران واقعی پاکیشیا سے آیا ہے اور اس کے ساتھ ایک صورت  
ہے یہ کہ وہ اپنے طور پر کام کر رہا ہے اور ہم اپنے طور پر۔“ صدر  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” تم وہاں کیسے پہنچ گئے وہاں کے بارے میں جیس کس نے  
بتایا ہے۔“ شومیری نے کہا۔  
” مارٹی نے۔“ صدر نے جواب دیا۔

” اودہ ویری ہے۔“ یہ کہ وہاں تو اپنائی جدید ترین انتظامات تھے  
پھر۔ شومیری نے ایسے لمحے میں کہا جسے اسے یقین ہے آرہا ہو۔  
” کیا تم بیٹی کے ایکشن گروپ کے چیف دار اسکی کو جانتی ہو۔“  
” صدر نے کہا۔

” وہاں کیوں۔“ شومیری نے اچھلنے کی تاکام کو کو شش کرتے  
ہوئے کہا۔

” اس کی لاش بھی مارٹی کے ساتھی وہاں بیٹھی ہوئی ہے۔“ صدر  
نے جواب دیا۔

” مارٹی کے ساتھ، کیا مطلب۔ وہ مارٹی کے پاس کیسے پہنچ گیا۔“  
شومیری نے کہا تو صدر نے اس کو نہیں میں داخل ہوتے سے لے  
کر آفرینک کی ساری تفصیل بتادی۔

” تو یہ سب کچھ اس مارٹی کی جماعت کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ تھے  
اطلاع کر دیا تھیں ہو۔ وہی کی حالت میں یہ ہلاک کر دیتا تو یہ  
نوہت نہ آتی۔ اس دار اسکی نے اپنے طور پر کریڈٹ لینے کی کوشش کی

اب تک تو یہ ہر تکلیف سے آزاد ہو چکی ہوتی۔ اگر آپ کا ہی یام نہ  
ہی جاتا۔ صدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔  
آئی ایم سوری میڈم شومیری۔ آپ کو واقعی میرے ساتھیوں کے  
خون بے حد تکلیف اٹھاتا پڑی ہے۔ عمران نے مسکراتے  
ہوئے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

تم پا کیشیائی لہجت ہے۔ شومیری نے پوچھا۔  
ہاں مجھے پا کیشیائی لہجت ہونے پر فخر ہے اور آپ یہ بتاؤں کہ  
اس وقت تمہارے سیکشن کے تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جیگر جو  
تمہارا سبز نو تھا وہ بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اس کا دوسرا ساتھی بھی۔  
تمہاری مشیری والی کوئی بھی میں بھی تمہارے تمام ساتھی ہلاک ہو چکے  
ہیں۔ اس لئے اب تم یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو۔ عمران نے  
شومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

جیگر کیے ہلاک ہو سکتا ہے۔ وہ اہمیتی سمجھدار آدمی ہے اور پھر وہ  
تو کوئی سے باہر نگرانی کر رہا ہے۔ شومیری نے ایسے لجے میں کہا جسے  
اس کو عمران کی بات پر سرے سے یقین نہ آ رہا ہے۔

میں نے دیو پو است اور بے ہوش کرنے والی گیس کا سسٹم  
جیکر کر لیا تھا اور ہم پے ہوشی سے بچنے کی گویاں پہلے سے خرید کو  
ہاں گئے تھے۔ کیونکہ میں یہ اطلاء مل چکی تھی کہ تمہارے آدمیوں  
نے میکنزیو کو انداز کر کے اور اس پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا تھا اور  
اب تمہارے آدمی وہاں کوئی پر جمادے منتظر ہیں۔ لیکن مجھے معلوم

صاحب خود ہمیں آرہے ہیں۔ صدر نے کہا۔  
”یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمیں یہ غلط ہے۔“ شومیری نے  
کہا۔

”کیوں اس میں ناممکن کیا بات ہے۔“ صدر نے سچی  
حیرت بھرے لجے میں پوچھا۔

”اہمیں نے تو کوئی کے اندر ساتھی انتظامات کر رکھے تھے اور  
وہ خود تو باہر تھے۔ وہ اندر کیسے جا سکتے ہیں کہ مارے جائیں۔“  
شومیری نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہارے ساتھی انتظامات عمران صاحب کا کچھ ہمیں پالا  
سکتے۔“ صدر نے کہا تو شومیری نے بے اختیار ہوتے بیٹھ گیا۔  
اس کے ہمراہ پر اب تا امیں کے تاثرات ابراہیتے تھے۔

”تم نے گاہ تھو کھونے کی کافی کوشش کر لی ہے شومیری۔ لیکن یہ  
گاہ تھو ساتھی نے لگائی ہے۔“ تم سے کسی صورت دکھل کے  
گی۔ اچانک صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو شومیری بیونک  
پڑی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر تمہولی دریاحد دروازہ مصطفیٰ  
اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے یتھے جو لیا اور آخر میں سوچنے تھا۔  
صدر ان کے اندر داخل ہوتے ہی انہوں کروا ہوا۔ شومیری بیونک کر  
عمران کو دیکھنے لگی جو ایکریمین میک اپ میں تھا۔

”تم نے میڈم شومیری کو زیادہ تکلیف تو ہمیں پہنچائی۔“ عمران  
نے صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

ایک تو یہ کہ تم خاتون ہو دوسرا یہ کہ تمہارا تعلق بہر حال سرکاری  
بھی سے ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔  
اوہ، ادھ مگر۔ مگر کیا تم واقعی ایسا کرو گے۔ شومیری نے  
پوچھ کر اور احتیاطی حرمت پرے لجھے میں کہا۔ اس کی بھی ہوئی  
انکھوں میں یکلت پہنچ ابھر آئی تھی۔  
یاں ایک شرط پر کہ تم ذری ایسے سے ہمارے ساتھ دن کو  
باہر نکلنے اور پا کیشیا ہنچانے میں ہماری مدد کرو۔ عمران نے  
کہا۔  
اوہ، نہیں مارٹی ایسا نہیں کرے گا۔ وہ ایسے معاملات میں بے حد  
حوال پسند ہے۔ شومیری نے کہا۔  
انسان کو اصول پسند ہوتا بھی چاہتے۔ لیکن بہر حال وہ بھی  
ہماری طرح یکشن چیز ہے اور تمہارا ساتھی ہے۔ اس کا خیال تو  
رکے گا وہ۔ عمران نے کہا۔  
اس کے میرے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ  
بھولی ہی رعایت بھی نہیں کرے گا۔ شومیری نے کہا۔  
تم اس سے بات تو کرو۔ عمران نے کہا۔  
میں نے تمہارے ساتھی کے آنے سے ہلے بات کی ہے۔ اس نے  
یاں تگرائی کا احتیاطی سخت جال پھیلار کھا ہے۔ شومیری نے  
کہا۔  
تمہارا چیز کرنل ڈکن ہے۔ عمران نے پوچھا تو شومیری

تمہا کہ تمہارے آدمی اس وقت تک مداخلت نہیں کریں گے۔ بعد  
تک ہمارے سب ساتھی اکٹھے ہو جائیں گے۔ اس نے دہانی  
تے جان بوجھ کر میکنزی کو فون کرنے کی بات کی اور تمہارا اتو میکنزی  
یہ الفاظ سننے ہی بو کھلا گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر بھیں میکنزی  
کی موت کا علم ہو گیا تو ہم ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ اس نے اس نے  
حفظ ماتقدم کے طور پر فوری طور پر بے ہوش کر دیتے والی لیکن فار  
کر دی اور پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ اندر آگی تاک بھیں گویاں مار کر  
ہلاک کر دے اور دوسرا لیکن پو اشت قلس کر دے۔ نیجے یہ کہ دوسرا  
اس کا ساتھی دونوں ہلاک ہو گئے اور ہم دیاں اس نے رک گئے تھے  
کیونکہ ہمارے ساتھی گولڈ کالونی میں ہمارے افسے پر گئے ہوئے تھے  
پھر میرے ساتھی کا فون آگیا تو پہ چلا کہ وہ دیاں سے بیسان ہمارے  
سر پر جنخ پکے ہیں۔ اس نے ہم بھی بیسان جنخ گئے۔ عمران نے  
تفصیل بتاتے ہوئے کہ تو شومیری کا بھرہ تاریک پڑ گیا۔  
تم لوگ واقعی ویسے ہی ہو۔ جیسا تمہارے بارے میں ساتھ  
ٹھیک ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ شومیری نے مایوساں لئے  
میں کہا۔  
تمہارے یکشن نے میکنزی کو ہلاک کیا تھا۔ اس نے جہا  
یکشن کا خاتمہ کر دیا گیا ہے لیکن چونکہ تم نے خود میکنزی کی ہلاکت سے  
براء راست حصہ نہیں بیا تھا۔ اس نے تمہیں لاندہ چھوڑا جا سکتا ہے  
اس کے ساتھ ساتھ دو اور پوا نشیں بھی تمہارے حق میں جاتے ہیں۔

کہا تو جو یا نے اپنے کر ایک طرف پڑا ہوا فون سیٹ انھیا یا اور لا کر  
شومیری کی کری کے قریب رکھ دیا۔

اب نمبر بتاؤ مار گست یہ نمبر پریس کر کے رسیور جہارے کان  
کے نگادے گی۔ اگر تم نے درست انداز میں بات کی تو تمہیں رسیوں  
کے آزاد کر دیا جائے گا اور اگر تم نے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی  
ذمہ جہاری روچ کو جہارے جسم سے آزادی مل جائے گی۔ عمران  
کے احتیاط سرد بجھے میں کہا۔

میں کیوں لخلط بات کروں گی یا کوئی اشارہ کروں گی۔ کیونکہ  
جیف تو ناراگ میں ہے اور میں بھاں یاتا میں۔ شومیری نے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیبلے ناراگ کا رابطہ تباہ اور پھر کرنل  
ڈکن کا نمبر بتاؤ دیا۔ جو یا نے رسیور انھا کر نمبر پریس کئے اور آخر میں  
اوڑر کا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور شومیری کے کان سے نگادیا۔

میں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردات آواز سنائی دی۔

شومیری بول رہی ہوں یاتا سے چیف۔ شومیری نے کہا۔  
کیا ہوا۔ کوئی خاص بات۔ دوسری طرف سے پوچنک کر  
اچھا گیا۔

جیف بھاں یاتا میں عمران اور اس کے ساتھی سرے سے آئے ہی  
ہیں۔ جبکہ ہامیرہ سے میرے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ ایک گروپ  
کو وہاں دیکھا گیا ہے جو مشکوک ہے اور وہ رہی ایسے کے بارے  
میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے ہیں۔ شومیری نے کہا۔

نے اشیاء میں سرطا دیا۔

تو تم کرنل ڈکن سے بات کرو۔ اسے بتاؤ کہ ہم یاتا میں میں  
تھیں ہو رہے۔ بلکہ یہ اطلاع ملی ہے کہ ہم یاتا برہ راست آئے کی  
بجائے ہامیرہ نامی علاقے میں چلنے گے ہیں جو زریعی ایسے کے حقیقی  
طرف دس بارہ کلو میٹر دور ایک گاؤں ہے۔ تم اسے کہ دننا کہ تم نے  
حفظ ماتقدم کے طور پر دیاں اپنا آدمی بھجوایا ہوا تھا اور تم اسے کہو کہ وہ  
تمہیں اجازت دے کہ تم رہی ایسے کو چاروں طرف سے لکھو  
لو۔ عمران نے کہا۔

اس سے کیا ہو گا۔ شومیری نے کہا۔

اس سے یہ ہو گا کہ ہم رہی ایسے کے عقب میں ہمچنان جائیں گے  
اور پھر آگے بڑھنے کی پلاتاںگ کریں گے لیکن اس طرح جہاری جان نہ  
جاۓ گی۔ عمران نے کہا۔

کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ شومیری نے تین د

آنے والے بچھے میں کہا۔

میری ساتھی خاتون سے پوچھ لو کہ میں خوبصورت خواتین کے  
معاملے میں کس قدر ترمذ دل واقعی ہوا ہوں۔ عمران نے پال  
بسمیلی ہوئی جو یا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے مجھے آزاد کر دو میں فون کرتی ہوں۔ شومیری  
نے کہا۔

مار گست فون انھا کر اس کی کری کے قریب رکھ دو۔ عمران

عمران نے شو میری سے کہا تو وہ

273

“اب مارٹی کافون نمیر بتاؤ۔  
جے اختیار جو تک پڑی۔  
کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔” شو میری نے حرمت بھرے  
لئے میں کہا۔  
“میں اس سے تھاری بات کرانا چاہتا ہوں تاکہ تم اسے بتاؤ کہ  
تم کرنل ڈکن سے اجازت لے چکی ہو۔” عمران نے کہا تو  
شو میری نے نمیر بتا دیا۔

مارگرت اس کامنہ پند کر دو۔ عمران نے یکھن سرد لجے  
میں کہا تو جو یانے بعلی کی سی تیزی سے مڑ کر شو میری کے منہ پر ہاتھ  
رکھ دیا اور عمران نے نمیر پر میں کرنے شروع کر دیے۔  
یہ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز شناختی دی۔  
“کرنل ڈکن بول رہا ہوں۔ مارٹی سے بات کراو۔” عمران  
نے کرنل ڈکن کی آواز اور لجے میں کہا تو شو میری کی آنکھیں حرمت  
سے پھیلتی چلی گئیں۔

“بولڈ کریں۔” دوسری طرف سے کہا گیا۔  
“مارٹی بول رہا ہوں۔” چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز  
خالی دی۔

“کرنل ڈکن فرام دس سائیٹ مارٹی۔” عمران نے کرنل  
ڈکن کی آواز میں کہا۔  
“یہ چیف۔” مارٹی کا ہجہ یکھن اہمیتی مود بات ہو گیا۔

272

“ہامیر دوہ کہاں ہے۔” کرنل ڈکن نے چونک کر پوچھا۔  
“زرعی ایسیے کے عقبی طرف دس بارہ گلو میر کے قابلے پر الیک  
چھوٹا سا گاؤں ہے۔ میں نے اختیاطاً اپنا ایک آدمی وہاں بھجوایا تھا  
کیونکہ میں نے سنا تھا کہ یہ پاکیشانی بحث غیر معروف راستوں سے  
ثارگٹ تک پہنچتے ہیں۔” شو میری نے کہا۔  
“اہ پھر اس گروپ کو کور کرو۔ مجھے کیوں کال کیا ہے تم  
نے۔” کرنل ڈکن نے کہا۔

“میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے  
سیکشن کے ساتھ یاتا کو چھوڑ کر زرعی ایسیے کے چاروں طرف پکٹک  
کر لوں۔ زرعی ایسیے کے اندر تو مارٹی اور اس کا سیکشن موجود ہے۔  
یا ہر سیکشن موجود ہو گا۔ پھر وہ لوگ جو عمر سے بھی آئیں پہر حال  
ان کا ثارگٹ تو زرعی ایسیے می ہی ہے۔” شو میری نے جواب  
دیا۔

“اوہ ہاں، واقعی تھاری بات درست ہے۔ وہ واقعی ایسے ہی لوگ  
ہیں۔ ٹھیک ہے تم اپنے سیکشن سیت ہاں جا سکتی ہو۔” کرنل  
ڈکن نے کہا۔

“شکریہ بآس۔” شو میری نے کہا تو جو یانے کریٹل دیا کہ  
فون آف کیا اور پھر سیورٹا کر اس نے کریٹل پر رکھ دیا۔  
“اب یہ فون مجھے دے دو۔” عمران نے کہا تو جو یانے فون  
سیست اٹھایا اور اسے عمران کے قریب کر سی پر رکھ دیا۔

اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اٹھا سوال کرتے ہوئے کہا۔  
“کیوں، یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔” شو میری نے چونک کر پوچھا۔

“تاکہ زرعی ایسے سے باہر جب تم مارٹی سے بات کرنا چاہو۔ تو مجھے معلوم ہو کہ تم واقعی مارٹی سے ہی بات کر رہی ہو۔” عمران نے کہا۔

“کیا تم مجھے بھی ساتھ لے جاؤ گے۔” شو میری نے چونک کر کہا۔

“ہاں، میں تبادل سکوپ کا قائل ہوں۔” عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا تو جو یا نے بے اختیار ہو سکت بھیج لئے۔

ظاہر ہے شو میری کے سامنے وہ کچھ کہ بھی نہ سکت تھی۔

“تبادل سکوپ۔ کیا مطلب۔” شو میری نے حیران ہو کر پوچھا۔

“مطلب میری ساتھی ہائے گی۔ تم فریکھو تھی بہاؤ۔” عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو شو میری نے فریکھو تھی بہادی۔

“مارگریٹ اس کے آفس میں ٹرانسیسٹر ہو گا وہ لے آؤ۔” عمران نے جو یا سے کہا تو جو یا تھاموشی سے انھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

“تم نے کرنل ڈکن کی آواز اور پچھے کی اس قدر کامیاب نسل کیے کر لی کہ مارٹی بھی نہیں ہچان سکا۔ اور اگر میرے سامنے تم بات نہ کر رہے ہوئے تو میں کبھی بھی یقین نہ کرتی کہ کرنل ڈکن خود

“شو میری نے مجھے ابھی کال کیا ہے۔ اس نے روپورٹ دی ہے کہ پاکیشانی مباحثت یانا آنے کی بجائے درجی ایسے کے عقی طرف دس بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر واقعی ایک گاؤں ہاسبرد میں دیکھے گئے ہیں۔ اس نے اس نے اجازت طلب کی تھی کہ اسے زرعی ایسے کے باہر ان کے خلاف پلٹنگ کرنے کی اجازت دی جائے اور میں نے اسے اجازت دے دی ہے۔ یہ میں نے اسے کہ دیا ہے کہ وہ درجی ایسے میں مداخلت نہیں کرے گی اور تم نے بھی باہر اس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی ہے۔” عمران نے کرنل ڈکن کی آواز اور مجھے میں کہا۔

“ٹھیک ہے چیف زرعی ایسے سے باہر جو بھی وہ کرے گی میں اس میں مداخلت نہیں کروں گا۔” مارٹی نے کہا۔

“پاکیشانی ساتھدان کی کیا پورا یہش ہے۔” عمران نے کہا۔

“وہ کام کر رہا ہے سہاں کے ساتھدان اس کی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کی روپورٹ ہے کہ کام ٹھیک ہو باہے۔” مارٹی نے کہا۔

“اوے۔” عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے رسیور لکھتے ہی جو یا نے بھی شو میری کے سامنے ہاتھ ہٹایا۔

“تم، تم یہ سب کچھ کیے کر لیتے ہو۔” شو میری نے احتیاط بھرے مجھے میں کہا۔

“یہ بہاؤ کہ مارٹی کی ٹرانسیسٹر فریکھو تھی بہادی کیا ہے۔” عمران نے

ہاں چینچے ہوئے ہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم نے  
بھی زریعی ایسیتے کے باہر میرے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔ کیونکہ  
مجھے بتایا گیا ہے کہ چینچنگ ٹاؤنر سے زریعی ایسیتے کے باہر کی بھی  
نگرانی کی جاتی ہے۔ عمران نے کہا۔

ہاں تمہیں درست بتایا گیا ہے۔ لیکن میں انہیں منع کر دوں گا  
اور وہ تمہارے معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ اور۔۔۔ مارٹی  
نے کہا۔

اوکے میں نے یہی کہا تھا۔ اور ایمڈال۔ عمران نے کہا  
اور ٹرانسیسیراف کر کے اس نے اسے جیپ میں ڈال دیا۔

اب تم جاؤ اور تیادل سکوپ چانے۔ عمران نے  
سکراتے ہوئے جو یا سے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تمہیں بول رہا۔ شو میری نے کہا۔

” یہ محتمولی کرتے ہے شو میری۔ ہمارے پیشے میں ایسے کرتے  
ہے حد کام آتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی درجہ بوجہ  
جو لیا اور اپنے تو اس کے ہاتھ میں ٹرانسیسیر موجوہ تھا۔

” ٹرانسیسیر مجھے دو اور اس کا منہ بند کر دو۔ عمران نے کہا تو  
جو لیا تے ٹرانسیسیر عمران کے ہاتھ میں پکڑا یا اور خود آگے بڑھ کر اس  
نے شو میری کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ تو عمران نے ٹرانسیسیر شو میری  
کی پتاںی ہوئی فریکو تسلی ایڈ جسٹ کر کے اس کا بیٹھ آن کر دیا۔

” ہسلو، ہسلو شو میری کانگ۔ اور۔۔۔ عمران نے بار بار  
شو میری کی آواز اور مجھے میں کال کرتے ہوئے کہا اور شو میری کی  
آنکھیں ایک بار پھر کانوں تک پھیلیں چلی گیں۔

” لیں مارٹی ایمڈال یو۔ اور۔۔۔ پسند نہیں بعد مارٹی کی آواز  
ستائی دی۔

” مارٹی میں زریعی ایسیتے کے باہر سے بول دیں۔ اور۔۔۔  
ومرمان نے کہا۔

” ہاں، مجھے چیف نے کال کر کے بتایا ہے کہ تم یا نا چھوڑ کر جاں  
آگئی ہو۔ لیکن خیال رکھنا تم نے زریعی ایسیتے کے اندر کوئی مداخلت  
نہیں کرنی۔ اور۔۔۔ مارٹی نے کہا۔

” تم فکر مت کرو۔ میں ان پاکیشیانی ہجنٹوں کو باہر ہی گھیر لوں  
گی۔ دیے میں ہاس رو ہماری ہوں۔ مجھے روپورٹ ملی ہے کہ یہ لوگ

ہاں حکومت پا کیشیا نے میرے کام کی اہمیت کو سمجھ لیا ہے۔  
حکومت کو یقیناً معلوم ہو گیا ہوا کہ ڈاکٹر عباس کی لگنگی سیڈھیا پر  
ایڈ وائس ریسرج انقلابی ہے اور اس سے پا کیشیا میں الیما زندگی  
انقلاب آجائے گا کہ پا کیشیا کے پندرہ کروڑ عوام کو آستہ کئی صدیوں  
بک خوراک کے لئے کسی دوسرے کا دست نگر نہیں پہنچا پڑے گا۔

ڈاکٹر عباس نے اہمیتی صرت بھرے لیجے میں کہا۔

”یہ بات تو تھیک ہے ڈاکٹر عباس کہ جہاری یہ ریسرج انقلابی

ہے اور اس لئے تو ایکریہیا نے جمیں ہاں سے بھاں پاؤایا ہے۔

کیونکہ پا کیشیا سے زیادہ ایکریہیا کو اس کی ضرورت ہے۔ ایکریہیا  
سپرپا اور ہمیشہ سپرپا اور رہتا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ  
دیبا کے تمام محالک ہر لحاظ سے اس کے دست نگر ہیں۔ اس لئے  
ایکریہیا یہ کہے ہو رہا ہے کہ ایک چھوٹا سا اپس ماندہ ملک  
پا کیشیا ہری پیدا اوار میں اس کا دست نگر رہے۔ کیونکہ آستہ آنے  
 والا دور خوراک کے حصوں کا دور ہو گا اور آستہ ہوئے والی جنگلیں  
خوراک کے حصوں کے لئے ہی تڑی جائیں گی۔ لیکن جمیں ہاں  
یعنی یہی کہے معلوم ہو گیا کہ حکومت پا کیشیا کو جہاری اہمیت کا  
احساس ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر رابرت نے برا سامت بنتے ہوئے  
کہا۔

”پا کیشیا میں اہمیت مجھے واپس لے جانے کے لئے یانا ہمیشہ جکے ہیں  
اور وہ کسی بھی وقت ہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اور اگر بفرض محال میں

ڈاکٹر عباس براؤن باؤس میں واقع اپنے مخصوص آفس میں موجود  
تحاکہ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر رابرت اندر داخل ہوا۔

”ہیلو ڈاکٹر عباس۔ ڈاکٹر رابرت نے رہی سے لیجے میں کہا۔

”ہیلو ڈاکٹر رابرت آؤ یہ سٹھو۔ ڈاکٹر عباس نے سکراتے

ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرت بے اختیار ہو نکل پڑا۔

”کیا بات ہے ڈاکٹر عباس آج جہاری آنکھوں اور پھرے پر خاصی

چمک ہے۔ جبکہ تو تم تجھے بچے سے ہستے۔ ڈاکٹر رابرت نے

کری پریستھے ہوئے کہا۔

”ہاں ڈاکٹر رابرت آج میں خوش ہوں۔ کیونکہ اب مجھے اپنی

اہمیت کا صحیح طور پر احساس ہوا ہے۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔

”اچھا کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر رابرت نے اور

زیادہ تیران ہوتے ہوئے کہا۔

بہ اعتقاد لجیے میں کہا۔  
کب ہوا ہے فون پر رابطہ۔ کس نے کرایا ہے اور فارمولہ کیے  
اس تک پہنچ گیا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ نے یکٹت غصے سے چھپے  
ہوئے کہا تو ڈاکٹر عباس کا چھکتا، ہوا چہرہ یکٹت بھج سا گیا۔ اس کے  
پھرے پر خوف کے تاثرات اپھر آئے۔ شاید وہ ڈاکٹر رابرٹ سے یہ بھج  
گربات کر رہا تھا کہ وہ بھی اس کی طرح ایک تریعی سامنہ دان ہے۔  
یعنی ڈاکٹر رابرٹ کا یہ لالا ہوا ہجھہ ہمارا تھا کہ وہ سامنہ دان کم اور  
پولیس آفسیر زیادہ ہے۔

"وہ، وہ میں تو مذاق کر رہا تھا۔" ڈاکٹر عباس نے بات  
سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ ایک جھٹکے سے  
المخ اور مژکر تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر چلا گیا۔

ہو ہے، ایکدی گیڈر میں جو دوسروں کامارا ہوا شکار کھا کر غراتے  
ہیں۔ ہو ہے۔ ڈاکٹر عباس نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ کچھ درجہ بعد  
دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈاکٹر رابرٹ کے ساتھ ایک ورزشی  
جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ ورزشی جسم والے آدمی کے پھرے پرست  
لیگری اور سفارمی بنایاں تھیں اور ڈاکٹر رابرٹ کے پھرے پر بھی سختی سی  
چھائی، ہولی تھی۔ ڈاکٹر عباس چونک کہ حیرت بھرے اندراز سے انہیں  
لیکھنے لگا۔

"یہ کون صاحب ہیں ڈاکٹر رابرٹ۔" ڈاکٹر عباس نے کہا۔  
"یہ چیف سکورٹی آفسیر مارٹی ہیں اور چیف مارٹی یہ ڈاکٹر عباس

ترنده واپس نہ بھی جا سکا تو پھر بھی میرا فارمولہ اور میری ریسرچ بہر حال  
پاکیشیا پہنچ جائے گی۔" ڈاکٹر عباس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو  
ڈاکٹر رابرٹ نے اختیار اپھل پڑا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ جھیں کس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا پہنچ  
بہر پہنچ چکے ہیں اور وہ کیسے فارمولے جائیں گے۔ جبکہ بھی تو  
فارمولہ درست بھی ہیں ہوا۔" ڈاکٹر رابرٹ نے حیرت بھرے  
لچھے میں کہا۔

"تماری بھی حیرت تو میرا خون بڑھاتی ہے ڈاکٹر رابرٹ۔" ڈاکٹر  
عباس نے سرت بھرے لچھے میں کہا۔

"آخر کچھ پتے تو پڑے۔" ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"میراں کے لیڈر علی عمران سے رابطہ ہوا ہے۔" ڈاکٹر عباس  
نے کہا۔

"کے ممکن ہو سکتا ہے۔" ڈاکٹر رابرٹ نے ایسے لچھے میں  
کہا جسے وہ ڈاکٹر عباس کے دینی توانی سے متعلق ہو چکا ہے۔

"کیوں سہماں فون پر رابطہ نہیں ہو سکتا۔ بھگ سے اس نے فون پر  
بات کی ہے اور یہ بھی ہتھ دوں کہ درست فارمولہ بھی اس تک پہنچ چکا  
ہے۔" ڈاکٹر عباس نے فاغزاد لچھے میں کہا۔

"کیا، کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔" ڈاکٹر عباس نے  
یقین دانے والے لچھے میں کہا۔

"ہاں، میں درست کہہ رہا ہوں۔" ڈاکٹر عباس نے بڑے

283

ایک خاردار کوڑا پکڑے کھو رہا تھا۔ اس کے یہچے ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر  
رونالڈ بھی کھو رہے تھے۔

”یہ کیا مطلب ہے تم نے کیا کیا ہے۔ کیا میں مجرم ہوں۔ کیا  
مطلب ہے ڈاکٹر عباس نے چھپتے ہوئے کہا۔

ستو ڈاکٹر عباس۔ تم سامنے دیا ہو۔ اس نے ابھی تک جہارے  
جسم کی بذیاں محفوظ ہیں۔ ورنہ تم ایک ایک بڑی توڑ دینے کے قاتل  
ہیں اور اگر اس بار تم نے جھوٹ بولایا مذاق کی بات کی تو میرا ہاتھ  
ہیں رکے گا۔ اور جہارے جسم کی پوری کھال اور ہیودی جائے گی۔  
ہماری ایک ایک بڑی نوٹ چاہئے گی۔ اس نے جو وجہ ہے وہ بتا  
دیا۔ مارٹی نے غراتے ہوئے لجھے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے  
کوڑے والے ہاتھ کو جھٹکا تو شراپ کی خوفناک آواز گونج آئی۔

”مم، میں۔ میں واقعی مذاق کر رہا تھا۔“ ڈاکٹر عباس نے  
پوری بہت بحتجع کرتے ہوئے کہا۔ یہیں دوسرے لمحے شراپ کی آواز  
کے ساتھ ہی ڈاکٹر عباس کے حلق سے خوفناک جھنکل گئی۔ اسے  
یہ محسوس ہوا تھا یہی اس کے جسم پر زخم ڈال کر ان میں سرچیں مجر  
دی گئی ہوں۔

”بولا ورنہ۔“ مارٹی نے چھپتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی  
اس نے کوڑے والے ہاتھ کو حرکت دی۔

”رک جاؤ۔ مت بارو۔ ہاتا ہوں رک جاؤ۔“ ڈاکٹر عباس نے  
چھپتے ہوئے کہا۔ اس کی ذہنی حالت شدید تنفس کی وجہ سے خراب

282

ہیں۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

”آپ نے ڈاکٹر رابرٹ کو کیا بتایا ہے کہ آپ کا عمران سے فون پر  
رابط ہوا ہے اور آپ نے فارمولہ اس سکھا دیا ہے۔“ مارٹی کا  
لہجہ اہمیتی سر رہا۔

”وہ تو میں ڈاکٹر رابرٹ سے مذاق کر رہا تھا۔ اہمیں نے اسے کچھ  
کھجیا۔“ ڈاکٹر عباس نے کہا یہیں دوسرے لمحے مارٹی کا بازو و گھنی  
اور ڈاکٹر عباس کو ایک لمحے کے لئے یہ محسوس ہوا جیسے اس کے  
پھرے پر کسی نے پتھر مار دیا ہو اور وہ جخ نما کر کر سیست یہچے فرش پر  
چاکر کرنا اور مارٹی نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک ٹھنکے سے انٹھا کر دوسری  
کرسی پر ڈال دیا۔

”ساؤ یہ سب کیسے ہوا۔ ساؤ ورنہ۔“ مارٹی نے یہیں ایک لمحے  
میں غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جب سے مشی  
پسل تکال کر اس کی تال ڈاکٹر عباس کی لکھنی پر رکھ دی۔

”مم، میں۔ میں مذاق کر رہا تھا۔“ ڈاکٹر عباس نے رک رک  
کر کہا۔ یہیں دوسرے لمحے ایک بار پھر وہ جھکتا ہوا کرسی سیست یہچے جا  
گر کر اور اس کے ساتھ ہی اس کے دہن پر جیسے سیاہ چادر کی تھیلی چلی  
گئی۔ پھر جب اس کے تاریک دہن میں روشنی تنوادار ہوئی تو اس کے  
پورے جسم میں درد کی تیزی میں ہی دو لفڑی چلی گئیں۔ یہیں اس کے  
ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ ایک اور کمرے میں  
کرسی پر رسی سے بندھا ہوا یہ سما تھا۔ جبکہ اس کے سامنے مارٹی ہاتھ میں

بڑی سی حیپ کھیتوں کے درمیان دوڑتی ہوتی آنکے بڑھی چلی جا ری تھی۔ دور سے ایک اونچی سی دیوار نظر آرہی تھی۔ جس پر خاردار تاروں کا جال پھگا، ہوا تھا اور ہر دس فٹ کے بعد اس پر بڑے بڑے مرکری بلب لگے ہوئے تھے۔ دیوار کے دونوں کوتوں پر جینگ شاورز بھی دور سے ہی نظر آ رہے تھے۔ حیپ کی ڈرائی ونگ سیست پر عمران خود تھا۔ جنکے سامنے سیست پر جو یا اور عقیقی سیٹوں پر صدر، کپشن ٹکلی اور تور موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جنکے جو یا پر عمران نے شو میری کامیک اپ کیا تھا۔ کیونکہ سماحت کے لحاظ سے شو میری اور جو یا میں قدرے معاشرت موجود تھی۔ جو یا نے شو میری کو ہلاک کر دیا تھا اور پھر عمران کے حکم پر سورہ نے شو میری کی لاش کا پھرہ اس حد تک بگاڑ دیا تھا کہ اسے کسی طرح بھی شو میری کی حیثیت سے شاخہت د کیا جا سکتا تھا۔ میکرزو کے مینبر

ہوتی بخاری تھی اور دین میں دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے تھے۔  
”بساوچجج بساو“ مارٹی کی تجھنی ہوتی آواز ڈاکٹر عباس کے  
کاتوں میں پڑی تو ڈاکٹر عباس نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جسے  
ٹیپ ریکارڈ آن ہو جاتا ہے۔

”اوہ تو تم نے فارمولہ عقی طرف پاہر پھینک دیا ہے۔“ مارٹی بیٹا۔  
آئیں ڈاکٹر ایرٹ، ہم نے سب سے ہٹلے یہ فارمولہ حاصل کرتا ہے۔  
مارٹی نے کوڑا ایک طرف پھسلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی دی  
تیزی سے مڑ گیا۔ ڈاکٹر ایرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ اس کے یتھے تھے۔ جن  
ڈاکٹر عباس کریں پر اسی طرح بندھا یہ سٹھا کر اہستارہ گیا۔

اپوں نے تھوڑا ہی فاصلہ مل کیا تھا کہ اچانک عمران مجھ کر رک گیا۔ اس کی تیز نظروں نے وہ ہولڈر چیک کر لیا تھا جو ٹوٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور پھر وہ تیزی سے دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ ہمایہ دیوار کے ساتھ ساتھ کھیت موجود تھے۔ لیکن ان میں ابھی فصل کی جعلی نہیں کی گئی تھی۔ البتہ زین فصل کی بوانی کے تیار نظر آرہی تھی۔ اس لئے ابھی وہ خاصی ہمارا نظر آرہی تھی۔ عمران کی تیز نظر سے تیزی سے دھماں کا جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک عمران چونک پڑا۔ اس نے میں کے ایک بڑے سے ڈھیلے کے پاس سیاہ رنگ کا ایک گولا سا پڑا ہوا دیکھا۔ وہ بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے مجھ کر وہ گولا دیکھا۔ اور پھر بعد مگر بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اسے اندھا بھی کروانا۔ اور پھر بعد جب اس فوم کی طرح ترم میزیل کے اندر سے ایک ماسکرہ قلاپی برآمد ہوئی تو عمران کے پھرے پر کامیابی اور صرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

سہی ہے فارمولہ۔ جو یا تے قریب آگر پوچھا۔

ہاں آؤ اب پڑیں۔ بیٹے اسے محفوظ کرنا ہو گا پھر آگے کا درروائی ہو گی۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ قلاپی اور اس پر سے اترنے والا میزیل اس نے جیپ میں ڈال لیا تھا۔ تھوڑی در بعد جیپ تیزی سے مڑ کر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اپاہک ایک واقع ٹاور سے سر کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اڑتی ہوئی اک جیپ سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں ٹھوس ہوا جیسے ان کے ذہن پر اچانک کسی نے سیاہ پر وہ سا

آرٹلٹ کے ذریعے یہ جیپ حاصل کی گئی تھی اور وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر اب زرعی ایریئے کے عقبی طرف سے فارمولہ حاصل کرنے جا رہے تھے عمران کو معلوم تھا کہ چینگ ٹاور سے طاقتور دوربین کے ذریعے اسہیں چیک کر لیا گیا ہو گا لیکن شو میری کی وجہ سے انہیں کچھ نہ کہا جائے گا۔ کیونکہ عمران نے شو میری کی آوازا اور لمحے میں مارٹی سے بات کر لی تھی اور مارٹی نے اسے کہا تھا کہ وہ چینگ ٹاور پر موجود اپنے آدمیوں کو ان کے بارے میں ہدایات دے دے گا۔ اس نے عمران مطمئن تھا۔

- عمران صاحب اتنے دتوں میں یہ فارمولہ قائم نہیں ہو گی ہو گا۔ صدر نے کہا۔

- نہیں میری ڈاکٹر عباس سے بات ہوئی ہے اس نے اسے ایک خصوصی میزیل میں پیک کر کے پاہر بھیٹا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی در بعد وہ عقبی دیوار کے قریب بیٹھ گئے۔ عمران نے جیپ کا نقشہ رکھ دی تھی۔

“آؤ اب ہمیں پیدل آگے جانا ہو گا کیونکہ ہونٹائی بتائی گئی ہے۔” جیپ میں بیٹھے نظر نہیں آسکتی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیپ سے نیچے اتر گیا۔ جو یا اور دوسرے ساتھی بھی جیپ سے نیچے اترے اور پھر وہ دیوار کے قریب ہو کر آگئے بڑھنے لگے۔ عمران کی تیز نظر سے مرکری بلبوں کے ہولداروں پر بھی ہوئی تھیں اور انہیں

اوپر ہی عام سامیک اپ کر دیا تھا۔ اس لئے اب جو یا شومیری والے میک اپ کی بجائے مارگرٹ والے میک اپ میں نظر آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ان سب کے میک اپ چھیک کرنے کے تھے۔ یعنی خصوصی میک اپ تو واش نہ ہو سکے۔ جبکہ عام میک اپ واش ہو گیا۔ اسی لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں آتے ہوئے محسوس کیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس یا۔ یقیناً انسیں جس لیکس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس کے اثرات اب ختم ہوتے جا رہے تھے اور عمران اپنی خصوصی ڈسٹریورزشون کی وجہ سے ان سے پہلے ہوش میں آگیا تھا۔ اس نے رسیاں کھولنے کی طرف توجہ دی یعنی چند لمحوں میں ہی اسے احساس ہو گیا کہ رسیاں یادھنے والے تریست یافت افراد ہیں۔ اس لئے گائٹھ کو دانتہ اس جگہ رکھا گیا تھا کہ کسی طرح بھی اس تک انگلیاں نہ پہنچ سکیں۔ احساس ہوتے ہی عمران نے ناخنوں میں موجود بیٹھنے والوں کو مخصوص جھٹکے دے کر پاہر کالا اور پھر رسیاں کاٹنے میں صرف ہو گیا اور چند لمحوں بعد رسیاں کافی ڈھنیلی پڑ گئیں تو عمران سمجھ گیا کہ اب صحولی سے جھٹکے سے رسیاں ٹوٹ جائیں گی اور وہ آسانی سے ان سے تجات حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے اس کے ساتھی، ہوش میں آگئے۔ یعنی اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درڑشی جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچے دو مشین گن ہردار تھے۔ وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا عمران اور اس کے ساتھیوں

ڈال دیا ہو۔ عمران نے سرگی آواز سننے ہی الاشوری ملوپ پر تاریک پہنچنے والے پر دیباو ڈال دیا تھا۔ اس لئے اس کے تیزی سے تاریک پہنچنے ہوئے ڈھن میں آخری احساس ہی ابھرا تھا کہ جیپ ایک جھٹکے رک گئی ہے۔ پھر جس طرح گھپ انہیں میں کوئی جگتو چکتا ہے اسی طرح اس کے تاریک ڈھن میں بھی روشنی کا نقطہ سامنودار ہوا اور پھر یہ نقطہ آہست آہست پھیلتا چلا گیا اور پھر جب اس کا شعور پوری طرح پیدا رہا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار پونک پڑا کہ وہ درمی ایسے کے عقبی طرف کھیتوں کی بجائے ایک بڑے سے کمرے کی دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر سیوں سے بندھا ہوا یہ شاخ تھا۔ اس نے گردہ گھما کر دیکھا تو اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر اس کے ساتھی بھی اسی حالت میں موجود تھے۔ یعنی سب سے آخر میں جو یا کو دیکھتے ہی عمران ایک بار پھر پونک پڑا کیونکہ جو یا کے ہمراہ سے شومیری کا میک اپ واش ہو چکا تھا۔ اب وہ مارگرٹ والے میک اپ میں تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس یا۔ یا کیونکہ جو یا کے واش شدہ ہمراہ کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ وہ مارٹی کے قبیلے پہنچنے لے گئے ہیں۔ کیونکہ میک اپ کی چینٹک کوئی تریست یافتہ آؤ گی کہ کر سکتا تھا۔ عام آدمی میک اپ کو دہچان سکتے تھے۔ عمران اور اس کے تمام ساتھی اس کے دیباو کر دو۔ خصوصی میک اپ میں تھے۔ جس مارگرٹ والا میک اپ بھی خصوصی تھا یعنی جو یا کو فوری ہوئی شومیری ہنانے کے لئے عمران نے اس کے پہلے والے میک اپ کے

شومیری صرف اپنے سیکشن کے افراد کے ساتھ ہی بہاں کام کر سکتی تھی۔ اس نے میں نے واقع ناوار، نیبر تمہری کے انجارج کو حکم دیا کہ وہ کام لگیں فائر کر کے جیپ کو روکیں اور شومیری سیست قائم افراد کو بے ہوش کر دیں اور پھر میں خود جیپ لے کر عقی طرف چلیا تو میرے شک کی تکمیل ہو گئی۔ شومیری اور ایضی افراد جیپ میں ہے ہوش پڑے تھے لیکن جب قریب جا کر میں نے شومیری کو دیکھا تو میں چونک پڑا کیونکہ چہرہ تو شومیری کا تھا لیکن جسمانی طور پر وہ شومیری نہیں تھی۔ گو قد و قامت ملتا جلتا تھا لیکن بہر حال وہ شومیری تھیں تھی۔ مجھے واقع ناوار سے کال کر کے بتا دیا گیا تھا کہ شومیری اور اس کے ساتھی دیوار کے ساتھ ساتھ پھرتے رہے ہیں۔ اس نے میں نے ب کی تلاشی لیئے کام کھڑا اور جب چہاری تلاشی لی گئی تو چہاری جیپ سے فارموں کی مانیکن و فلاپی اور وہ میٹر مل جس میں وہ فلاپی بند کر کے پھینکلی گئی تھی مل گئی۔ لیکن اصل مسئلہ تھا کہ اصل شومیری کہاں ہے۔ میں نے اس سے فون اور ڈائنسسیز کے دریجے رابطہ کیا لیکن اس کی طرف سے کوئی رپائیں نہ ملا۔ اس نے تم س کو بہاں لایا گیا اور ب کے چہرے پر میک اپ دا شر سے واش کے گے۔ اس لڑکی کا میک اپ تو واش ہو گیا لیکن تم میں سے کسی کا میک اپ واش نہیں ہوا کا اور تمہیں زندہ بھی اسی نے دکھا گیا ہے کہ میں تم سے پوچھ لپک کر سکوں اور اب تم مجھے شومیری کے بارے میں بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم بہاں کیسے چلتے گئے اور تم نے اپنی

290  
کے سامنے موجود کری پر بیٹھ گیا۔ جبکہ دونوں مسلح ادمی بھی اس کے قریب ہی رک گئے۔ وہی وہ دونوں بھی اپنے انداز سے تربیت یافتے دکھانی دے رہے تھے۔

شومیری بہاں ہے۔ کری پر بیٹھے ہوئے آدمی نے اہمیت سرد بیجے میں کہا۔

بھیتے تم اپنا تعارف تو کروتا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جیس کو بتائے کافائدہ بھی ہے یا نہیں۔ عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

میرا نام مارٹی ہے اور میں زرمی ایسیے کاچیں سکھرتی انہیں ہوں۔ مجھے ڈاکٹر عباس سے مظلوم ہو گیا تھا کہ اس نے فارموں کی مانیکن و فلاپی مخصوص میٹر مل سیں بند کر کے زرمی ایسیے کی عقبی دیوار سے باہر پھینک دی ہے اور شومیری نے مجھے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سیست ایسیے کے باہر پھینک کرے گی۔ اس نے میں نے واقع ناوار پر موجود اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا تھا کہ شومیری اور اس کے آدمیوں کو پچھا د کیا جائے۔ میں ڈاکٹر عباس سے پوچھ لپک کے بعد باہر جانے ہی والا تھا کہ واقع ناوار نیبر تمہری سے کال کر کے مجھے بتایا گیا کہ ایک ہدی ہی جیپ عقبی دیوار کے قریب ہوا ہے۔ جس میں شومیری تو موجود ہے لیکن اس کے ساتھ ایضی افراد ہیں۔ ایضی افراد کا سن کر میں چونک پڑا کیونکہ جسے سیکشن کے آدمی شومیری اور اس کے سیکشن کے افراد کو اپنی طرح سے بھپاتتے ہیں۔

- ذا کثر رابرٹ کی تحویل میں ہے۔ وہ اس شعبے کا انچارج ہے۔  
جس سے وہ فارمولہ متعلق ہے۔ مارٹی نے جواب دیا۔  
کیا ذا کثر رابرٹ اسی عمارت میں ہے۔ جس میں ہم موجود ہیں یا  
کہیں اور ہے۔ عمران نے پوچھا۔  
”وہ اپنے سیکشن میں ہے اور تم سکورٹی ایئریس میں ہو۔ سکورٹی  
ایریا اس سے علیحدہ ہے۔“ مارٹی نے جواب دیا۔  
”بھاں سے کتنی دوڑ ہے یہ سیکشن ایریا۔“ عمران نے پوچھا تو  
مارٹی کے پھرے کارنگ بیکٹ بد تاچلا گیا۔  
”اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے بے وقوف بتا کر سب کچھ پوچھے جا  
رہے ہو۔ اب میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا اور اب  
تم نے میرے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ یا وہ کہاں ہے  
شوہیری۔“ مارٹی نے بیکٹ غصیلے لبچے میں کہا۔  
”میری جیب میں ہے تکال لو۔“ عمران نے متاثراتے ہوئے  
جواب دیا تو مارٹی نے اختیار ایک جھنکے سے اٹھ کر کھرا ہو گیا اور اس  
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پیش تکال لیا۔  
”تم، تمہاری یہ جرأت کہ تم میرا طلاق اڑاؤ۔“ مارٹی نے غصے  
سے دانت پیستے ہوئے کہا۔  
”تم اس قدر تربیت یافتہ ہوئے کے پاؤ، تو اس قدر متعلق مزاج  
کیوں ہو۔“ تم پتاو کہ میں کیا بتا سکتا ہوں۔ جبکہ میں نے آج تک  
شوہیری کی شکل تک نہیں دیکھی۔ عمران نے کہا۔

ساتھی لڑکی پر شوہیری کا سیک اپ کیوں کیا ہے اور جس کیے  
معلوم تھا کہ فارمولے کی مائیکروفللی عقی دیوار کے باہر موجود  
ہے۔ مارٹی جب بولے پر آیا تو مسلسل بوتا جلا گیا۔  
”کیا تم زریعی ایئریس کے اندر ہیں۔“ عمران نے کہا۔  
”بیا۔“ مارٹی نے اس بار تختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”ذا کثر عباس زندہ ہے یا ہلاک ہو گیا ہے۔“ عمران نے  
پوچھا۔

چونکہ چیک کر یا گیا ہے کہ مائیکروفللی میں موجود فارمولہ  
دست ہے اور ذا کثر عباس کا ایسے بھی کسی طرح پاکشایتی بھی تو  
سے ہو گیا تھا۔ اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مارٹی نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”جس کیے معلوم ہوا کہ ذا کثر عباس نے مائیکروفللی میں  
دیوار کے باہر پھیکنکی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ذا کثر رابرٹ کو ذا کثر عباس نے فریہ اندرا میں خود ہی بتا دیا تھا۔  
باقی تفصیلات میں نے اس پر تشدد کر کے معلوم کر لیں۔“ مارٹی  
نے جواب دیا۔

”اب وہ فارمولہ کس کی تحویل میں ہے۔“ عمران نے کہا۔  
”کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔“ مارٹی نے چونکہ کر پوچھا۔  
”ولیے ہی، کیوں کیا بتائے میں کوئی عزج ہے۔“ عمران نے  
ڈے دوستہ لمحے میں کہا تو مارٹی بے اختیار بنس پڑا۔

عمران کا بھرے یکجنت سرد ہو گیا تو مارٹی چونک کر اس کی طرف  
لے رکھنے لگا۔  
کیسا سودا۔ مارٹی نے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔  
سودے کی بات بعد میں ہو گی۔ جبکہ شو میری کے بارے میں  
بات ہو جائے۔ جیسی دہزادہ چاہئے یا نہیں۔ عمران نے کہا۔  
کیا شو میری ہماری قید میں ہے اور کیا تم پاکیشیانی ہے؟  
مارٹی نے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔  
ہاں، شو میری ہماری قید میں ہے اور اگر تم نے ہمیں بلاک کر دیا  
تو شو میری اسی قید میں لکھا یا ان رکورڈ کر بھوک اور پیاس کی شدت  
سے بلاک ہو جائے گی۔ عمران نے کہا۔  
اوہ، اوہ کہاں ہے شو میری بتاؤ۔ مارٹی نے اہتمائی پے چین  
لے لجھے میں کہا۔  
جبکہ یہ بتاؤ کہ ہمارا شو میری سے کیا تعلق ہے۔ عمران نے  
سکراتے ہوئے کہا۔  
ہم دونوں عنقریب شادی کرتے والے ہیں۔ لیکن جیس کے  
حلوم، ہوا کہ میں شو میری کے عوام کوئی سودا کر لوں گا۔ مارٹی  
نے چونک کر کہا۔  
تجھے انداز ہے ہو گیا تھا کہ تم نے ہمیں صرف شو میری کے لئے زندہ  
رکھا ہے ورنہ تم جس فطرت کے آدمی ہو۔ اس سے لگتا ہے کہ تم  
وقت فسائع کرنے کے عادی نہیں ہو۔ عمران نے کہا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہماری ساتھی عورت شو میری کے سربر  
اپ میں تھی۔ مارٹی نے کہا۔  
اگر اس پر ہم شو میری کا سیک اپ کرتے اور پھر اپنے آپ پر اور  
اپنے دوسرے ساتھیوں پر اس کے ساتھیوں کا سیک اپ کرتے ہے؟  
عام سا ایکری میں سیک اپ تھا جو تم نے کر دیا۔ اب ہمیں کیا حکوم  
تھا کہ شو میری ایسی ہو گی۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو  
مارٹی ہوت شو میری پر چند لمحوں تک خاموش کھوا رہا پھر ایک ٹوپی  
سانس لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔  
ہماری بات میں وزن ہے۔ مارٹی نے کہا۔  
کہا۔ عمران نے کہا تو مارٹی چونک پڑا۔  
کیا مطلب۔ مارٹی نے چونک کر کہا۔  
مری بات سن کر تم بیٹھنے پر بخوبی ہو گے اور پھر تم نے وزن کی  
بات کی۔ اس نے پوچھ دیا، ہوں کہ کھانا وزن تھا جس کی وجہ سے  
جیسی یہ مٹھنا پڑا۔ عمران نے معصوم سے لجھے میں وصالحت  
کرتے ہوئے کہا۔  
تجھے افسوس ہے کہ میں مزید ہماری لطیف باتوں سے مطلع نہ  
ہو سکوں گا۔ اب میں خود ہی سب کچھ ٹریک کروں گا لذ بالی سماں  
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف رہ  
گیا۔  
شو میری کو اندھہ حاصل کرنا چاہتے ہو مارٹی تو پھر مجھے سے ہوا کہ

ہمارے حوالے کر دی جائے گی اور تم کاپی میرے حوالے کر دیتا۔  
 عمران نے جواب دیا۔  
 ”ہونہ، ہمارا نام کیا ہے۔“ مارٹی نے کہا۔  
 ”علی عمران ایم ایس سی-ڈی ایس سی (اکسن)۔“ عمران نے  
 کہا تو مارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔  
 ”اوہ تو تم ہو وہ مشہور زمانہ سیکرٹ لائبرٹ۔“ مارٹی نے کہا۔  
 ”مشہور زمانہ نہیں بد نام زمانہ کہو۔“ عمران نے کہا تو اس پر  
 مارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔  
 ”اوے کے تھیک ہے مجھے یہ سودا منکور ہے۔ لیکن جبکہ تم میری  
 بات کراؤ شو میری سے۔“ مارٹی نے کہا۔  
 ”ابھی تم مجھے خود ہی مشہور زمانہ کہ رہے تھے۔ اب خود ہی اپی  
 بات سے کمر گئے ہو۔“ عمران نے کہا۔  
 ”کیا کہہ رہے ہو تم۔“ مارٹی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔  
 ”تاکہ شو میری سے بات ہوتے ہی تم وہاں کاپے ایکس چین سے  
 معلوم کر کے خود ہی وہاں پہنچ جاؤ۔“ عمران نے کہا تو مارٹی بے  
 اختیار ہنس پڑا۔  
 ”ہونہ، تھیک ہے، میں کاپی بناؤ کر آتا ہوں۔“ مارٹی نے کہا  
 اور انہوں کھدا ہوا۔  
 ”تم سہیں رکو گے اور سناؤ اگر ان میں سے کوئی غلط حرکت کرے  
 تو بے شک اسے گولی مار دیتا۔“ مارٹی نے دو تون سلسلہ افراو سے

”ہاں، ہمارا اندازہ درست ہے۔ اب بتاؤ کہ شو میری کہاں  
 ہے۔“ مارٹی نے کہا۔  
 ”اگر میں تے پہلے چیسا جواب دیا کہ میری جیب میں ہے تو تم  
 ناراض ہو جاؤ گے۔ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ سودا کرو۔“ عمران  
 نے کہا۔  
 ”کیسا سودا کرو۔“ مارٹی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے  
 کہا۔  
 ”فارمولے کی ایک کاپی مجھے دے دو۔ تم خاموشی سے والیں ہی  
 جائیں گے۔ ہم کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ کیا ہوا ہے اور  
 شو میری اندہ تھیں داپک مل جائے گی۔“ عمران نے کہا۔  
 ”فارمولہ میرے پاس نہیں ہے۔“ مارٹی نے کہا۔  
 ”تم ڈاکٹر رایٹ کو کہہ سکتے ہو کہ حکومت نے اس کی کاپی محفوظ  
 کرنے کے لئے طلب کی ہے۔ اس میں کیا ہر ہے۔“ عمران نے  
 کہا۔  
 ”ہونہ، لیکن مجھے کیسے یقین آئے گا کہ شو میری اندہ بھی ہے اور  
 ہماری تحویل میں بھی۔“ مارٹی نے کہا۔  
 ”تم کاپی بناؤ کر آؤ۔ تم تو ہم بندھے ہوئے موجود ہیں۔ جب  
 کاپی تم مجھے دکھاؤ گے تو میں ہم سے اپنے آدمیوں کو فون کر کے گے  
 دوں گا کہ وہ جبکہ شو میری سے ہماری فون پر بات کرادیں۔ اس کے  
 بعد تم ہمیں ساتھ لے کر شو میری کے پاس جاؤ گے اور وہاں شو میری

گن اتاری ہی تھی کہ عمران اتنا ہوا اس پر جا پڑا اور جیمن کو کرسی پر  
ٹرا کر کرسی سمیت بیٹھے فرش پر جا گرا۔ لیکن یعنی گرتے ہی اس نے  
قلا بازی کھائی اور پلک جھپکانے میں صرف وہ امہل کر کردا ہو چکا تھا  
بلکہ مشین گن بھی اب اس کے ہاتھ میں تھی۔

جیمن نے بھی جعلی کی سی تیزی سے انٹھنے کی کوشش کی لیکن  
عمران کی لات اس سے بھی زیادہ تیر قفاری سے عرکت میں آئی اور  
کشی پر بڑتے والی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے صرف واپس فرش  
پر دھیل دیا۔ بلکہ اس کا تسمم بھی سیدھا ہوتا چلا گیا اور عمران تیزی  
سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اسے قدموں کی آواز واپس آتی  
ستاتی دے رہی تھی۔ اس نے مشین گن کو کامندھے پر لٹکایا تھا۔ حد  
لحوں بعد دروازہ کھلا اور دوسرا آدمی دو توں ہاتھوں میں پانی کی بوتلیں  
پکڑے جیسے ہی اندر داخل ہوا۔ عمران کسی شکاری پر نہ سے کی طرح  
اس پر تپنسا اور دوسرے لمحے وہ اس کے بیٹے سے نکلا ہوا تھا۔ پانی کی  
بوتلیں اس کے ہاتھوں سے بیچھے گری ہی تھیں کہ عمران نے اس کی  
گردن کے گرد موجود اپنے بازو کو منحصروں انداز میں جھٹکا دیا اور کٹک  
کی آواز کے ساتھ ہی اس کا تحریک ہوا جسم یکفت دھیل لہوتا چلا گیا تو عمران  
نے اسے زمین پر چھوڑ دیا اور تیزی سے مرکر اس نے دروازہ اندر سے  
بند کیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جعلی کی سی تیزی  
سے بھلے صفر اور پھر کیپشن ٹھیک کی رسیوں کی گاتھ کھول دی اور پھر  
واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کی کشتمی ہٹانی

کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”ایک مث۔“ عمران نے کہا تو مارٹی بے اختیار مزگی کر  
کیا ہے۔ مارٹی نے کہا۔

”اپنے آدمیوں کو صرف استاکہ دو وہ بھیں پانی پلا دیں۔“ عمران  
نے کہا۔

”پانی پلا دو اسیں لیکن محتاج رہنا۔“ مارٹی نے کہا اور مزگ  
آگے بڑھ گیا۔

”جیمن، تم ان کا خیال رکھتا میں پانی لے کر آتا ہوں۔“ ایک  
مسلح آدمی نے دوسرے سے کہا اور وہ بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا  
اب کمرے میں صرف ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس نے مشین کی  
کامندھے سے بٹکار کھی تھی۔

”کرسی پر بیٹھ جاؤ جیمن کیوں ناٹکیں تحکار ہے ہو۔“ عمران  
نے اس آدمی سے محتاج ہو کر اپنامی دوستاد لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے شکری۔“ جیمن نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ کری  
پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اسی لمحے لیکن عمران نے اپنے جسم  
منحصروں انداز میں جھٹکا دیا تو رسیاں ثوٹ گئیں اور عمران نے  
آزاد ہوتے ہی جعلی کی سی تیزی سے جسم کے گرد پیچی ہوتی رسیاں جان  
شروع کر دیں۔

”یہ یہ کیا کر رہے ہو۔“ جیمن نے ایک جھٹکے سے انٹھ  
ہوئے کہا اور پھر انٹھنے کے بعد اس نے کامندھے سے نکلی ہوئی ٹھیک

عمران نے  
۱۔ اٹھا کر کر سی پرداو اور رسی سے باندھ دو۔  
سیدھا ہو کر بیچھے بیٹھئے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی حرکت میں آگئے اور  
ہد لمحوں بعد مارٹی کر سی پر رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا۔  
اس کی تلاشی لو۔ عمران نے کہا تو صدر نے آگے بڑھ کر  
اس کی تلاشی لیتی شروع کر دی۔ لیکن اس کی جیب سے سوائے مشین  
پسل کے اور کچھ برآمدہ ہوا۔

”وہ کاپی تو نہیں لے کر آیا۔“ صدر نے مرتے ہوئے کہا۔  
۲۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ خود بتائے گا کہ کاپی کیوں نہیں  
لی اے۔ عمران نے کہا تو صدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا  
ناک اور متہ بند کر دیا۔ بعد لمحوں بعد جب مارٹی کے جسم میں حرکت  
کے تاثرات تکرار ہونا شروع ہو گئے تو صدر نے دونوں ہاتھ بٹالے  
اور پھر بحد لمحوں بعد مارٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھوں دیں۔  
انکھیں کھلتے ہی اس نے لاشخوری طور پر انھیں کی کوشش کی لیکن  
بعد ہوئے کی وجہ سے وہ صرف کسرا کر رہا گیا۔

”تم، تم آزاد ہو گئے۔ کیے۔ کیا مطلب جیسن اور سیر کیے ہلاک  
اگئے۔ یہ سب کیے ہو گیا۔“ مارٹی نے اہمیت حیرت پھرے لیجے  
ہیں کہا۔

”تم وہ کاپی نہیں لے کر آئے مارٹی۔“ عمران نے سرد بیجے میں  
ہما۔

”اگر رابرٹ نے صاف انکار کر دیا ہے۔ میں نے اسے بہت

اور سائینڈ پر دیوار کے ساتھ لگ کر کھوا ہو گیا۔ اس دوران صدر اور  
کیپشن شکلیں رسیوں سے آزاد ہو کر اٹھئے اور سوریر اور جولیا کی طرح  
بڑھ گئے اور پھر بحد لمحوں بعد سوریر اور جولیا بھی رسیوں سے آزاد  
حاصل کر چکے تھے۔ سوریر نے آگے بڑھ کر دوسرا مشین گن المحمال  
اُس بے ہوش آدمی کی بھی گردن توڑ دو اور سب نے خاموش  
رہتا ہے۔ مارٹی کسی وقت بھی آسکتا ہے۔ عمران نے کہا تو  
کیپشن شکلیں تیزی سے اس آدمی کی طرف بڑھاتے ہے عمران نے بھی  
ہوش کیا تھا اور پھر وہ اس پر تھک گیا اور لکھ کی آواز کے ساتھی  
بے ہوش پڑے ہوئے اس آدمی کا جسم ایک لمبے کے لئے جیسا اور یہ  
ڈھیل پڑا گیا۔ کیپشن شکلیں سیدھا ہو گیا اور پھر وہ سب بھی داروازے  
کے ساتھ دیوار سے لگ کر کھوئے ہو گئے۔ تھوڑی درج بحد دردالہ کھا  
اور مارٹی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران بھلی کی ہی تیزی سے  
تھپٹا اور مارٹی کے مت سے ہٹکی ہی اونچ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ  
ہی وہ ہو ایں الاتا ہوا اقلایا بازی کیا کہ ایک دھماکے سے فرش پر جا گا۔  
عمران نے اسے گردن سے پکڑا کر منصوص انداز میں ہوا میں اچھاں  
تھا۔ نیچے گر کر ایک لمبے کے لئے اس نے انھیں کی کوشش کی یعنی یہ  
اس کا جسم ڈھیل پڑتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے  
تھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کی گردن پر لکھا  
دونوں ہاتھوں کو منصوص انداز میں جھکنادے کر دہ سیدھا ہو گیا۔  
مارٹی کا تیزی سے سچ پڑتا ہوا پھر دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

سکتی تھیں اور تم تے بہر حال یاتا سے بہلے ناراک اور پھر ناراک سے واپس پا کیشیا جاتا تھا اور بیٹی صرف بعد کچھوں پر مشتمل تو نہیں ہے سکتی۔ اس طرح شوسری بھی زندہ رہ جاتی اور تم ہمیں ہلاک کر کے کاپی بھی واپس حاصل کر لیتے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

میں نے ایسی کوئی پلاتگنٹ نہیں کی تھی۔ میں نے اس لئے جہاری آفر قبول کر لی تھی کہ اس درعی فارمولے کی سیری نظر میں ایسی کوئی اہمیت نہ تھی کہ جس سے کسی ملک کا دفاع خطرے میں پڑ سکتا۔ جہارے کاپی لے جانے سے انکو ریجھا کو کیا فرق پڑ سکتا تھا۔ مارٹی نے جواب دیا۔

بہر حال اب تم یہ بتاؤ کہ ہمارا سے ڈاکٹر رابرت والا یکشن کہتے قاطلے پر ہے اور اس کی کیا نشانی ہے۔ عمران نے کہا۔

سورجی میں تمیں کچھ نہیں بتاسکتا۔ مارٹی نے بڑے صاف اور دو ٹوک لے چکے میں کہا۔

اوکے۔ تم نے بہر حال آفر قبول کر لی تھی اس لئے جہارے ساتھ رعایت ہے سکتی ہے کہ تمیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے۔ یا تو اس اور مو لا اب، ہم خود ہی حاصل کر لیں گے۔ عمران نے کہا۔

سنو مجھے آزاد کر دو۔ میں تمیں زندہ سلامت زرعی ایریئنے سے باہر بھجوادوں گا۔ ورنہ ہمارا سے تم زندہ یا ہر شے جا سکو گے۔ مارٹی نے کہا۔

سکھایا یکسیں وہ نہیں مانا اور میں اس پر حیر نہیں کر سکتا تھا۔

نے ہوشی کھینچتے ہوئے جواب دیا۔

- کیا سکھایا تھا تم نے اے۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”میں نے اے قائل کرنے کی کوشش کی تھی کہ اس سے کسی اکتوپی نقصان نہیں ہو گا۔ یکسیں وہ نہیں مانا۔“ مارٹی نے ہوشی دیا۔

”تم نے اے بتایا نہیں کہ تم کاپی واپس لے آؤ گے پھر۔“ عمران نے کہا تو مارٹی پونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حیرت کے تاثرات آئے تھے۔

”تم، تمیں کسیے معلوم ہو گیا۔“ مارٹی نے کہا۔

”اس لے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس سودے بازاری پر تھے ہو گئے تھے اور میں نے جان بوجھ کر ۱۲۰ روپے بازاری کے پانچ بیانات کی تھی۔ کیونکہ شوسمی کا نام لیتے ہوئے جہارے پر تھے،“ تاثرات ابھرائے تھے اس سے میں نے اندالہ لگایا تھا کہ شوسمی کی ساتھ جہاری جذباتی والیستگی خاصی گھری ہے اور تم نے تمیں زندگی اسی لئے رکھا تھا کہ تم شوسمی کو واپس حاصل کرنا چاہئے تھے۔

”تم ہمیں بے ہوشی کے دوران یہی ہلاک کر دیتے۔ میں یہی افسوس تھا۔“ جہارے دین میں جو پلاتگنٹ ابھری وہ بھی میں بتا سکتا ہوں۔

”تمیں کاپی دے کر اور خود شوسمی کو زندہ حاصل کرنے کے بعد اسکے بعد تمیں دوبارہ گھیر لیتے کیونکہ یانا سے تمیں سلیمانی ٹوپیاں تو نہیں۔“

کر ڈکن اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر بڑے ہوئے  
فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔  
یہی کر ڈکن نے اپنے مخصوص لجے میں کہا۔  
یا ناگزیری ایسے سے ڈاکٹر رابرٹ یول رپا ہوں جتاب۔ دوسرا می  
طرف سے ایک بھاری سی آوازی سانی دی تو کر ڈکن بے اختیار  
چونکہ اس کے پر ہرے پر حرمت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔  
آپ نے ہماں فون کیا ہے۔ کیوں۔ کر ڈکن نے  
اجتنائی حرمت پرے لجے میں کہا۔  
ذہنی ایسے کئے چیز سکھ رہی آفیسر آپ کے آدمی ہیں  
تھاں۔ دوسرا می طرف سے کہا گیا۔  
ہماں کیوں۔ کر ڈکن نے چونکہ کرو چھا۔  
انہوں نے مجھ پر بے حد دباؤ دالا ہے کہ میں پاکیشانی قارموں

”او ساتھیو۔“ عمران نے اس کی بات کا جواب دیتے کی۔ بلے  
اپنے ساتھیوں سے مطالب ہو کر کہا اور دروازے کی طرف ملکیہ  
یکن دوسرے لمحے توتراہست کی تیز آوازوں کے ساتھ کمرہ کوچ الماء  
عمران نے تیزی سے مز کر دیکھا تو مارٹی رسیوں سے بندھا ہوا تھب بہ  
تحا۔ اس پر سور نے فائر کھول دیا تھا۔  
”یہ کیا کیا تم نے۔ باہر آوازیں چھک سکتی ہیں۔“ عمران نے یہ  
لجے میں کہا۔

”تو پھر کیا ہوا۔ اب ہمارے پاس اسلیے موجود ہے اور میں دشمن  
کو زندہ چھوڑ دینے کا قابل نہیں ہوں۔“ سور نے مت ہلاتے  
ہوئے کہا۔

”چلو شکر ہے کہ تم نے مجھے اپنا دشمن نہیں سمجھا۔“ عمران  
نے کے ہوئے لجے میں کہا اور سب بے اختیار اس پڑے۔

"سریں اسٹٹ سکورٹی آفیسر مارٹن بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے بولنے والے کا بھر یکٹ انتہائی موڈیاں ہو گیا۔  
مارٹی کہاں ہے۔ کرنل ڈکسن نے سخت لمحہ میں کہا۔  
باس پیشل روم میں ہیں۔ پاکیشانی آجٹناؤں کے پاس۔"  
دوسری طرف سے کہا گیا تو محاورہ تائنسیں بلکہ حقیقتاً کرنل ڈکسن کو سی  
سے اچھل پڑا۔

کیا، کیا کہ رہے ہو۔ پاکیشانی سخت پیشل روم میں  
ہیں۔ کیا مطلب۔ کرنل ڈکسن نے حلق کے بل پختے ہوئے  
کہا۔

باس نے واقع نادور اپر موجود آدمیوں کو پدایات دی تھیں کہ  
سیدم شو میری اور اس کا سیکشن زرعی ایسیے کے گرد پاکیشانی آجٹناؤں  
کے خلاف کام کرے گا۔ اس لئے ان کے کام میں مداخلت نہ کی جائے  
یعنی پھر بار کو ایک واقع نادور سے اطلاع دی گئی کہ ایک بڑی جیپ  
زدگی ایسیے کے عقی طرف موجود ہے۔ جس میں سیدم شو میری تو  
موجود ہے یعنی ان کے ساتھ ان کے سیکشن کے آدمیوں کی بجائے  
اپنی افراد ہیں۔ جس پر بار نے ایسیں بے ہوش کر دیے کا حکم دے  
 دیا اور ہم ایک جیپ میں سوار ہو کر بار کے ساتھ عقی طرف پہنچنے تو  
واقع نادور والوں نے بے ہوش کر دیے والی گیس کا پیشل کیپول  
سیدم شو میری کی جیپ پر فائز کر کے ان سب کو بے ہوش کر دیا تھا۔  
باس نے قریب چاکر چیک کیا تو انسیں ٹک ہوا کہ سیدم شو میری

کی ایک کاپی بتا کر انسیں دے دیں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا ہے۔  
جس پر وہ ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ہر اون  
راست آپ سے بات کروں۔ ڈاکٹر رابرت نے کہا۔  
"مارٹی کو فارمولے کی کاپی کی کیا صورت تھی۔" کرنل  
ڈکسن نے حیران ہو کر کہا۔

میں نے ان سے یہ بات پوچھی تھی۔ وہ اس طرح پوچھے زرعی  
ایسیے کو تباہ ہونے سے بچانا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ انسیں نے کچھ  
تھیں بتایا یعنی میں چونکہ اس فارمولے کی اہمیت سمجھتا ہوں۔ اس  
لئے میں اس کی کاپی جیف سکورٹی آفیسر کو کیا آپ کو بھی نہیں دے  
سکتا۔ ڈاکٹر رابرت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ مارٹی نے ایسا کیوں کیا ہے۔  
بہر حال آپ بے فکر میں میں اسے کوئی کروں گا۔ کرنل ڈکسن  
نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی  
رابطہ شتم ہو گیا تو کرنل ڈکسن نے کریٹل دیا یا اور ٹون آئے پر تھیں  
سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیتے۔

"سکورٹی آفس۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرداش آوازا  
سنا تی دی۔

کرنل ڈکسن بول رہا ہوں۔ کرنل ڈکسن نے تھجھے جس  
کہا۔

اصل نہیں ہے بلکہ میک اپ میں ہے۔ جس پر میڈم شو میری اور ان کے ساتھ موجود چار مردوں کو اٹھا کر بہاں لایا گیا اور پھر بہاں پیش روم میں اپنی رسیوں سے ٹکڑا دیا گیا اور اس کے بعد میڈم شو میری کا میک اپ چھیک کیا گیا تو وہ واقعی کوئی اور عورت نکلی جو میڈم شو میری کے میک اپ میں تھی۔ جبکہ اس کے باقی ساتھیوں کا میک اپ واش نہیں ہوا کہ اس کا خیال ہے کہ یہ لامبا پا کیشیاں لہجت ہیں۔ اس نے اپنی ہوش دلا کران سے پوچھ پچھ کی اور پھر دو سلسلہ افراد کو دیں چھوڑ کر وہ سکورٹی آفس سے نکل کر براون ہاؤس گئے تھے۔ کافی در بعاد اس کی واپسی ہوئی ہے اور اب وہ پیش روم میں ہیں۔ مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پیش روم میں فون ہے۔ کرمل ڈکسن نے پوچھا۔

یہ چیف دوسری طرف سے کیا گیا۔

کیا وہ ایکسٹریشن لائی ہے یا اس کا نمبر علیحدہ ہے۔ کرمل ڈکسن نے پوچھا۔

علیحدہ نہ ہے چیف مارٹن نے جواب دیا۔

نمبر ہاؤف ہلڈی۔ کرمل ڈکسن نے پوچھتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نمبر ہتا دیا گیا۔ کرمل ڈکسن نے کریڈل دیا اور فون آئے پر تیزی سے ایک بار پھر نمبر پر لس کرنے شروع کر دیے۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ مارٹن نے پا کیشیاں سمجھوں کی بات کی تھی۔ جبکہ ڈاکٹر رابرٹ نے فارموالے کی کاپی کی بات کر کے

309

اس کے ذہن میں آندھیاں سی چلا دی تھیں۔ اس کی چھٹی حس شدید خطرے کا الارم دینے لگی تھی۔

“یہ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سرداڑہ آواز سنائی دی۔ کرمل ڈکسن بول رہا ہوں۔ مارٹن سے بات کرو۔ کرمل ڈکسن نے پوچھتے ہوئے کہا۔

یہ مارٹن کی آواز سنائی دی۔

کیا تم نے پا کیشیاں سمجھوں کو کیا دیا ہے۔ کیا واقعی۔ کرمل ڈکسن نے اہمیتی تیز لمحے میں کہا۔

یہ چیف میں نے اپنی ہلاک بھی کر دیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کیا واقعی وہ پا کیشیاں لہجت تھے۔ یہ سب کیا چکر ہے اور ڈاکٹر رابرٹ نے ابھی ابھی مجھے فون کیا ہے۔ اپنے نے بتایا ہے کہ تم پا کیشیاں کی فارموالے کی کالی حاصل کرنے کے لئے ان پر دیا وہ لئے رہے ہو اور ان کے انکار پر تم نہ راضی ہو کر چلے گئے۔ جس پر انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے یہ سارا کیا سلسہ ہے اور شو میری کہا ہے۔ کرمل ڈکسن نے کہا۔

چیف شو میری کے بارے میں تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی طرف سے کال کا جواب نہیں مل رہا۔ البتہ مجھے واضح نہ اور سے اطلاع دی گئی تھی کہ ایک جیپ زرعی ایسے کے عقی طرف موجود

311

اور وہاں خصوصی مشینری کے قدر یعنی ان کا ملک اپ چکیک کر دیا  
جائے اور شو میری اور اس کے سیکشن کے بارے میں بھی معلومات  
حاصل کی جائیں۔ مارٹنی نے جواب دیا۔

“ٹھیک ہے چینگ چکیک ضروری ہے۔  
اطمینان بھرے بھج میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر  
گہرے اطمینان کے تاثرات نتایاں تھے۔ کیونکہ اسے مارٹنی کی  
سلامیت توں پر مکمل اعتماد تھا۔ تمہاری در بعد اچانک اس کے ذہن میں  
شو میری کا خیال آیا تو اس نے میز کی دراز سے ایک جدید ساخت کا  
لانگ رنچ ٹرانسیسیٹ کالا اور اس پر شو میری کی مخصوص فریکچر میں  
ایڈجسٹ کر کے اس کا ہٹن آن کر دیا۔  
ہسلو ہسلو کرنل ڈکسن کا لانگ۔ اور۔ کرنل ڈکسن نے بار  
پار کال دیتے ہوئے کہا۔

“یک چھپ، شو میری اسٹڈنگ یو۔ اور۔ چند لمحوں بعد  
دوسری طرف سے شو میری کی آواز سنائی دی۔  
تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اور۔ کرنل ڈکسن نے  
کہا۔

“وزیر ایریے کی بیرونی اطراف میں، میں نے پکٹنگ کر رکھی ہے  
میں نے آپ کو قون پر اس بارے میں رپورٹ دی تو تو تھی۔  
اور۔ شو میری نے کہا۔  
ہاں، لیکن وہاں سے تو پاکیشی ایجنسٹ مارٹنی نے پکڑ لئے اس اور

310

ہے یہیں جسپ میں شو میری کے ساتھ اجنبی افراد موجود ہیں۔ جس پر  
میں نے انہیں چکیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ وارچ ناور سے ان پر ہے  
ہوش کر دیتے والی کیس فائز کر کے انہیں بے ہوش کر دیا گیا اور جب  
میں نے وہاں جا کر شو میری کو قریب سے دیکھا تو وہ واقعی اجنبی  
ایکری میں عورت تھی۔ جنکے اس کے باقی ساتھی ملک اپ میں تھیں  
تھے۔ جس پر میں نے انہیں رسیون سے ٹکرایا کہ ہوش دلایا۔ اب مسٹر  
تحما انہیں چکیک کرنے کا۔ وہ اہمیتی تریست یافت لوگ تھے۔ اس نے  
میں انہیں زیادہ در زندہ بھی نہیں رکھتا چاہتا تھا اور بغیر چینگ کے  
ہلاک بھی نہ کرتا چاہتا تھا۔ جس پر میں نے فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر رابرت  
سے پاکیشیانی فارموں کی کافی حاصل کر کے انہیں چکر دوں کے حی  
ان کے ساتھ سو دے بیازی کرنا چاہتا ہوں کہ وہ فارموں کی کافی لے  
کر واپس چلے جائیں اور پاکیشیانی ساتھیان کو ساتھ نہ لے جائیں۔  
وہ اگر واقعی پاکیشیانی بیکٹ ہوتے تو وہ لازماً سارے ہلاک میں آجائے  
لیکن ڈاکٹر رابرت نے کافی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس نے میں  
وہاں آگیا اور میں نے انہیں ہلاک کر دیا۔ مارٹنی نے تفصیل  
ہتاتے ہوئے کہا۔

“اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ لیکن اب ان کی چینگ کیسے ہو گی کہ کیا  
وہ واقعی پاکیشیانی بیکٹ تھے۔ کیونکہ وہ لوگ اہمیتی خطرناک  
ہیں۔ کرنل ڈکسن نے تیز لمحے میں کہا۔  
میں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان لاہوں کو لے کر یا ناجاہل

313  
سیں محتاط ہوں چیف۔ آپ بے فکر ہیں۔ سیں ان کا خاتمہ کر کے  
ی واپس آؤں گی۔ اور ” دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل  
ڈکن نے اٹھینا بھرے انداز میں اور اینڈآل کہہ کر شرائیں سیراف  
کر کے اسے دوبارہ میوکی دراز میں رکھ کر دراز پند کر دی۔ ساب اس کے  
بھرے پر مکمل اٹھینا کے تاثرات اپنے آئے تھے۔

312  
انہیں ہلاک بھی کر دیا ہے۔ کرنل ڈکن نے اطلاع دیتے کے  
یعنی پوری تفصیل بھی بتا دی۔

” وہ پا کیشیاں مجھت ہیں ہیں چیف۔ بلکہ ایکریسا میں پا کیشیاں  
کے قارن مجھت ہیں اور ان کے ساتھ جو عورت ہے وہ بھی ایکریسا  
ہے۔ اور ” دوسری طرف سے کہا گیا۔

” تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ اور ” کرنل  
ڈکن نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

” سیں تے ان کی پا کیشیاں مجھتوں کو کی جاتے والی ایک کال کچ  
کر لی تھی اور اس کال سے مجھے پہ چلا کہ وہ رہی ایسیے کے حقیقی  
طرف موجود ہیں اور پھر جب میں نے آدمی چینگ کے لئے بھیجا تو  
معلوم ہوا کہ مارٹی انہیں بے ہوش کر کے رہی ایسیے کے اندازے  
گیا ہے۔ یہن میں نے خفیہ پکنگ جاری رکھی۔ کیونکہ اس کال سے  
مجھے علم ہو گیا تھا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ اور ” شو میری نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

” تمہیں مارٹی کو کال کر کے بتا دتا چاہیے تھا۔ اور ” کرنل  
ڈکن نے کہا۔

” مارٹی مجھ سے زیادہ عقلمند ہے چیف۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ  
وہ خود ہی ان سے سب کچھ انکو اے کا۔ اور ” شو میری نے کہا۔  
” او کے، بہر حال تم نے اہستانی محتاط رہتا ہے۔ اور ” کرنل  
ڈکن نے کہا۔

کیپلن تکیل نے  
چاہئے۔ اس کے بعد ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔  
کہا۔

ہاں، لیکن یاہر تجانے کئے افراد ہوں گے اور اگر اسلیٰ استعمال ہوا تو اس کی آواز دور دور تک پہنچ جائے گی۔ اس نے جو کچھ بھی ہم نے کرنا ہے بغیر قاتر نگ کے کرنا ہے۔ عمران نے کہا اور سب نے اشیاء میں سر بلاد دیا اور پھر وہ سب دروازہ کھول کر محتاط انداز میں یاہر آگئے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی وہاں اس انداز میں کارروائی کی کہ اس عمارت میں موجود تمام افراد بہلاک بھی ہو گئے اور ان کے صلیٰ سے چھپیں بھی نہ تکل سکیں۔ وہی وہاں صرف آٹھ افراد تھے۔ یاہی شاید یاہر تھے۔ اس عمارت کی تلاشی کے دوران انہیں اپنے مطلب کی چیزوں بھی مل گئیں۔ جن میں سیک اپ یا کس بھی تھا اور اہمیٰ طاقتور اسلو بھی۔ ان چیزوں میں ایک ڈائری سے عمران کو شو میری کی ڈالی فریکو تھی بھی معلوم ہو گئی اور پھر کچھ سوچ کر عمران نے ان چیزوں میں موجود ایک جدید ٹرانسیسٹر شو میری کی ڈالی فریکو تھی ایڈ جسٹ کر دی اور پھر وہ ابھی ان چیزوں کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ ٹرانسیسٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسیسٹر کا یہی آن کر دیا۔ دوسری طرف کرتل ڈکسن تھا اور پھر عمران نے شو میری کی آواز اور بچے میں اسے ایک تی کہانی سنانی شروع کر دی اور پھر گھنگھو ختم کر کے اس نے ٹرانسیسٹر اف کر دیا۔

اپ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں۔ صدر نے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی مارٹی کے خاتے کے بعد ابھی کمرے سے یاہر جانے کی پلائیگ ہی کر رہے تھے کہ ایک طرف چائی پر پہنچے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے تیزی سے تیزی سے آگے بڑھ کر رسیور انھا یا اور پھر دوسری طرف سے وہ کرتل ڈکسن کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ پھر عمران نے مارٹی کی آواز اور لمحے میں اس سے تفصیل سے بات کی اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اس کال سے اسے معلوم ہیتاکہ مارٹی نے واقعی ڈاکٹر رائٹ سے کاپی طلب کی تھی یہیں لا کر رائٹ نے صاف انکار کر دیا تھا۔

کون تھا عمران صاحب۔ صدر نے کہا کیونکہ لا افادہ کا تھا آن نہ تھا۔ اس نے کسی کو معلوم نہ ہوا تھا کہ دوسری طرف کیا باتیں ہوتی ہیں اور عمران نے انہیں تفصیل ہتادی۔

عمران صاحب ہمیں ہمیں خاموشی سے سکو رٹی ایسے پر قبض کر

- یعنی باہر سکھرائی کے افراد تو ہوں گے۔ وہ تمہارے ساتھ ہمیں دیکھ کر چونکہ نہیں پڑیں گے۔ جو یا نے کہا۔  
- چونک تو پڑیں گے۔ یعنی میری وجہ سے زیادہ منسلک نہیں ہے گا۔ عمران نے کہا۔  
- یعنی اگر تمہاری عدم موجودگی میں بہاں دوبارہ کرنل ڈکن کی کال آگئی تو کوئی کال اشتمان نہیں کرے گا۔ جو یا نے کہا۔  
- ہاں یہ منسد تو ہے۔ یعنی اب اور کیا کیا جائے۔ عمران نے قدرے الجھے ہوئے الجھے میں کہا۔  
- تم مجھے اجازت دو۔ میں جیپ لے کر جاتا ہوں اور ڈاکٹر رابرٹ سے فارمولہ حاصل کر لوں گا۔ تم ہمیں رو۔ تصور نے کہا۔  
- یعنی تم پر کس کامیک اپ کیا جائے۔ تمہارا قدو مقامت کسی سے نہیں ملتا اور اگر باہر کوئی منسد ہو گی تو ہم بہاں پھنس بھی سکتے ہیں۔ عمران نے کہا۔  
- کوئی منسد ہو گا تو میں خود ہی نہ لوں گا۔ تصور نے جواب دیا۔  
- کیوں۔ ہمیں تم مارٹی کی حیثیت سے فون کال کر کے تمام سکھرائی والوں کو بہاں اکٹھا کر کے ان کا خاتمہ کرو پھر اٹیٹان سے باہر کارروائی ہوتی رہے گی۔ جو یا نے کہا۔  
- نہیں مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ کے کال کرنی ہو گی اور کس

- میں کرنل ڈکن کو اس وقت تک معلمین رکھتا چاہتا ہوں۔  
جب تک ہم بہاں سے باہر نہ پچھ جائیں۔ ورنہ وہ بہاں ایکریکھاں کی پوری فوج بھی چڑھا سکتا ہے۔ عمران نے کہا اور صدر اے انتخابات میں سرطاویا۔ پھر عمران نے میک اپ باکس کی مدد سے اپے پھرے پر مارٹی کامیک اپ کرنا شروع کر دیا۔

- عمران صاحب بہاں ایک اور تہس خاث بھی ہے۔ بہاں انتخاب طاقتور حساس اسلک بھرا ہوا ہے۔ کیپشن ٹکلیں نے کرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

- بہاں اس کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ عمران نے ہونک کر کہا۔

- ہو سکتا ہے۔ یہ مارٹی ساتھ لایا ہو۔ صدر نے کہا۔

- نہیں ہے۔ صدر، تم کیپشن ٹکلیں کے ساتھ جاؤ اور اس اکے میں کوئی دائریں بھی چادری کر کے چھپا دو۔ ذی چارہ جیب میں اس لینا۔ اگر واقعی ڈاکٹر عباس کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو پھر اسیں بھی اس کا ثیاڑہ بھکھتا چلے۔ عمران نے سرد الجھے میں کہا تو صدر، کیپشن ٹکلیں دو توں تیزی سے مزکر کرے سے باہر چلے گئے۔

- اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ جو یا نے کہا۔

- صدر اور کیپشن ٹکلیں آجائیں پھر میں تمہارے اور ہونے ساتھ ڈاکٹر رابرٹ کے پاس جاؤں گا۔ اس سے فارمولہ حاصل کر کے بعد واپس بہاں اگر صدر اور کیپشن ٹکلیں کو ساتھ لے کر جائیں

دیا تو سب بے انتیار انس پڑتے۔  
”تیر تھاموش رہا کرو جب بھی بولتے ہو اس تھی بولتے  
ہو۔ جو لیا نے اس پار سور پر آنکھیں نکلتے ہوئے کہا اور پھر اس  
سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھٹنی نج اٹھی تو سب بے  
انتیار چونک پڑتے اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر سور اٹھایا۔  
”یہ۔ عمران نے مارٹی کی آواز اور بجھے میں کہا۔  
”تھرڈ واج نادر سے اپاسو بول رہا ہوں یاں۔ دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

”یہ کیا بات ہے۔ عمران نے کہا۔  
”باس ترددی ایسیے کے عقی طرف ایسیے کے اندر پا کیشیاں  
ساتھ دواؤں موجود ہیں۔ وہ پا کیشیاں ساتھ دواؤں شاید  
بہت زیاد ہیں۔ اس لئے وہ پار پار تھیں پر بیٹھ جاتا ہے مگر دوسرے  
تو قمی اسے تردستی پکڑ کر اٹھا کر چلاتے ہوئے آگے لے جا رہے ہیں۔  
یون لگ رہا ہے پاس کہ معاملات میں کوئی خاص گزروں ہو۔ اس لئے  
میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”پا کیشیاں ساتھ دواؤں کے ساتھ جو لوگ ہیں۔ کیا تم انہیں  
ہچکتے نہیں ہو۔ عمران نے چونک کہا۔ یہ سن کر اس کی  
آنکھوں میں چمک ابھرائی تھی کہ ڈاکٹر عباس ابھی زندہ ہے۔  
”نہیں یاں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”اچھا سلوہماں کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس لئے انہیں

فریجو سی یا نیپر۔ عمران نے جواب دیا۔ اسی کے صدر، اور  
کپشن حکیل داپس آگئے۔

”آپ کی ہدایات پر عمل ہو چکا ہے۔ صدر نے کہا اور اس  
کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ذی چار چڑھتے ہی طرف بڑھا  
دیا۔

”کیا اصل ہدایت پر بھی۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔  
”اصل ہدایت۔ کیا مطلب۔ صدر نے حیرت بھرے ہے  
میں کہا۔

”پھر تو سمجھو پوری لیٹاہی ذوب گئی۔ جسیں ہدایت ہی یاد نہ کر  
رہی۔ پھر تو میں اور جو لیا دوں اب بولتے ہی کہلاؤں  
گے۔ عمران نے کہا تو صدر بے انتیار انس پڑا۔ وہ اب سمجھاتی  
کہ عمران خطبہ شکار یاد کرنے والی ہدایت کی بات کر رہا ہے۔

”اچھی خاصی سیدھی بات کرتے کرتے تمہارا دماغ قراب کیوں  
ہو جاتا ہے۔ جو لیا نے بھتائے ہوئے بجھے میں کہا۔

”کنوارہ بولڑا۔ اور کنوارے بولتے ایسے ہی ہوتے ہیں۔  
”عمران نے جواب دیا۔

”آج تم نے زندگی میں بھلی بار درست بات کی ہے۔ اچھا لک  
سور بول پڑا۔

”کیا مطلب۔ عمران نے حیرت بھرے بجھے میں کہا۔  
”تم واقعی کنوارے بولتے ہو کر مرد گے۔ سور نے جواب

321

در بعد عمران نے دیکھیا کہ دو آدمی ڈاکٹر عباس کو اس طرح زمین سے اٹھا رہے تھے جیسے کسی چھوٹے بچے کو اٹھایا جاتا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر عباس پار بارگ پڑتے تھے۔ عمران نے جیپ کا رخ اس طرف کیا اور عباس خالی ہوتے ہوئے ریست کے بورے کی طرح زمین پر بیٹھنے لے گئے۔ جیپ کو قریب لے جا کر روک کر عمران نے سب کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ اچھل کر نیچے اتر آیا۔ وہ اس وقت چیپ سکونتی آفیر مارٹنی کے روپ میں تھا۔

کیا بات ہے۔ کیوں انہیں محیث رہے ہو۔ عمران نے قریب جا کر تیز اور تکماد لجھے میں کہا۔

جتاب ڈاکٹر رائٹ نے حکم دیا ہے کہ انہیں ہمارا لاکران سے ایگری ریٹس کے بلوں کے سوراخ چیک کرائے جائیں۔ لیکن یہ تعاون نہیں کر رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارا ایگری ریٹس کے بل نہیں ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر رائٹ کا کہنا ہے کہ بل ہمارا ہیں۔ ایک سلسلہ آدمی نے موہو باشہ لجھے میں کہا۔

آپ ڈاکٹر عباس ہیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر زمین پر بیٹھ کر کہا۔

ہمارا میں درست کہ رہا ہوں ہمارا ایگری ریٹس کے بل نہیں ہیں۔ میں رسمی ہوں مگر یہ لوگ مجھ پر قلم کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر

320

ملاقات کرنی پڑے گی۔ لیکن تم نے اس وقت تک عرکت میں نہیں آتا۔ جب تک میں تمہیں مخصوصی ہدایت نہ دوں۔ عمران نے مارٹنی کی آواز اور لجھے میں کہا۔

دوسرے شاور پر بھی میری ہدایات ہمچا دو۔ میرے پاس انہیں کال کرنے کا وقت نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔

یہ میں پاس۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ریس رکھ دیا۔

حدود اس اٹکے سور میں میزاںکل گشیں موجود ہوں گی۔ اٹھا لاؤ اور جلد آؤ تم نے ڈاکٹر عباس کو رہا کرانا ہے وہ زندہ ہیں اور فارمولہ بھی حاصل کرتا ہے۔ جلدی کردہ تم نے قوراً وہاں ہمچھے ہے۔ عمران نے اچھل کر اٹھتے ہوئے تیز لجھے میں کہا۔ وہ پر تھوڑی در بعد وہ سب ایک بڑی سی سکونتی جیپ سی سوار سکونتی ایسی سے نکلے اور تیزی سے زندگی ایسی کے عقی طرف ہستے ہے گے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا۔ جبکہ سائینیڈ سیٹ پر جو ہیاں اور عقی سینوں پر باتی ساتھی موجود تھے۔ ان سب کے پاس مشین لے اور میزاںکل گشیں موجود تھیں۔ عمران جیپ کو اچھانی تیزی سے نکل کر ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہمارتوں کی سائینیڈوں سے نکل کر سکونتی سکھلیے ہوئے کھیتوں کے درمیان سے ہو کر عقی طرف ہستے ہے گے۔ وہاں ہر طرف لوگ کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ لیکن سکونتی جیپ کی وجہ سے کسی نے نظر انھا کر بھی ان کی طرف نہ دیکھا۔ تھوڑی

لی۔ عمران کی جیپ اس کے بیچے تھی۔  
کیا تم واقعی پا کیشیا تی ہو۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔  
ابھی خاموش رہیں ڈاکٹر صاحب۔ ابھی ہم نے فارمولہ بھی حاصل  
کرنا ہے۔ عمران نے اس پار پا کیشیا تی زبان میں کہا تو ڈاکٹر  
عباس کے ہمراہ پر مزید اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔  
عباس کے ہمراہ ساتھیوں کے ہمراہ میں جویا کی وجہ سے وہ لوگ مشکوک ہیں۔  
مجھے خدا شہ تھا کہ میں جویا کی وجہ سے وہ لوگ مشکوک ہیں۔  
جاتیں۔ صدر نے کہا۔  
جویا نے عقلمندی سے کام لیا ہے کہ کیپ کو مت کے آگے کر دیا  
ورتے واقعی مسئلہ بن جاتا۔ عمران نے کہا اور جویا کا ہمراہ عمران  
کی تعریف کی وجہ سے چنک انعامات سی عمارتوں سے بہت کراچی  
بلندہ دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر چھوٹی جیپ رک گئی۔  
صرف سورہ اور صدر میں ساتھ آئیں گے۔ جویا اور کیپشن  
شکل ہیں رہیں گے اور کسی ہطرے کی صورت میں ضروری  
کارروائی کر سکتے ہیں سورہ عام حالات میں خاموش رہتا ہو گا۔ عمران  
نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے آتیا۔ اس کے بیچے سورہ اور صدر  
بھی نیچے آتی آئے۔ انہوں نے سی اکٹ لگیں اور مشین گیں دیں جیپ  
میں چھوڑ دی تھیں۔ البتہ مشین پسلزان کی جیپوں میں موجود تھے۔  
چلے ہمارے ساتھ ڈاکٹر ابرٹ کے پاس۔ عمران نے آگے  
بڑھ کر ایک سلسلہ آدمی سے کہا۔  
لیں سر۔ اس آدمی نے حیرت بھری نظر وہ سے سورہ اور

عباس نے اہتمامی بے چارگی کے انداز میں خواب دیا۔  
چلیں انھیں ہم آپ کو ڈاکٹر ابرٹ کے پاس لے جاتے ہیں۔ پھر  
تفصیل سے بات ہوگی۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے  
جھک کر ڈاکٹر عباس کو بازو سے پکڑ دیا۔  
ڈاکٹر عباس میر امام علی عمران ہے۔ ہم آپ کو رہا کرنے آئے  
ہیں۔ آپ تعاون کریں۔ عمران نے اہتمامی آہست سے کہا اور  
اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر عباس کو بازو سے اوپر انھاتا شروع کر  
دیا۔ ڈاکٹر عباس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے آنکھ  
کا گوشہ دیا اور ڈاکٹر عباس کے ہمراہ پریلکھت اطمینان اور لذتی  
کے آثار ابھر آئے۔  
مم، میں تو تعاون کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر عباس نے کہا۔  
اہمیں ہم اپنی جیپ میں لے آتے ہیں۔ تم اپنی جیپ میں ہٹھو  
اور چلو۔ میں ڈاکٹر ابرٹ سے خود بیات کرتا ہوں۔ عمران نے  
کہا۔  
لیں سر۔ سلسلہ افراد نے کہا۔ ان کی چھوٹی جیپ قرب ہی  
کھڑی تھی۔ عمران ڈاکٹر عباس کو بازو سے پکڑ کر اپنی جیپ کی طرف  
لے گیا اور اس نے اسے جیپ کے مقبی طرف پر چھا دیا اور ٹو دوہہ ٹو دوہہ  
سے گھوم کر واپس ڈرائیور نگ بیٹ پر اکر بیٹھ گیا۔ جبکہ اس دوڑان  
دوں سلسلہ آدمی اپنی جیپ میں سوار ہو چکے تھے اور پھر چھوٹی جیپ  
سوارٹ ہو کر مزی اور تیزی سے واپس عمارتوں کی طرف دوڑتی چلی

- تم نے دیکھا ہے وہ سور۔ کیا اس میں اتنا طاقتور اسلئے  
ہے۔ عمران نے صدر سے کہا۔  
ہاں اس نے تو میں حیران ہوا تھا کہ اس زریٰ ایسے میں اے  
اسلئے کاشاک کیوں رکھا گیا ہے۔ صدر نے جواب دیا۔  
ٹھیک ہے پھر میزاں گنوں کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے  
ہم ہبھاں سے سکونتی جیپ کے ذریعے چیک پوسٹ پر پہنچیں گے اور  
دہاں موجود افراد کا خاتر کر کے ہم ذی چارچ کر کے نکل جائیں گے۔  
اس طرح ہبھاں جو افراد غریب پیدا ہوگی اس سے ہمیں فائدہ ہوگا۔  
عمران نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے مذکور دروازے کو دھکیلا تو  
دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے یہچے  
صدر اور سور بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاص بڑا آفس تھا کہ  
تحا۔ ہبھاں دو مختلف میزوں کے یہچے دو آدمی موجود تھے۔ وہ دونوں  
عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑے۔  
آپ ہبھاں۔ ایک لمبے قد کے آدمی نے چونک کر عمران کی  
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران اس وقت مارٹی کے سیک اپ  
میں تھا۔

ڈاکٹر عباس شدید رخی ہیں۔ اس کے باوجود اپنے اے ایگری  
ریٹس کے بل ڈھونڈنے بھجوادیا۔ کیوں۔ عمران نے اہتمامی  
سرداور لٹک لجئے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔  
ہمیں معلوم ہے کہ ہبھاں ایگری ریٹس کے بل موجود ہیں

صدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہمراہ پر حیرت اور بھن کے  
تاثرات نہیں تھے۔ لیکن شاید عمران کے بطور مارٹی ساتھ ہونے کی  
 وجہ سے وہ کچھ بولا نہیں اور پھر عمران، سور اور صدر اس آدمی کے  
یہچے چلتے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ عمارت کے اندر کسی  
قسم کا کوئی پرہ وغیرہ نہیں تھا۔ اس نے وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے  
پھر ایک کمرے کے سامنے جا کر وہ سلی آدمی رک گیا۔ کمرے کے  
دروازے پر ڈاکٹر رابرٹ کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

تم جاؤ۔ عمران نے اس آدمی سے کہا تو وہ سرطاں ہوا مل اور  
واپس چلا گیا۔

تم نے میرے ساتھ اندر آتا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ اگر اندر ہو جائے تو  
میں اسے کوکر دیں گا۔ جیکہ تم نے اس عمارت کے اندر موجود ہم  
افراد کو ہلاک کرتا ہے اور عمارت پر اس انداز میں قبضہ کرتا ہے کہ  
پاہر موجود افراد کو معلوم نہ ہو سکے جب فارمولہ ہمیں مل جائے گا۔ تو  
پھر ہم جنل آپریشن کرتے ہوئے ہبھاں سے نہیں گے۔ میزاں گنوں  
سے قریبی واجہ ناوارز کو الاتے ہوئے جو سلی آدمی نظر آئے اس کا خاتر  
کر دیں گے۔ عمران نے کہا تو سور کی آنکھوں میں چمک اپنے  
آئی۔

عمران صاحب ہم نے سکونتی ایسے کے سور میں ہم نگاہیا ہے  
اگر اسے ذی چارچ کر دیا جائے تو اس ایسے کے ساتھ ساتھ یہ ساری  
عماراتیں بھی جاہ ہو جائیں گی۔ صدر نے کہا۔

یے کاہے۔ اس آدمی نے جو ذا گٹر رابرٹ تھا جبکہ وہ سرے آدمی  
کو جواب دیا اور پھر عمران سے مناہب ہو کر کہا۔  
”میں نے اسے اپنی تحویل میں لے یا ہے۔ آپ بتائیں کہ وہ  
فارمولہ کہاں ہے۔“ عمران نے کہا۔  
فارمولہ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ ذا گٹر رابرٹ  
نے پوچنک کر پوچھا۔  
”میں نے کرتل ڈکسن کو رپورٹ دیتی ہے۔ آپ نے جسٹے بھی  
کرتل ڈکسن کو فون کر کے حیرے پارے میں شکایت کی ہے۔  
عمران نے سرد لجھے میں کہا۔  
”ہاں میں نے شکایت کی ہے اور میں فارمولے کے پارے میں  
آپ کو جواب دینے کا پابند ہیں جوں۔ آپ صرف سکورٹی ٹک محدود  
ہیں۔“ اس پار ذا گٹر رابرٹ نے اہتمامی سخت اور سخت لجھے میں کہا۔  
”سیرا واقعی اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ذا گٹر رابرٹ۔ لیکن میں  
اس بات کی گار تھی چاہتا ہوں کہ یہ فارمولہ آپ نے ذریعی ایسے سے  
باہر تو نہیں بھجوادیا۔“ عمران نے بھی سرد لجھے میں کہا۔  
”باہر کیوں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔“ ذا گٹر رابرٹ نے  
حیران ہو کر کہا۔  
”سیرا اتعلق سکورٹی سے ہے اور سکورٹی کو ایسی اطلاعات ملی رہتی  
ہیں۔ جن کی کنفرمیشن ضروری ہوتی ہے۔“ عمران نے جواب  
دیا۔

ہیں۔ لیکن اسے ہلاک کرنے کا بھی تو کوئی بہات ہوتا چاہے تاکہ اس  
کل اس کی ہلاکت کی سرکاری انکوادری ہو تو ہم پر الزام نہ آئے۔ اس  
آدمی نے ہستے ہوئے کہا۔  
”وہ کس طرح عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہ  
ظاہر ہے۔ وہ ایگری ریٹس کے بل نہ کھا سکے گا۔ اس کا مطلب  
یہ یا ہے جائے گا کہ وہ ہم سے تعاون نہیں کر رہا اور اس نے بھائی کی  
کوشش کی اور اس کوشش میں وہ مارا گیا۔“ اس آدمی نے ہے  
المیمان بھرے لجھے میں کہا۔  
”لیکن سلسلہ افراد نے تو اسے گولی نہیں ماری۔ حالانکہ اسیں مار  
دیتی چاہے تھی۔“ عمران نے کہا۔  
”ہم نے اسے گولی مارتے کا حکم نہیں دیا تھا۔ ہم صرف ان کا  
افراد کو گواہ یا تاچلہتے تھے۔ وہ اسے جب واپس لے آتے تو ہم سے  
ہلاک کر دیتے۔ اس طرح انکوادری میں سرکاری اور قابل اعتماد لواد  
پیش کر دیتے جاتے۔“ اس آدمی نے جواب دیا۔  
”ذا گٹر رابرٹ، چیف سکورٹی افسر کے ساتھ یہ دونوں آدمی کوں  
ہیں۔ میں نے تو انہیں ہٹے کبھی نہیں دیکھا۔“ اچانک دوسرا ہی سو  
پر بیٹھے ہوئے آدمی نے اس آدمی سے مناہب ہو کر کہا جو عمران سے  
بات چیت کر رہا تھا۔  
”سکورٹی کے افراد ہوں گے ذا گٹر و نالا۔ بہر حال اگر آپ اے  
ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو بے شک ہلاک کر دیں۔ اب وہ ہمارے سے

- کہاں ہے اصل فارمولہ بولو۔ عمران نے غراثتے ہوئے کہا۔

- سیف میں پیشل سیف میں۔ ڈاکٹر رابرٹ نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر ڈاکٹر رابرٹ کو بازو سے پکڑ کر ایک جھنکے سے انھا کر کر کھوا کر دیا۔

- کہاں ہے سیف۔ کھواو اسے اور نکالو فارمولہ۔ عمران نے غراثتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو و گھوما اور ڈاکٹر رابرٹ جھتنا ہوا اچھل کر ایک بار پھر نیچے گر گیا۔

- کھواو سیف۔ عمران نے جھک کر ایک بار پھر اسے ایک جھنکے سے انھا کر کھوا کرتے ہوئے کہا۔

- مم، مم مست مارو۔ مست مارو نجھے۔ میں دے دیتا ہوں۔ مست مارو۔ ڈاکٹر رابرٹ نے اہتاںی خوفزدہ لپچے میں کہا۔

- جلدی کرو ورنہ ڈاکٹر رونالڈ کی طرح جہیں بھی گولی مار دوں گا۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ تیزی سے مڑا اور لڑکوں کے ہوئے انداز میں آگے بڑھ کر اس نے دیوار پر موجود تصور ہٹانی اور جس کیل سے تصور شغلی ہوئی تھی اس کو کھینچا تو سر کی اوڑا کے ساتھ ہی دیوار سائیڈ پر ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک بڑا ساجدیدیں سیف نظر آ رہا تھا۔ یہ نہروں سے کھلنے والا سیف تھا۔ ڈاکٹر رابرٹ نے مخصوص نیبر ملکر سیف کو کھولا اور اندر موجود ایک ماسٹکر و فلائی نکال کر وہ مڑا اور

فارمولہ اسیں میرے آفس میں موجود ہے آپ بے فکر رہیں ہیں اس پر کام کر رہے ہیں اور مکمل تجربے کے بعد جب وہ اوکے ہو جائے گا تو پھر اسے حکومت کی سپرائیگری کو نسل کو بخوا دیا جائے گا اسکے پورے ایکریمیا میں اسے استعمال کر کے پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ ڈاکٹر رابرٹ نے جواب دیا۔

- ڈاکٹر رونالڈ کو گولی مار دو۔ عمران نے یکٹ مڑکر سوہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

- کیا، کیا مطلب۔ ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ دونوں نے ہی یک وقت پونک کر کہا۔ میکن دوسرے لمحے تردد اہست کی تھے آوازوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر رونالڈ کے حق سے گھنی گھنی سی جیج ٹکلی اور وہ کرسی سیت ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ جبکہ ڈاکٹر رابرٹ بھی یو کھلانے ہوئے انداز میں ایک جھنکے سے انھا کر کھوا ہو گیا۔

- تم باہر جاؤ اور اس عمارت میں جو بھی نظر آئے گویوں سے الہ دو۔ عمران نے صدر اور تور سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھلی کی تیزی سے سائینے سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر رابرٹ کو نکالو سے پکڑا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر رابرٹ جھتنا ہوا میکن کے اپر سے ہوتا ہوا ایک دھماکے سے سلمتے قرش پر جا گرا اور عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیڑ رکھ کر موزا اور انھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر رابرٹ دوبارہ نیچے گر گیا۔ اس کا تلفیض کی وجہ سے بلگدا ہوا جہرہ تیزی سے مزید سخت ہوتا چلا گیا۔

کرٹل ڈکن اپنے آفس میں پہنچا ایک فائل کے مطالعے سے  
مصروف تھا کہ سامنے میز پر بڑے ہوئے فون کی لفظی نصائحی۔ کرٹل  
ڈکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔  
لیکن۔ کرٹل ڈکن نے کہا۔  
“چیف سینکڑی صاحب سے بات کیجئے۔ دوسری طرف سے  
اس کے پی اے کی مواد بات آواز سنائی دی۔  
کراویات۔ کرٹل ڈکن نے کہا۔  
“ایلو۔ چند لوگوں بھی چیف سینکڑی کی بحarrی سی آواز سنائی  
دی۔  
لیکن سر، میں کرٹل ڈکن بول رہا ہوں سر۔ کرٹل ڈکن  
نے احتیائی مواد باندھے میں کہا۔  
کرٹل ڈکن آپ بیٹی کے چیف ہیں اور بیٹی ان دونوں

اس نے قلائی عمران کی طرف بڑھا دی۔

“اس کی کتنی کاپیاں کی ہیں تم نے۔” عمران نے پوچھا۔  
“تین کاپیاں۔” ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

“کہاں ہیں وہ کاپیاں نکالو۔” عمران نے کہا تو چند لوگوں بدو  
تینوں کاپیاں بھی عمران کے ہاتھ میں تھیں۔

“اس قلائی کو کمپیوٹر پر جیک کرو۔” عمران نے کہا تو ڈاکٹر  
رابرٹ نے اس کے حکم کی تعییں اس انداز میں کی جسے شانس میں  
گیا ہو اور جب عمران نے جیک کریا کہ فارمولہ اصل اور درست  
تو اس نے قلائی لے کر اسے جیب میں ڈالا اور دوسرے لئے اس سے  
جیب سے مشین پیش نہ کیا اور اس سے بھلے کہ ڈاکٹر رابرٹ سمجھا  
عمران نے ٹریگر دیا۔ ڈاکٹر رابرٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ہی  
رابرٹ جتنا ہوا تیز گرا اور چند لمحے ہی کے بعد ساکت ہو گیا۔  
عمران تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا آفس سے باہر آگیا۔

پاکیشیانی ہجتوں کے خلاف کام کر رہی ہے۔ چیف سیکرٹری  
نے سرد لمحے میں کہا۔

”یہ سر۔“ کرنل ڈکن نے جواب دیا۔ اس کے پھرے پر  
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”آپ کے کتنے سیکشن پاکیشیانی ہجتوں کے خلاف کام کر رہے  
ہیں۔“ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”دو سیکشن جاب۔“ کرنل ڈکن نے کہا۔

”تفصیل سے بتائیں کہ کون سا سیکشن کہاں کام کر رہا ہے اور  
کون سا سیکشن کہاں پر ان ہجتوں کے خلاف کام کر رہا ہے۔“ چیف  
سیکرٹری نے سرد لمحے میں کہا۔

”جاب اس کے لئے مجھے پس مظر بھاتا ہوئے گا۔“ کرنل  
ڈکن نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے پس مظہر کے پاکیشیا کے دری سانتسداں لاکر  
عباس نے ایکریمین پودے میجری سینڈیا پر ایسے تحریفات کئے۔ جن سے  
اس پودے کی مدد سے دری جوہوں کا مکمل خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور ان  
پودوں کے اثرات فصلات پر ہی نہیں پڑیں گے۔ بلکہ ان پودوں کی  
مدد سے لبری اور پولٹری کی صنعتوں کی پیداوار میں حیران کن اضافہ  
ہو سکتا ہے۔ سہ تا پچھے ایک دوسرے ملک کے ذریعے یہ فارمولہ پاکیشیا  
سے اڑایا گیا اور ساتھ ہی اس سانتسداں کو بھی اخنوکریا گیا اور پھر  
اس فارمولے اور اس سانتسداں کو ایکریمین اپنی تحویل میں لے لیا۔“

اور یانا کے درمی ایسے میں اس پر کام شروع کر دیا گیا۔ جبکہ  
پاکیشیانی ہجتوں کو بھی یہ معلوم ہو گیا اور وہ یانا پہنچ گئے۔ چیف  
سیکرٹری نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ سر، میرا ایک سیکشن جس کی سربراہ میڈم شومیری ہے۔ پہلے  
یانا میں ان ہجتوں کا انتظار کرتی رہی۔ جبکہ دوسرا سیکشن جس کا  
اچارچ مارٹی ہے درمی ایسے کے اندر سکونٹی چیف کی حیثیت سے  
 موجود ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ پاکیشیانی ہجتوں یانا آنے کی بجائے ایک  
اور قبیلہ ہامیر و پہنچ گئے ہیں۔ تو میڈم شومیری کو میں نے درمی ایسے  
کے باہر تعینات کر دیا اور اب سور تمہال یہ ہے کہ درمی ایسے کے  
اندر مارٹی اور اس کا سیکشن موجود ہے اور باہر میڈم شومیری اور اس کا  
سیکشن۔ مارٹی نے ایک گروپ کو پکڑا بھی تھا۔ لیکن یہ گروپ  
ایکریمین تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایکریمین میں پاکیشیا کے فارن  
ہجتوں ہیں۔ اصل پاکیشیانی ہجتوں ابھی سلمت نہیں آتے۔ بہر حال  
”بھی سیکھی سلمت آئے انہیں بلاک کر دیا جائے گا۔“ کرنل ڈکن  
نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کو یہ مش سیکرٹری دراعت کی طرف سے دیا گیا تھا۔“  
چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یہ سر یعنی ولفش سیکرٹری کے ذریعے۔ وہ ہماری ہجتوں کے  
فرست چیف ہیں۔“ کرنل ڈکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ فارمولہ اوقتی اہمیت رکھتا ہے۔ اس وقت جس انداز

بُوچا۔  
 - تقریباً چار پانچ گھنٹے ہپلے بات ہوئی تھی جتاب۔ کرتل  
 ڈکن نے جواب دیا۔  
 \* تو آپ کو واقعی اطلاع نہیں ملی کہ ذریعی ایسیے کی تمام عمارتیں  
 جہاں کر دی گئی ہیں۔ وہاں موجود ساتھیان رخنی بھی ہوتے ہیں اور  
 بلاک بھی۔ جبکہ آپ کے سیکشن کامارٹی اور اس کے ساتھی، اسی طرح  
 ٹوسری اور اس کے ساتھی بھی بلاک ہو چکے ہیں اور پاکیشیائی بھٹت  
 پاکیشیائی ساتھیان اور فارمولے کو وہاں سے نکال کر لے جانے میں  
 مصائب ہو گئے ہیں۔ چین سکرٹری نے کہا تو کرتل ڈکن کی  
 انکھیں حیرت سے پھیلی چلی گئیں۔  
 \* یہ کیسے ممکن ہے جتاب۔ کرتل ڈکن نے اہمیتی  
 حیرت بھرے لجئے میں کہا۔  
 جہاں پاکیشیا سکرٹ سروس ہو وہاں ناممکن بھی ممکن ہو جاتا  
 ہے۔ دونوں سکرٹریز کو اسی نے معطل کیا گیا ہے کہ ان کی وجہ سے  
 ہب کچھ ہوا ہے۔ آپ کے خلاف بھی کارروائی ہو سکتی تھی۔ لیکن  
 مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سکرٹ سروس کے مقابل آپ کی ہبھی کا  
 ہی حشر ہو سکتا تھا۔ اس لئے آپ کے خلاف کارروائی کا فیصلہ بدال دیا  
 لیا ہے۔ آپ کو میں نے اس لئے کاں کیا ہے کہ اب آپ نے پاکیشیا  
 کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ دوسری طرف سے  
 اور مجھے میں کہا گیا۔

میں آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس لحاظ سے خوراک کے حصول کی  
 جدوجہد بھی بڑھتی جا رہی ہے اور آئندہ صدی میں خوراک کا حصول  
 اس دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ اس لحاظ سے یہ فارمولہ  
 واقعی انقلاب برپا کر سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ فارمولہ پاکیشیا میں رجسٹر  
 ہو جاتا تو کیا اسے اوپنے کیا جاتا اور کیا ایکریسا اسے خرید کر بھاں  
 استعمال نہ کر سکتا تھا۔ جو اس قدر ہنگامہ آرائی کی گئی ہے۔ سیکرٹری  
 سیکرٹری نے کہا۔

- جتاب یہ معاملات تو سیکرٹری زراعت ساحب سے متعلق ہیں۔  
 میں اس سلطے میں کیا سرچ کر سکتا ہوں۔ مجھے تو جو حکم دیا گیا ہے۔  
 میں نے پورا کرنا ہے۔ کرتل ڈکن نے مت بتاتے ہوئے کہا۔  
 \* سیکرٹری زراعت اور سکرٹری ڈائنس دونوں کو فوری طور پر  
 معطل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے خواہ خواہ ایکریسا کو جایی کے  
 حوالے کیا اور آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کا مطلب ہے کہ انہیں بھی  
 آپ کو اطلاع نہیں ملی کہ ذریعی ایسیے میں کیا ہوا ہے۔ اس سے بھی  
 آپ کی ہبھی اور آپ کے سیکھنگی کا درکردگی ظاہر ہوتی ہے۔ چین  
 سکرٹری نے اس بار غصیلے لجئے میں کہا۔  
 سچ بھی کیا ہوا ہے وہاں۔ سچی تو مارٹی اور شومی سے بات ہوئی  
 ہے کہ وہاں سب اوکے ہے۔ کرتل ڈکن نے اہمیتی حیرت  
 بھرے لجئے میں کہا۔  
 \* کب بات ہوئی تھی۔ چین سکرٹری نے جلد لجئے میں

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زردو  
حسب عادت اترانہ اٹھ کر کھرا ہو گیا۔  
یعنی سلام و عاکے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی  
خصوص کریں پڑھ گیا۔  
عمران صاحب سس جو یا کی روپورٹ مجھے مل چکی ہے۔ لیکن کیا  
ایکریں حکام اپنے اس زریعی ایسیئے کی جاہی اور ساتھیوں کی  
ہلاکت کو بھول جائیں گے اور کیا وہ اس کا استقامہ لینے اور فارمولہ والیں  
حاصل کرنے کے لئے کارروائی نہیں کریں گے اس طرح تو ایک نہ  
ختم ہونے والا سلسہ شروع ہو جائے گا۔ بلیک زردو تشویش  
بھرے لپٹے میں کہا۔

وہ یقیناً ایسا ہی کرتے لیکن میں نے ایکریہا کے چیف سکرٹری  
لارڈ ٹیلسن کو قون کر دیا تھا۔ انہیں تو اس سارے معاملے کا علم تک

- جتاب، جتاب آپ کو کیے یہ تفصیلی اطلاع مل گئی جتاب  
کر ٹل ڈکن سے نہ رہا گیا تو اس نے پر ٹو ٹو کول کی خلاف ورزی کرتے  
ہوئے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

- مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیڈر علی عمران نے خود قون  
کر کے یہ تفصیل بتائی ہے اور ساتھ ہی دھمکی بھی دی ہے کہ اب اگر  
ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو پھر ایکریہا کو مزید نقصانات  
سے دوچار ہونا پڑے گا اور مجھے معلوم ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اگر  
یہ روپورٹ ہے میرے نوٹس میں آجائی تو میں حکام کو ایسا کرتے سے  
روک دتا۔ دوسری طرف سرد لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ  
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کر ٹل ڈکن نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیدر، کو  
دیا۔ اس کے ذہن میں سلسلہ دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اس کو  
یقین نہ آ رہا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ ہمیں  
سکرٹری کو تو نہ تھیں لاسکتا تھا۔

بین الاقوامی اہمیت ہو یا اس سے پاکیشیا کی سلامتی کو کوئی خطرہ لا جائے ہو۔ یہ ایگری ویش مطلب ہے زرعی چوبیوں کے خاتمے کا فارمولہ ہے اور گوآپ نے کچھ تفصیل تو بتائی تھی لیکن پھر بھی یہ ملکی سلامتی کے خلاف تو نہیں تھا۔ بلکہ ایرو نے کہا تو عمران نے اختیار ایش پڑا۔

اس فارمولے کی عدم موجودگی میں صرف پورے پاکیشیا کی سلامتی خطرے میں تھی بلکہ لاکھوں انسانوں کی موت یا غلامی کا بھی حقیقی خطرہ موجود تھا۔ اس نے مجبوراً بھی کارروائی کرنی پڑی۔ عمران نے سنجیدہ لمحے میں جواب دیا تو بلکہ زررو کے چہرے پر اہمیت حیرت کے تاثرات پھیلے چلے گئے۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ زرعی چوبیوں کے مرلنے یا نہ مرلنے سے پاکیشیا کی سلامتی اور لاکھوں افراد کی موت کا کیا تعلق ہے۔ بلکہ زردو نے حیرت ہبرے لمحے میں کہا۔

تجھیں معلوم ہے کہ پاکیشیا کی آبادی میں انسانوں کی شرح سے ہو رہا ہے اور صرف پاکیشیا ہی تھیں بلکہ دیگر ممالک میں شرح پیدائش کیا ہے اور اموات کی شرح کیا ہے اور پوری دنیا میں انسانی آبادی کس قدر تجزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ عمران نے کہا۔

حتیٰ اعداد و شمار کا تو علم نہیں ہے۔ البتہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ انسانی آبادی میں انسانوں اہمیت تجزی سے ہوتا جا رہے اور وسائل میں کمی ہوتی جا رہی ہے لیکن یہ سب کچھ تو فطری بات ہے۔

تھا۔ یہ ساری کارروائی سکرٹری وزارت کی طرف سے کی گئی تھی اور بیٹھنی ہو ڈیفس سکرٹری کے تحت کام کرتی ہے اسے بھی سکرٹری وزارت نے ڈیفس سکرٹری سے کہہ کر آگے کیا تھا۔ سے نے چیف سکرٹری کو دھمکی دے دی ہے کہ اب اگر ایکری بھی اسے پاکیشیا کے خلاف مزید کوئی کارروائی کی تو پھر یہ معاملات صرف دری ایسے کی جاہی بک محدود نہیں رہیں گے اور چیف سکرٹری بھی عذر ہے یہ ایکشو اور پاکیشیا سکرٹ سروس کی کارکردگی سے ہے مرجع ہے اس لئے انہوں نے وسده کیا ہے کہ اب اس معاہدے میں مزید کوئی پیش رفت نہ ہوگی اور پھر دنگل میں ہی مجھے اطلاع مل گئی کہ سکرٹری وزارت اور سکرٹری ڈیفس دونوں کو معطل کر دیا گیا ہے۔ پھر میں نے دنگل سے بیٹھنے کے چیف کر ان ڈکسن سے راست بات کی۔ تب تپ چلا کہ چیف سکرٹری نے خود کر ان ڈکسن کو فون کر کے حکم دے دیا ہے کہ آئندہ اس ملکے میں کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

چھرٹھیک ہے۔ درجے میں ڈکن میں بھی تھوڑے تھا کہ اس چھوٹے سے فارمولے کے لئے ایکری بھیا کے ساتھ سستگل تھا۔ شروع ہو جائے گا۔ بلکہ زردو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران بے اختیار ہو ٹک پڑا۔

چھوٹا سا فارمولے کیا مطلب۔ عمران نے کہا۔

ہاں عمران صاحب یہ کوئی ایسا فارمولہ نہیں ہے جس کی کوئی

بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زردوں کے پھرے پر حیرت کے تاثرات اپن آئے۔

اوہ، اوہ واقعی = مستقبل کی اہمیت بھیانک تصور ہے۔ لیکن عمران صاحب کیا صرف زری چوہوں کے خاتمے سے یہ سارا مند حل ہو جائے گا۔ — بلیک زردو نے کہا۔

نہیں مند صرف زری چوہوں کے خاتمے کا نہیں ہے۔ اس معاملے میں بے شمار ہاتھوں پر بلیک وقت کام ہو رہا ہے اور زری چوہوں کا معاملہ ان میں خاصاً ہم ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق ایسے بیج زری یہاں پڑیوں میں تیار کئے جا رہے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پیداوار دے سکیں۔ ہیئت سائیڈ کے کم سے کم استعمال پر بھی کام ہو رہا ہے۔ جیسی یاد ہے کچھ عرصہ پہلے ایک کیس ایگر وسان میں پاکیشی زری ساستہان نے گدم کا ایسا بیج تیار کیا تھا جو شور اور گھر زدہ زین میں بھی پیداوار دے سکے گا۔ اسی طرح یہ شمار ہاتھوں پر سلسہ کام ہو رہا ہے تاکہ کم سے کم اراضی سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکے اور صرف ہمارا ملک ہی نہیں دیتا کے تمام ممالک میں ایسا کام ہو رہا ہے۔ — عمران نے کہا تو بلیک زردو کے پھرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات اپن آئے۔

آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ میں نے واقعی اس انداز میں بھی سوچا ہی = تھا۔ — بلیک زردو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کا ذریعہ چوہوں سے کیا تعلق۔ — بلیک زردو نے کہا۔

تم فی الحال اپنے ملک کی صورت حال کو سامنے رکھ لوا۔ پاکیشیاں آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کے شیخے میں شہروں اور قصبوں کا جنم بھی تیزی سے بڑھتا چاہ رہا ہے اور زریعی اراضی کم سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لحاظ سے زریعی پیداوار بھی کم ہوتی جا رہی ہے اور پیداوار کی کمی کی وجہ سے ہمیں عام خوراک مٹاگندم بھی باہر کے ملکوں سے منکو اتا پڑتی ہے۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو مزید چند سالوں میں صورت حال اہمیت بھیانک ہو جائے گی۔ پیداوار کی شرح اس قدر کم رہ جائے گی کہ ہم سبق طور پر خوراک کے لئے دوسرے ممالک کے دست نہر ہو جائیں گے اور اگر خوراک ہیا کرنے والے ممالک نے خوراک ہیا کرنے سے انتہا کر دیا تو ہمیں قطعاً پڑ جائے گا اور لاکھوں افراد بمحک کی وجہ سے لیٹیاں رکھ رکھ کر جاؤ۔ ہو جائیں گے اور اگر خوراک طے گی تو خوراک دیتے والے ممالک اپنی مخصوص شرائط بھی منوائیں گے۔ پھر یاہر سے آنے والی خوراک ہنگلی بھی پڑے گی۔ جس کا شیخہ یہ ہو گا کہ ہمیں پورے ملک میں غربت کی شرح میں تیزی سے اور مسلسل اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ ایسے حالات میں تم خود سوچو کہ ہمارے دفاتری طلان، صباک، ایجنٹ، فوجیں یہ سب کیا کریں گی۔ کیا یہ سب عوام کو خوراک ہیا کر سکیں گی۔ کیا تم کہتے ہو کہ آئندہ آنے والے سالوں میں اگر ہمیں صورت حال رہی تو پاکیشیا کا حشر کیا ہو گا۔ — عمران نے تفصیل سے

اس کا کریٹ پاکیشیا کو ملے گا اور اگر ایکری بیساکی طرف سے ہو گا تو  
اس کا کریٹ ایکری بیساکی طرف سے ہو گا اور اس کی راتھی بھی دی ملک لے گا  
جو اسے رجسٹر کرائے گا اور مستقبل میں تیک نامی بھی اسی ملک کے  
 حصے میں آئے گی جو اسے رجسٹر کرائے گا۔ اس نے ایکری بیساکی  
 خواہش تھی کہ اسے وہ اپنے نام سے رجسٹر کرائے یا بلکہ ہو سکتا ہے کہ  
 ان کی خواہش ہو کہ اس فارمولے کو اونی ہی شکیا جائے تاکہ  
 ایکری بیساکی پیداوار میں صرف خود کفیل ہو جائے بلکہ دیبا کے  
 بیشتر ممالک خوراک کے حصول کے لئے اس کے دست نگرین کر رہے  
 جائیں اور وہ خوراک کی فراہمی کرنے والے ان سے اپنی شرائط منوائے ۔  
 بھی بہر حال سپر ہے کا ایک طریقہ ہے۔ عمران نے کہا تو یہ لیک  
 زرو نے بے اختیار ایک طویل سائز یا۔

“آئی ایم سوری عمران صاحب یہ واقعی اہتمام فارمولے اور  
 اس کا حصول پاکیشیا کے لئے اچھے مستقبل کے لئے ضروری تھا۔  
 بلیک زردو نے کہا۔

“تو پھر نکالو چیک بک اور اس پر اتنی بڑی رقم لکھو دو۔ جس سے  
 واقعی یہ معلوم ہو کہ تمیں اس فارمولے کی اہمیت کا احساس ہو گیا  
 ہے۔” عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

“چیک۔ کیا مطلب اس میں چیک کا کیا تعلق ہے۔” بلیک  
 زردو نے چونک کر اور حیرت بھرے لمحے میں کہا۔  
 کیا مطلب کیا یہ مش نہیں تھا۔” عمران نے کہا۔

“اس وقت زرعی پیداوار میں کمی کا سب سے بڑا سبب زرعی ہو گے  
 ہیں۔ ان کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور دیبا ہمیں  
 ان کے خاتمے کے لئے کام ہو رہا ہے۔ لیکن کوئی موثر فارمولہ ایکھی تک  
 سلمت نہیں آیا۔ بلکہ جو فارمولہ بھی استعمال کیا جاتا ہے وہ ایکری  
 ریش کو تو کم نقصان پہنچاتا ہے اور فصل کو زیادہ نقصان پہنچاتا ہے  
 جیکہ ذاکرہ عباس کا گیری سیدیا ایگری ریش کے لئے اہتمام کا میاں  
 اور موثر ہے۔ اس سے ایکری ریش کا بھی مکمل طور پر خاتمہ ہو جاتا  
 ہے اور فصل پر بھی اس کا کوئی مضر اٹھ نہیں پڑتے گا بلکہ اس پر اسے  
 کاشت سے فری اور پولٹری کی پیداوار میں بھی ناقابل یقین حد تک  
 اضافہ ہو جائے گا اور پولٹری اور فری کی پیداوار بھی بہر حال بھروسی  
 خوراک کا اہم حصہ ہے۔” عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

“لیکن عمران صاحب یہ تو انسانی تلاج کا منصوبہ ہے۔ اسے ایک  
 ملک تک محدود کیے رکھا جاسکتا ہے۔” بلیک زردو نے کہا۔

“ایک ملک تک محدود کیا مطلب۔” عمران نے چونک کر  
 پوچھا۔

“مطلب یہ کہ ایکری بیساکا ہما تھا کہ یہ فارمولہ صرف ان تک محدود  
 رہے۔ جبکہ ہم چلتے ہیں کہ یہ فارمولہ صرف پاکیشیا تک محدود  
 رہے۔” بلیک زردو نے کہا۔

“ایسے فارمولے محدود نہیں رکھے جاسکتے۔ مسئلہ صرف ان کی  
 رجسٹریشن کا ہے۔ اگر یہ فارمولہ پاکیشیا کی طرف سے رجسٹر ہو گا تو

# Prepared by: S.Sohail Hussain

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحٰنَہُ وَبِحَمْدِہِ وَتَحْمِلُ نَعْوَنَہُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِہِ لَا يُنْهَى  
بِلِیکِ زرِ دوست

مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں، ابھی تم نے خود کہا ہے کہ پاکیشیا کے مستقبل اور سلامتی کے لئے یہ بے حد اہم مشن تھا۔ عمران نے آنکھیں لگھانے ہوئے کہا۔

”وہ تو مستقبل کی بات تھی اور چیک آپ اب یہاں پہنچتے ہیں۔  
پے فکر رہیں مستقبل میں آپ کو یہاں چیک مل جائے گا۔ بِلِیکِ  
زروں نے کہا تو عمران نے بے اختیار وہ توں پا تھوں سے سر پکڑ دیا۔  
”اے، اے اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جھا  
چیک آپ کو جھٹے ملتا ہے وہ ابھی مل جائے گا۔ بِلِیکِ زرِ دوست  
ہنسنے ہوئے کہا۔

”یا انہ تیرا شکر ہے۔ درست میں تو سوچ رہا تھا کہ اب داشت میں  
میں بھی غیری سینڈیا کا شت کرنا پڑے گی۔ تاکہ جہاں موجود خواراک  
خور سے نجات مل سکے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بِلِیکِ  
زروں بے اختیار کھلکھلا کر پس پڑا۔

”وہ عمران کی بات کا مطلب بھجو گیا تھا کہ وہ اس کی خواراک کو  
روک کر زرمی چوہے کا کردار ادا کر رہا ہے۔

ختم شد